

سخا بلا
حكيم ومواعظ
(حصه سوم)

ترجمه
علامه مفتي محمد حسين
الاعظمي

مرکز افکار اسلامی

(کلام امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام)

سُجُودِ

(حصہ سوم)

حکیم و موعظ

ترجمہ

علامہ مفتی جعفر حسین

مرکز انوار اسلامی

کتاب سے کسی قسم کے استفادہ کی اجازت ہے۔

ہنج لبلاغہ حکیم و مواعظ (حصہ سوم)

اشاعت دوم: دسمبر ۲۰۲۵ء

ناشر: مرکز افکار اسلامی

ویب سائٹ: www.afkareislami.com

ایمیل: afkareislami@yahoo.com

واٹس ایپ: 03025230406



مقدمہ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين
وآله الطيبين الطاهرين

ولی خدا، وصی مصطفیٰ ﷺ علی مرتضیٰ ﷺ کے کلام کے بکھرے ہوئے موتیوں کے کچھ حصے کو چوتھی صدی ہجری میں سید رضیؒ نے جمع کیا اور اس مجموعہ کا نام نہج البلاغہ رکھا اور اسے تین حصوں میں تقسیم کیا۔ پہلا حصہ ۲۳۸ خطبات دوسرا حصہ ۷۹ خطوط اور تیسرا حصہ ۴۸۰ مختصر فرامین پر مشتمل ہے۔ حکمت ۲۶۰ کے بعد ۹ فرامین ان ۴۸۰ میں شامل نہیں۔

نہج البلاغہ علوم و معارف کا وہ عظیم خزانہ ہیں جس میں کئی دنیا کی سائنسیں سمائی ہوئی ہیں۔

نہج البلاغہ آیات قرآن کی تفسیر ہے۔ نہج البلاغہ سے حقیقی توحید ملتی ہے۔

نہج البلاغہ مدینۃ العلم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک پہنچنے کی راہ ہے۔ نہج البلاغہ سے رُخ ملکوتی علی ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ نہج البلاغہ زندگی کے قوانین کا مجموعہ ہے۔

خوش قسمت ہیں وہ افراد جو کلام امام علیؑ کو سمجھنے، سمجھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوششوں میں مشغول ہیں۔ بلند نصیب ہیں وہ والدین، ادارے اور اساتذہ جو اپنی اولادوں کے پاکیزہ دلوں میں قرآن و اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات کا بیج کاشت کر رہے ہیں۔ انہی افراد کی خدمت میں نہج البلاغہ کے تیسرے حصہ پر مشتمل یہ کتاب الگ پیش کی جا رہی ہے۔ یہ علامہ مفتی جعفر حسینؒ کا ترجمہ ہے۔ ہر فرمان کو ایک عنوان دیا گیا ہے جو مفتی صاحب کے ترجمہ کی فہرست سے کیا گیا ہے۔

امید ہے مرکز افکار اسلامی کی یہ کوشش نہج البلاغہ حفظ کرنے والے افراد کے لیے بالخصوص مفید ہوگی۔ کیا ہی اچھا ہو کہ والدین گھر میں بچوں کے ساتھ بیٹھ کر یہ فرامین دہراتے رہیں اور یوں اپنی محفلوں کو ”ذکر علیؑ“ سے سجا کر فرمان نبی اکرم ﷺ کو پورا کرتے رہیں:

”اپنی مجلسوں کو ذکر علیؑ سے مزین کرتے رہو۔“

پروردگار ہمیں قرآن و اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات کے حصول کی توفیق نصیب فرمائے اور زندگیاں ان تعلیمات کے مطابق بسر کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔

والسلام علی من اتبع الهدی

مقبول حسین علوی

مرکز افکار اسلامی

۲۸ نومبر ۲۰۲۵ء

(۱) قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كُنْ فِي الْفِتْنَةِ كَابْنِ اللَّبُونِ،
لَا ظَهْرَ فَيُزَكَّبُ، وَلَا ضَرْعٌ
فَيُحَلَبُ.

(۱)

فتنہ و فساد میں اس طرح رہو جس طرح اونٹ کا وہ بچہ جس نے ابھی
اپنی عمر کے دو سال ختم کئے ہوں کہ نہ تو اس کی پیٹھ پر سواری کی جاسکتی
ہے اور نہ اس کے تھنوں سے دودھ دوا جاسکتا ہے۔

(۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَزْرَى بِنَفْسِهِ مَنِ اسْتَشْعَرَ الطَّمَعِ، وَ
رَضِيَ بِالذَّلِّ مَنْ كَشَفَ عَنْ ضُرِّهِ، وَ هَانَتْ
عَلَيْهِ نَفْسُهُ مَنْ أَمَرَ عَلَيْهَا لِسَانَهُ.

(۲)

جس نے طمع کو اپنا شعار بنایا اس نے اپنے کو سبک کیا، اور جس نے
اپنی پریشان حالی کا اظہار کیا وہ ذلت پر آمادہ ہو گیا، اور جس نے اپنی
زبان کو قابو میں نہ رکھا اس نے خود اپنی بے وقعتی کا سامان کر لیا۔

(۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْبُخْلُ عَارٌ، وَ الْجُبْنُ مَنْقَصَةٌ،
وَ الْفَقْرُ يُخْرِسُ الْفُطُنَ عَنْ حُجَّتِهِ،
وَ الْمِقْلُ غَرِيبٌ فِي بَلَدَتِهِ،
وَ الْعَجْزُ أَفَةٌ، وَ الصَّبْرُ شَجَاعَةٌ، وَ الزُّهْدُ
ثَرْوَةٌ، وَ الْوَرَعُ جَنَّةٌ.

(۳)

بخل ننگ و عار ہے، اور بزدلی نقص و عیب ہے، اور غربت
مرد زیرک و دانا کی زبان کو دلائل کی قوت دکھانے سے عاجز بنا دیتی
ہے، اور مفلس اپنے شہر میں رہ کر بھی غریب الوطن ہوتا ہے، اور
عجز و در ماندگی مصیبت ہے، اور صبر و شکیبائی شجاعت ہے، اور دنیا سے
بے تعلقی بڑی دولت ہے، اور پرہیزگاری ایک بڑی سپر ہے۔

(۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

نِعْمَ الْقَرِينُ الرَّضَى، وَ الْعِلْمُ وَرَاثَةٌ
كَرِيمَةٌ، وَ الْأَدَابُ حُلٌّ مُجَدَّدَةٌ، وَ الْفِكْرُ
مِرَاةٌ صَافِيَةٌ.

(۴)

تسلیم و رضا بہترین مصاحب، اور علم شریف ترین
میراث ہے، اور علمی و عملی اوصاف نو بنو خلعت ہیں، اور فکر
صاف و شفاف آئینہ ہے۔

(۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

صَدْرُ الْعَاقِلِ صُنْدُوقُ سِرِّهِ، وَ الْبَشَاشَةُ
حِبَالَةُ الْمَوَدَّةِ، وَ الْإِحْتِمَالُ قَبْرُ الْعُيُوبِ.
(أَوْ):
الْبَسَالَةُ حِبَالُ الْعُيُوبِ.

(۵)

عقل مند کا سینہ اس کے بھیدوں کا مخزن ہوتا ہے، اور کشادہ روئی محبت
و دوستی کا پھندا ہے، اور تحمل و بردباری عیبوں کا مدفن ہے۔
یا اس فقرہ کے بجائے حضرت نے یہ فرمایا کہ:
صلح و صفائی عیبوں کو ڈھانپنے کا ذریعہ ہے۔

(۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ رَضِيَ عَنْ نَفْسِهِ كَثُرَ السَّخِطُ عَلَيْهِ.
وَالصَّدَقَةُ دَوَاءٌ مُنْجٍ، وَأَعْمَالُ الْعِبَادِ فِي
عَاجِلِهِمْ نُصَبُ أَعْيُنِهِمْ فِي آجِلِهِمْ.

(۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اعْجَبُوا لِهَذَا الْإِنْسَانِ يَنْظُرُ بِشَحْمٍ،
وَيَتَكَلَّمُ بِلَحْمٍ، وَيَسْمَعُ بِعَظْمٍ، وَيَتَنَفَّسُ
مِنْ خُرْمٍ!.

(۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذَا أَقْبَلْتَ الدُّنْيَا عَلَى أَحَدٍ أَعَارَتْهُ
مَحَاسِنَ غَيْرِهِ، وَإِذَا أَذْبَرْتَ عَنْهُ سَلَبَتْهُ
مَحَاسِنَ نَفْسِهِ.

(۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

خَالِطُوا النَّاسَ مُحَاطَةً إِنْ مِتُّمْ مَعَهَا
بَكُوا عَلَيْكُمْ، وَإِنْ عِشْتُمْ حَنُّوا إِلَيْكُمْ.

(۱۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذَا قَدَرْتَ عَلَى عُدُوِّكَ فَاجْعَلِ الْعَفْوَ عَنْهُ
شُكْرًا لِلْقُدْرَةِ عَلَيْهِ.

(۱۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اعْجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ عَنِ اكْتِسَابِ
الْإِحْوَانِ، وَاعْجَزُ مِنْهُ مَنْ ضَيَّعَ مَنْ ظَفَرَ
بِهِ مِنْهُمْ.

(۶)

جو شخص اپنے کو بہت پسند کرتا ہے وہ دوسروں کو ناپسند ہو جاتا ہے
اور صدقہ کامیاب دوا ہے اور دنیا میں بندوں کے جو اعمال ہیں وہ
آخرت میں ان کی آنکھوں کے سامنے ہوں گے۔

(۷)

یہ انسان تعجب کے قابل ہے کہ وہ چربی سے دیکھتا ہے،
اور گوشت کے لوتھڑے سے بولتا ہے، اور ہڈی سے سنتا ہے، اور ایک
سوراخ سے سانس لیتا ہے۔

(۸)

جب دنیا (اپنی نعمتوں کو لے کر) کسی کی طرف بڑھتی ہے تو
دوسروں کی خوبیاں بھی اسے عاریت دے دیتی ہے، اور جب اس سے
رخ موڑ لیتی ہے تو خود اس کی خوبیاں بھی اس سے چھین لیتی ہے۔

(۹)

لوگوں سے اس طریقہ سے ملو کہ اگر مرجاؤ تو تم پر روئیں، اور زندہ
رہو تو تمہارے مشتاق ہوں۔

(۱۰)

دشمن پر قابو پاؤ تو اس قابو پانے کا شکرانہ اس کو معاف کر دینا
قرار دو۔

(۱۱)

لوگوں میں بہت در ماندہ وہ ہے جو اپنی عمر میں کچھ بھائی اپنے لئے
نہ حاصل کر سکے، اور اس سے بھی زیادہ در ماندہ وہ ہے جو پاکر
اسے کھودے۔

(۱۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذَا وَصَلَتْ إِلَيْكُمْ أَطْرَافُ النِّعَمِ فَلَا تُنْفِرُوا أَقْصَاهَا بِقِلَّةِ الشُّكْرِ.

(۱۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ ضَيَّعَهُ الْأَقْرَبُ أُتِيحَ لَهُ الْأَبْعَدُ.

(۱۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا كُلُّ مَفْتُونٍ يُعَاتَبُ.

(۱۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

تَذِلُّ الْأُمُورُ لِلْمُقَادِيرِ، حَتَّى يَكُونَ الْحَتْفُ فِي التَّدْبِيرِ.

(۱۶) وَهَزَّلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَنْ قَوْلِ الرَّسُولِ ﷺ: «غَيِّرُوا الشَّيْبَ، وَ لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ». فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

إِنَّمَا قَالَ ﷺ ذَلِكَ وَ الدِّينُ قُلٌّ، فَأَمَّا الْآنَ وَ قَدْ اتَّسَعَ نِطَاقُهُ وَ ضَرَبَ بِجَرَانِهِ، فَأَمُرُؤُومَا اخْتَارَ.

(۱۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فِي الَّذِينَ اعْتَزَلُوا الْقِتَالَ مَعَهُ:

خَذَلُوا الْحَقَّ، وَلَمْ يَنْصُرُوا الْبَاطِلَ.

(۱۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ جَرَى فِي عِنَانِ أَمَلِهِ عَثَرَ بِأَجَلِهِ.

(۱۲)

جب تمہیں تھوڑی بہت نعمتیں حاصل ہوں تو ناشکری سے انہیں اپنے تک پہنچنے سے پہلے بھگانے دو۔

(۱۳)

جسے قریبی چھوڑ دیں اسے بیگانے مل جائیں گے۔

(۱۴)

ہر فتنہ میں پڑ جانے والا قابلِ عتاب نہیں ہوتا۔

(۱۵)

سب معاملے تقدیر کے آگے سرنگوں ہیں، یہاں تک کہ کبھی تدبیر کے نتیجے میں موت ہو جاتی ہے۔

(۱۶)

پیغمبر ﷺ کی حدیث کے متعلق کہ: «بڑھاپے کو (خضاب کے ذریعہ) بدل دو اور یہود سے مشابہت اختیار نہ کرو»۔ آپ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ:

پیغمبر ﷺ نے یہ اس موقع کیلئے فرمایا تھا جبکہ دین (والے) کم تھے اور اب جبکہ اس کا دامن پھیل چکا ہے اور سینہ ٹیک کر جم چکا ہے تو ہر شخص کو اختیار ہے۔

(۱۷)

ان لوگوں کے بارے میں کہ جو آپ کے ہمراہ ہو کر لڑنے سے کنارہ کش رہے فرمایا:

ان لوگوں نے حق کو چھوڑ دیا اور باطل کی بھی نصرت نہیں کی۔

(۱۸)

جو شخص امید کی راہ میں بگ ٹٹ دوڑتا ہے وہ موت سے ٹھوکر کھاتا ہے۔

(۱۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَقْبِلُوا ذَوِي الْمُرُوءَاتِ عَثَرَاتِهِنَّ،
فَمَا يَعْثُرُ مِنْهُنَّ عَاثِرٌ إِلَّا وَ يَدُ اللَّهِ
بِيَدِهِ يَرْفَعُهُ.

(۲۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قُرْنَتِ الْهَيْبَةُ بِالْخَيْبَةِ، وَالْحَيَاءُ
بِالْحِرْمَانِ، وَالْفُرْصَةُ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ،
فَانْتَهُزُوا فَرَصَ الْخَيْرِ.

(۲۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَنَا حَقٌّ، فَإِنْ أُعْطِينَاهُ، وَإِلَّا رَكِبْنَا
أَعْجَازَ الْإِبِلِ وَإِنْ طَالَ السَّرَى.

قَالَ الرَّضِيُّ: وَهَذَا مِنْ لَطِيفِ الْكَلَامِ وَ
فَصِيحِهِ، وَمَعْنَاهُ: «أَنَا إِنْ لَمْ نُعْطَ حَقَّنَا
كُنَّا أَزِلَاءَ». وَ ذَلِكَ أَنَّ الرَّدِيفَ يَرْكَبُ
عَجْزَ الْبَعِيرِ، كَالْعَبْدِ وَالْأَسِيرِ وَ
مَنْ يَجْرِي مَجْرَاهُمَا.

(۲۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ
نَسْبُهُ.

(۲۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مِنْ كَفَارَاتِ الذُّنُوبِ الْعِظَامِ إِغَاثَةُ
الْمَلْهُوفِ، وَالتَّنْفِيسُ عَنِ الْمَكْرُوبِ.

(۱۹)

بامروت لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کرو۔ (کیونکہ) ان میں
سے جو بھی لغزش کھا کر گرتا ہے تو اللہ اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر
اسے اوپر اٹھا لیتا ہے۔

(۲۰)

خوف کا نتیجہ ناکامی اور شرم کا نتیجہ محرومی ہے، اور فرصت کی گھڑیاں
(تیز رو) ابر کی طرح گزر جاتی ہیں۔ لہذا بھلائی کے ملے ہوئے
موقعوں کو غنیمت جانو۔

(۲۱)

ہمارا ایک حق ہے اگر وہ ہمیں دیا گیا تو ہم لے لیگے، ورنہ ہم اونٹ
کے پیچھے والے پٹھوں پر سوار ہوں گے۔ اگرچہ شب رومی طویل ہو۔
سید رضی فرماتے ہیں کہ: یہ بہت عمدہ اور فصیح کلام ہے۔ اس کا
مطلب یہ ہے کہ: اگر ہمیں ہمارا حق نہ دیا گیا تو ہم ذلیل و خوار سمجھے
جائیں گے اور یہ مطلب اس طرح نکلتا ہے کہ اونٹ کے پیچھے کے
حصہ پر ردیف بن کر غلام اور قیدی یا اس قسم کے لوگ ہی سوار
ہوا کرتے تھے۔

(۲۲)

جسے اس کے اعمال پیچھے ہٹا دیں اسے حسب و نسب آگے نہیں
بڑھا سکتا۔

(۲۳)

کسی مضطرب کی داد فریاد سننا اور مصیبت زدہ کو مصیبت سے
چھٹکارا دلانا بڑے بڑے گناہوں کا کفارہ ہے۔

(۲۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَا بَنَ آدَمَ! إِذَا رَأَيْتَ رَبَّكَ سُبْحَانَهُ
يَتَابَعُ عَلَيْكَ نِعْمَتَهُ وَأَنْتَ تَعْصِيهِ، فَاحْذَرُهُ.

(۲۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا أَضْمَرَ أَحَدٌ شَيْئًا إِلَّا ظَهَرَ
فِي فَلَكَاتِ لِسَانِهِ، وَ صَفَحَاتِ
وَجْهِهِ.

(۲۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِمْسِ بِدَاثِكَ مَا مَشَى بِكَ.

(۲۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَفْضَلُ الزُّهْدِ إِخْفَاءُ الزُّهْدِ.

(۲۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذَا كُنْتَ فِي إِدْبَارٍ وَ الْمَوْتُ فِي إِقْبَالٍ فَمَا
أَسْرَعَ الْمُلْتَقَى.

(۲۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْحَذَرُ الْحَذَرُ! فَوَاللَّهِ! لَقَدْ سَتَرَ، حَتَّى
كَانَتْهُ قَدْ غَفَرَ.

(۳۰) وَهُذِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَنِ الْإِيمَانِ، فَقَالَ:

الْإِيمَانُ عَلَى أَرْبَعٍ دَعَائِمٍ: عَلَى الصَّبْرِ، وَ
الْيَقِينِ، وَالْعَدْلِ، وَالْجِهَادِ:فَالصَّبْرُ مِنْهَا عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى
الشُّوقِ، وَ الشَّفَقِ، وَ الزُّهْدِ، وَ التَّوَقُّبِ.

فَمَنِ اشْتَأَقَ إِلَى الْجَنَّةِ سَلَا عَنِ الشَّهَوَاتِ، وَ

(۲۴)

اے آدم کے بیٹے! جب تو دیکھے کہ اللہ سبحانہ تجھے پے درپے نعمتیں
دے رہا ہے اور تو اس کی نافرمانی کر رہا ہے تو اس سے ڈرتے رہنا۔

(۲۵)

جس کسی نے بھی کوئی بات دل میں چھپا کر رکھنا چاہی وہ اس کی
زبان سے بے ساختہ نکلے ہوئے الفاظ اور چہرہ کے آثار سے نمایاں
ضرور ہو جاتی ہے۔

(۲۶)

مرض میں جب تک ہمت ساتھ دے چلتے پھرتے رہو۔

(۲۷)

بہترین زہد، زہد کا مخفی رکھنا ہے۔

(۲۸)

جب تم (دنیا کو) پیٹھ دکھا رہے ہو اور موت تمہاری طرف رخ کئے
ہوئے بڑھ رہی ہے تو پھر ملاقات میں دیر کیسی؟۔

(۲۹)

ڈرو! ڈرو! اس لئے کہ بخدا اس نے اس حد تک تمہاری پردہ پوشی کی
ہے کہ گویا تمہیں بخش دیا ہے۔

(۳۰)

حضرت سے ایمان کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:
”ایمان“ چار ستونوں پر قائم ہے: ”صبر“، ”یقین“، ”عدل“
اور ”جہاد“:پھر ”صبر“ کی چار شاخیں ہیں: اشتیاق، خوف، دنیا سے
بے اعتنائی اور انتظار۔ اس لئے کہ جو جنت کا مشتاق ہو گا وہ خواہشوں کو
بھلا دے گا اور جو دوزخ سے خوف کھائے گا وہ محرمات سے کنارہ کشی

کرے گا، اور جو دنیا سے بے اعتنائی اختیار کرے گا وہ مصیبتوں کو سہل سمجھے گا اور جسے موت کا انتظار ہوگا وہ نیک کاموں میں جلدی کرے گا۔

اور ”یقین“ کی بھی چار شاخیں ہیں: روشن نگاہی، حقیقت رسی، عبرت اندوزی اور اگلوں کا طور طریقہ۔ چنانچہ جو دانش و آگہی حاصل کرے گا اس کے سامنے علم و عمل کی راہیں واضح ہو جائیں گی، اور جس کیلئے علم و عمل آشکارا ہو جائے گا وہ عبرت سے آشنا ہوگا، اور جو عبرت سے آشنا ہوگا وہ ایسا ہے جیسے وہ پہلے لوگوں میں موجود رہا ہو۔

اور ”عدل“ کی بھی چار شاخیں ہیں: تہوں تک پہنچنے والی فکر اور علمی گہرائی اور فیصلہ کی خوبی اور عقل کی پائیداری۔ چنانچہ جس نے غور و فکر کیا وہ علم کی گہرائیوں سے آشنا ہوا، اور جو علم کی گہرائیوں میں اترا وہ فیصلہ کے سرچشموں سے سیراب ہو کر پلٹا، اور جس نے حلم و بردباری اختیار کی اس نے اپنے معاملات میں کوئی کمی نہیں کی اور لوگوں میں نیک نام رہ کر زندگی بسر کی۔

اور ”جہاد“ کی بھی چار شاخیں ہیں: امر بالمعروف، نہی عن المنکر، تمام موقعوں پر راست گفتاری اور بدکرداروں سے نفرت۔ چنانچہ جس نے امر بالمعروف کیا اس نے مومنین کی پشت مضبوط کی، اور جس نے نہی عن المنکر کیا اس نے کافروں کو ذلیل کیا، اور جس نے تمام موقعوں پر سچ بولا اس نے اپنا فرض ادا کر دیا، اور جس نے فاسقوں کو برا سمجھا اور اللہ کیلئے غضبناک ہوا اللہ بھی اس کیلئے دوسروں پر غضبناک ہوگا اور قیامت کے دن اس کی خوشی کا سامان کرے گا۔

مَنْ أَشْفَقَ مِنَ النَّارِ اجْتَنَبَ الْمُحَرَّمَاتِ، وَ مَنْ زَهَدَ فِي الدُّنْيَا اسْتَهَانَ بِالْمُصِيبَاتِ، وَ مَنْ ارْتَقَبَ الْمَوْتَ سَارَعَ إِلَى الْخَيْرَاتِ.

وَالْيَقِينُ مِنْهَا عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى تَبَصُّرَةِ الْفِطْنَةِ، وَ تَأَوُّلِ الْحِكْمَةِ، وَ مَوْعِظَةِ الْعِبْرَةِ، وَ سُنَّةِ الْأَوَّلِينَ. فَمَنْ تَبَصَّرَ فِي الْفِطْنَةِ تَبَيَّنَتْ لَهُ الْحِكْمَةُ، وَ مَنْ تَبَيَّنَتْ لَهُ الْحِكْمَةُ عَرَفَ الْعِبْرَةَ، وَ مَنْ عَرَفَ الْعِبْرَةَ فَكَانَ كَأَنَّكَ فِي الْأَوَّلِينَ.

وَ الْعَدْلُ مِنْهَا عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى غَايِصِ الْفَهْمِ، وَ غَوْرِ الْعِلْمِ، وَ زُهْرَةِ الْحُكْمِ، وَ رَسَاخَةِ الْجِلْمِ. فَمَنْ فَهِمَ عِلْمَ غَوْرِ الْعِلْمِ، وَ مَنْ عِلْمَ غَوْرِ الْعِلْمِ صَدَرَ عَنْ شَرِّ آتِجِ الْحُكْمِ، وَ مَنْ حَلَمَ لَمْ يُفْرِطْ فِي أَمْرِهِ وَ عَاشَ فِي النَّاسِ حَبِيدًا.

وَ الْجِهَادُ مِنْهَا عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ، وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَ الصِّدْقِ فِي الْمَوَاطِنِ، وَ شَتَائِ الْفَاسِقِينَ. فَمَنْ أَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ شَدَّ ظُهُورَ الْمُؤْمِنِينَ، وَ مَنْ نَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ أَرْغَمَ أَنْفَ الْكَافِرِينَ، وَ مَنْ صَدَقَ فِي الْمَوَاطِنِ قَضَى مَا عَلَيْهِ، وَ مَنْ شَتَّى الْفَاسِقِينَ وَ غَضِبَ إِلَهُ غَضِبَ اللَّهُ لَهُ، وَ أَرْضَاهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

(۳۱)

”کفر“ بھی چار ستونوں پر قائم ہے: حد سے بڑھی ہوئی کاوش، جھگڑاؤپن، کج روی اور اختلاف۔

تو جو بے جا تعق و کاوش کرتا ہے وہ حق کی طرف رجوع نہیں ہوتا، اور جو جہالت کی وجہ سے آئے دن جھگڑے کرتا ہے وہ حق سے ہمیشہ اندھا رہتا ہے، اور جو حق سے منہ موڑ لیتا ہے وہ اچھائی کو برائی اور برائی کو اچھائی سمجھنے لگتا ہے اور گمراہی کے نشہ میں مدھوش پڑا رہتا ہے، اور جو حق کی خلاف ورزی کرتا ہے اس کے راستے بہت دشوار اور اس کے معاملات سخت پیچیدہ ہو جاتے ہیں اور بچ کے نکلنے کی راہ اس کیلئے تنگ ہو جاتی ہے۔

”شک“ کی بھی چار شاخیں ہیں: کھجی، خوف، سرگردانی اور باطل کے آگے جیں سائی۔

چنانچہ جس نے لڑائی جھگڑے کو اپنا شیوہ بنالیا اس کی رات کبھی صبح سے ہمکنار نہیں ہو سکتی، اور جس کو سامنے کی چیزوں نے ہول میں ڈال دیا وہ الٹے پیر پلٹ جاتا ہے، اور جو شک و شبہ میں سرگرداں رہتا ہے اسے شیاطین اپنے پنجوں سے روند ڈالتے ہیں، اور جس نے دنیا و آخرت کی تباہی کے آگے سر تسلیم خم کر دیا وہ دو جہاں میں تباہ ہوا۔

سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: ہم نے طوالت کے خوف اور اس خیال سے کہ اصل مقصد جو اس باب کا ہے فوت نہ ہو، بقیہ کلام کو چھوڑ دیا ہے۔

(۳۲)

نیک کام کرنے والا خود اس کام سے بہتر اور برائی کا مرتکب ہونے والا خود اس برائی سے بدتر ہے۔

(۳۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْكُفْرُ عَلَى أَرْبَعٍ دَعَائِمٍ: عَلَى التَّعَبُّقِ، وَ التَّنَاوُعِ، وَ الزَّيْغِ، وَ الشِّقَاقِ. فَمَنْ تَعَبَّقَ لَمْ يُنِبْ إِلَى الْحَقِّ، وَ مَنْ كَثُرَ نِزَاعُهُ بِالْجَهْلِ دَامَ عَمَاهُ عَنِ الْحَقِّ، وَ مَنْ زَاغَ سَاءَتْ عِنْدَهُ الْحَسَنَةُ وَ حَسُنَتْ عِنْدَهُ السَّيِّئَةُ وَ سَكِرَ سَكْرَ الضَّلَالَةِ، وَ مَنْ شَاقَّ وَ عَرَّتْ عَلَيْهِ طُرْفُهُ وَ أَعْضَلَ عَلَيْهِ أَمْرُهُ وَ ضَاقَ عَلَيْهِ مَخْرَجُهُ.

وَ الشُّكُّ عَلَى أَرْبَعٍ شُعَبٍ: عَلَى التَّمَارِئِ، وَ الْهَوْلِ، وَ التَّوَدُّدِ، وَ الْإِسْتِسْلَامِ.

فَمَنْ جَعَلَ الْبِرَّاءَ دَيْدَنًا لَّمْ يُصْبِحْ لَيْلُهُ، وَ مَنْ هَالَاهُ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ نَكَصَ عَلَى عَقْبَيْهِ، وَ مَنْ تَرَدَّدَ فِي الرَّيْبِ وَ طَنَّنَتْهُ سَنَابِكُ الشَّيْطَانِ، وَ مَنْ اسْتَسْلَمَ لِهَلَكَةِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ هَلَكَ فِيهِمَا.

قَالَ الرَّضِيُّ: وَ بَعْدَ هَذَا كَلَامٌ تَرَكْنَا ذِكْرَهُ خَوْفَ الْإِطَالَةِ وَ الْخُرُوجِ عَنِ الْغَرَضِ الْمَقْصُودِ فِي هَذَا الْبَابِ.

(۳۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فَاعِلُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِّنْهُ، وَ فَاعِلُ الشَّرِّ شَرٌّ مِّنْهُ.

(۳۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كُنْ سَبْحًا وَلَا تَكُنْ مُبَدِّرًا، وَكُنْ مُقَدِّرًا وَلَا تَكُنْ مُقَتِّرًا.

(۳۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَشْرَفُ الْغَنِيِّ تَرْكُ الْمُنَى.

(۳۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ أَسْرَعَ إِلَى النَّاسِ بِمَا يَكْرَهُونَ، قَالُوا فِيهِ مَا لَا يَعْلَمُونَ.

(۳۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ أَطَالَ الْأَمَلَ أَسَاءَ الْعَمَلِ.

(۳۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَقَدْ لَقِيَهُ عِنْدَ مَسِيرِهِ إِلَى الشَّامِ دَهَاقِينَ الْأَنْبَارِ فَتَرَجَّلُوا لَهُ وَاسْتَدُّوا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ:

مَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمُوهُ؟

فَقَالُوا: خُلِقَ مِنَّا نُعْظُمُ بِهِ أُمَرَآئَنَا، فَقَالَ:

وَاللَّهِ! مَا يَنْتَفِعُ بِهَذَا أَمَرَآؤُكُمْ، وَإِنَّكُمْ لَتَتَشَقُّونَ بِهِ عَلَى أَنْفُسِكُمْ فِي دُنْيَاكُمْ، وَتَشَقُّونَ بِهِ فِي آخِرَتِكُمْ، وَمَا أَحْسَرَ الْمُسْقَئَةَ وَرَأَاهَا الْعِقَابُ، وَارْبَحَ الدَّعَاةَ مَعَهَا الْأَمَانُ مِنَ النَّارِ.

(۳۳)

سختاوت کرو، لیکن فضول خرچی نہ کرو، اور جزری کرو مگر بخل نہیں۔

(۳۴)

بہترین دولت مندی یہ ہے کہ تمناؤں کو ترک کرے۔

(۳۵)

جو شخص لوگوں کے بارے میں جھٹ سے ایسی باتیں کہہ دیتا ہے جو انہیں ناگوار گزریں تو پھر وہ اس کیلئے ایسی باتیں کہتے ہیں کہ جنہیں وہ جانتے نہیں۔

(۳۶)

جس نے طول طویل امیدیں باندھیں اس نے اپنے اعمال بگاڑ لئے۔

(۳۷)

امیر المؤمنین علیہ السلام سے شام کی جانب روانہ ہوتے وقت مقام انبار کے زمینداروں کا سامنا ہوا تو وہ آپ کو دیکھ کر پیادہ ہو گئے اور آپ کے سامنے دوڑنے لگے۔ آپ نے فرمایا:

یہ تم نے کیا کیا؟

انہوں نے کہا کہ: یہ ہمارا عام طریقہ ہے جس سے ہم اپنے حکمرانوں کی تعظیم بجالاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

خدا کی قسم! اس سے تمہارے حکمرانوں کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچتا۔ البتہ تم اس دنیا میں اپنے کو زحمت و مشقت میں ڈالتے ہو اور آخرت میں اس کی وجہ سے بدبختی مول لیتے ہو۔ وہ مشقت کتنی گھائے والی ہے جس کا نتیجہ سزائے اخروی ہو، اور وہ راحت کتنی فائدہ مند ہے جس کا نتیجہ دوزخ سے امان ہو۔

(۳۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا بُنِيَّ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

يَا بُنَيَّ! احْفَظْ عَنِّي أَرْبَعًا وَ أَرْبَعًا، لَا يَضُرُّكَ مَا عَمِلْتَ مَعَهُنَّ:

إِنَّ أَغْنَى الْغِنَى الْعَقْلُ، وَ أَكْبَرَ الْفَقْرِ الْخُبْرُ، وَ أَوْحَشَ الْوَحْشَةِ الْعُجْبُ، وَ أَكْرَمَ الْحَسَبِ حُسْنُ الْخُلُقِ.

يَا بُنَيَّ! إِيَّاكَ وَ مُصَادَقَةَ الْأَحْمَقِ، فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرُّكَ، وَ إِيَّاكَ وَ مُصَادَقَةَ الْبَخِيلِ، فَإِنَّهُ يَقْعُدُ عَنْكَ أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ، وَ إِيَّاكَ وَ مُصَادَقَةَ الْفَاجِرِ، فَإِنَّهُ يَبِينُكَ بِالتَّافِهِ، وَ إِيَّاكَ وَ مُصَادَقَةَ الْكَذَّابِ، فَإِنَّهُ كَالسَّرَابِ: يُقَرِّبُ عَلَيْكَ الْبَعِيدَ، وَ يُبْعِدُ عَلَيْكَ الْقَرِيبَ.

(۳۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا قُرْبَةَ بِالنَّوَافِلِ إِذَا أَصْرَتْ بِالْفَرَائِضِ.

(۴۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِسَانُ الْعَاقِلِ وَرَاءَ قَلْبِهِ، وَ قَلْبُ الْأَحْمَقِ وَرَاءَ لِسَانِهِ.

قَالَ الرَّضِيُّ: وَ هَذَا مِنَ الْمَعَانِي الْعَجِيبَةِ الشَّرِيفَةِ، وَ الْمُرَادُ بِهِ: أَنَّ الْعَاقِلَ لَا يُطْلِقُ لِسَانَهُ، إِلَّا بَعْدَ مُشَاوَرَةِ الرَّوِيَّةِ وَ مُؤَامَرَةِ الْفِكْرَةِ. وَ الْأَحْمَقُ تَسْبِقُ حَدَفَاتُ لِسَانِهِ وَ

(۳۸)

اس بچے فرزند حضرت حسن علیہ السلام سے فرمایا:

مجھ سے چار اور پھر چار باتیں یاد رکھو، ان کے ہوتے ہوئے جو کچھ کرو گے وہ تمہیں ضرر نہ پہنچائے گا:

سب سے بڑی ثروت عقل و دانش ہے، اور سب سے بڑی ناداری حماقت و بے عقلی ہے، اور سب سے بڑی وحشت غرور و خود بینی ہے، اور سب سے بڑا جوہر ذاتی حسن اخلاق ہے۔

اے فرزند! بیوقوف سے دوستی نہ کرنا، کیونکہ وہ تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے گا تو نقصان پہنچائے گا، اور بخیل سے دوستی نہ کرنا، کیونکہ جب تمہیں اس کی مدد کی انتہائی احتیاج ہوگی وہ تم سے دور بھاگے گا، اور بدکردار سے دوستی نہ کرنا، ورنہ وہ تمہیں کوڑیوں کے مول بیچ ڈالے گا، اور جھوٹے سے دوستی نہ کرنا، کیونکہ وہ سراب کے مانند تمہارے لئے دور کی چیزوں کو قریب اور قریب کی چیزوں کو دور کر کے دکھائے گا۔

(۳۹)

مستحبات سے قرب الہی نہیں حاصل ہو سکتا جبکہ وہ واجبات میں سدرہ ہوں۔

(۴۰)

عقل مند کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہے اور بے وقوف کا دل اس کی زبان کے پیچھے ہے۔

سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: یہ جملہ عجیب و پاکیزہ معنی کا حامل ہے۔ مقصد یہ ہے کہ عقلمند اس وقت زبان کھولتا ہے جب دل میں سوچ بچار اور غور و فکر سے نتیجہ اخذ کر لیتا ہے۔ لیکن بے وقوف بے سوچے سمجھے

جو منہ میں آتا ہے کہہ گزرتا ہے۔ اس طرح گویا عقلمند کی زبان اس کے دل کے تابع ہے اور بے وقوف کا دل اس کی زبان کے تابع ہے۔

(۴۱)

یہی مطلب دوسرے لفظوں میں بھی حضرتؑ سے مروی ہے اور وہ یہ کہ: بے وقوف کا دل اس کے منہ میں ہے اور عقلمند کی زبان اس کے دل میں ہے۔

بہر حال ان دونوں جملوں کا مقصد ایک ہے۔

(۴۲)

اپنے ایک ساتھی سے اس کی بیماری کی حالت میں فرمایا: اللہ نے تمہارے مرض کو تمہارے گناہوں کو دور کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ خود مرض کا کوئی ثواب نہیں ہے، مگر وہ گناہوں کو مٹاتا اور انہیں اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔ ہاں! ثواب اس میں ہوتا ہے کہ کچھ زبان سے کہا جائے اور کچھ ہاتھ پیروں سے کیا جائے، اور خداوند عالم اپنے بندوں میں سے نیک نیتی اور پاکدامنی کی وجہ سے جسے چاہتا ہے جنت میں داخل کرتا ہے۔

سید رضی فرماتے ہیں کہ: حضرتؑ نے سچ فرمایا کہ: مرض کا کوئی ثواب نہیں ہے، کیونکہ مرض تو اس قسم کی چیزوں میں سے ہے جن میں عوض کا استحقاق ہوتا ہے۔ اس لئے کہ عوض اللہ کی طرف سے بندے کے ساتھ جو امر عمل میں آئے جیسے دکھ، درد، بیماری وغیرہ، اس کے مقابلہ میں اسے ملتا ہے، اور اجر و ثواب وہ ہے کہ کسی عمل پر اسے کچھ حاصل ہو۔ لہذا عوض اور ہے اور اجر اور ہے۔ اور اس فرق کو امیر المؤمنین علیہ السلام نے

فَلَنَأْتُ كَلَامَهُ، مُرَاجَعَةً فِكْرِهِ وَ مُمَآخَصَةً رَأْيِهِ. فَكَانَ لِسَانُ الْعَاقِلِ تَابِعٌ لِّقَلْبِهِ، وَ كَانَ قَلْبُ الْأَحْمَقِ تَابِعٌ لِّلِسَانِهِ.

(۴۱) قَدْ رَوَى عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

هَذَا الْمَعْنَى يَلْفِظُ الْآخَرُ وَهُوَ قَوْلُهُ: قَلْبُ الْأَحْمَقِ فِي فِيهِ، وَ لِسَانُ الْعَاقِلِ فِي قَلْبِهِ.

وَمَعْنَاهُمَا وَاحِدٌ.

(۴۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ فِي عِلَّةِ اعْتَلَّهَا: جَعَلَ اللَّهُ مَا كَانَ مِنْ شَكْوَاكَ حَطًّا لِّسَيِّئَاتِكَ، فَإِنَّ الْمَرَضَ لَا أَجَرَ فِيهِ، وَ لَكِنَّهُ يَحُطُّ السَّيِّئَاتِ، وَ يَحْتُثُّهَا حَتَّ الْأُورَاقِ، وَإِنَّمَا الْأَجْرُ فِي الْقَوْلِ بِاللِّسَانِ وَ الْعَمَلِ بِالْأَيْدِي وَ الْأَقْدَامِ، وَ إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ يُدْخِلُ بِصَدَقِ النَّبِيِّ وَ السَّرِيرَةِ الصَّالِحَةِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ الْجَنَّةَ.

وَ أَقُولُ: صَدَقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «إِنَّ الْمَرَضَ لَا أَجَرَ فِيهِ»، لِأَنَّهُ مِنْ قَبِيلِ مَا يُسْتَحَقُّ عَلَيْهِ الْعَوَضُ، لِأَنَّ الْعَوَضَ يُسْتَحَقُّ عَلَى مَا كَانَ فِي مُقَابَلَةِ فِعْلِ اللَّهِ تَعَالَى بِالْعَبْدِ مِنَ الْأَلَامِ وَ الْأَمْرَاضِ وَ مَا يَجْرِي مَجْرَى ذَلِكَ. وَ الْأَجْرُ وَ الثَّوَابُ يُسْتَحَقَّانِ عَلَى مَا كَانَ فِي مُقَابَلَةِ فِعْلِ الْعَبْدِ، فَبَيْنَهُمَا فَرْقٌ قَدْ بَيَّنَّاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَقْتَضِيهِ عِلْمُهُ الثَّاقِبُ، وَرَأْيُهُ الصَّائِبُ.

(۴۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فِي ذِكْرِ خَبَابِ بْنِ الْأَكْرَبِ:

يَرْحَمُ اللَّهُ خَبَابَ ابْنِ الْأَكْرَبِ،
فَلَقَدْ أَسْلَمَ رَاغِبًا، وَهَاجَرَ طَائِعًا، وَقَنِعَ
بِالْكَفَافِ، وَرَضِيَ عَنِ اللَّهِ، وَ
عَاشَ مُجَاهِدًا.

(۴۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

طُوبَى لِمَنْ ذَكَرَ الْبَعَادَ، وَعَمِلَ لِلْحِسَابِ،
وَقَنِعَ بِالْكَفَافِ، وَرَضِيَ عَنِ اللَّهِ.

(۴۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَوْ ضَرَبْتُ خَيْشُومَ الْمُؤْمِنِ بِسَيْفِي هَذَا
عَلَى أَنْ يُبْغِضَنِي مَا أَبْغَضَنِي، وَلَوْ صَبَبْتُ
الدُّنْيَا بِجَمَاتِهَا عَلَى الْمُنَافِقِ عَلَى أَنْ يُحِبَّنِي
مَا أَحَبَّنِي، وَذَلِكَ أَنَّهُ قُضِيَ فَأَنْقَضِيَ عَلَى
لِسَانِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «يَا عَلِيُّ! لَا
يُبْغِضُكَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يُحِبُّكَ مُنَافِقٌ».

(۴۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

سَيِّئَةٌ تَسُوءُكَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ حَسَنَةٍ
تُعْجِبُكَ.

(۴۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَدَّرُ الرَّجُلُ عَلَى قَدْرِ هِمَّتِهِ، وَ
صِدْقُهُ عَلَى قَدْرِ مُرُوءَتِهِ، وَ

اپنے علم روشن اور رائے صائب کے مطابق بیان فرما دیا ہے۔

(۴۳)

خباہ ابن ارت کے بارے میں فرمایا:

خدا خباہ ابن ارت پر اپنی رحمت شامل حال فرمائے! وہ اپنی
رضا مندی سے اسلام لائے، اور بخوشی ہجرت کی، اور ضرورت بھر پر
قناعت کی، اور اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر راضی رہے، اور مجاہدانہ شان
سے زندگی بسر کی۔

(۴۴)

خوشا نصیب اس کے جس نے آخرت کو یاد رکھا، حساب و کتاب
کیلئے عمل کیا، ضرورت بھر پر قناعت کی اور اللہ سے راضی و خوشنود رہا۔

(۴۵)

اگر میں مومن کی ناک پر تلواریں لگاؤں کہ وہ مجھے دشمن رکھے تو
جب بھی وہ مجھ سے دشمنی نہ کرے گا، اور اگر تمام متاع دنیا کافر کے
آگے ڈھیر کر دوں کہ وہ مجھے دوست رکھے تو بھی وہ مجھے دوست نہ رکھے
گا۔ اس لئے کہ یہ وہ فیصلہ ہے جو پیغمبر اُمّی ﷺ کی زبان سے ہو گیا
ہے کہ آپ نے فرمایا: «اے علی! کوئی مومن تم سے دشمنی نہ رکھے گا،
اور کوئی منافق تم سے محبت نہ کرے گا»۔

(۴۶)

وہ گناہ جس کا تمہیں رنج ہو اللہ کے نزدیک اس نیکی سے کہیں اچھا
ہے جو تمہیں خود پسند بنادے۔

(۴۷)

انسان کی جتنی ہمت ہوتی ہی اس کی قدر و قیمت ہے، اور جتنی
مروت اور جوانمردی ہوگی اتنی ہی راست گوئی ہوگی، اور جتنی حمیت و

خودداری ہوگی اتنی ہی شجاعت ہوگی، اور جتنی غیرت ہوگی اتنی ہی پاکدامنی ہوگی۔

(۴۸)

کامیابی دوراندیشی سے وابستہ ہے، اور دوراندیشی فکر و تدبیر کو کام میں لانے سے، اور تدبیر بھیدوں کو چھپا کر رکھنے سے۔

(۴۹)

بھوکے شریف اور پیٹ بھرے کمینے کے حملہ سے ڈرتے رہو۔

(۵۰)

لوگوں کے دل صحرائی جانور ہیں، جو ان کو سدھائے گا اس کی طرف جھکیں گے۔

(۵۱)

جب تک تمہارے نصیب یا اور ہیں تمہارے عیب ڈھکے ہوئے ہیں۔

(۵۲)

معاف کرنا سب سے زیادہ اسے زیب دیتا ہے جو سزا دینے پر قادر ہو۔

(۵۳)

سخاوت وہ ہے جو بن مانگے ہو، اور مانگے سے دینا یا شرم ہے یا بدگوئی سے بچنا۔

(۵۴)

عقل سے بڑھ کر کوئی ثروت نہیں اور جہالت سے بڑھ کر کوئی بے مائیگی نہیں۔ ادب سے بڑھ کر کوئی میراث نہیں اور مشورہ سے زیادہ کوئی چیز معین و مددگار نہیں۔

شَجَاعَتُهُ عَلَى قَدَرِ أَنْفَتِهِ، وَ عِفَّتُهُ عَلَى قَدَرِ غَيْرَتِهِ.

(۴۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الظَّفَرُ بِالْحَزْمِ، وَ الْحَزْمُ بِإِجَالَةِ الرَّأْيِ، وَ الرَّأْيُ بِتَخْصِيصِ الْأَسْرَارِ.

(۴۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِحْذَرُوا صَوْلَةَ الْكَرِيمِ إِذَا جَاعَ، وَ اللَّئِيمِ إِذَا شَبِعَ.

(۵۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قُلُوبُ الرِّجَالِ وَ حُشِيَّةٌ، فَمَنْ تَأَلَّفَهَا أَقْبَلَتْ عَلَيْهِ.

(۵۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَيْبُكَ مَسْتُورٌ مَا أَسْعَدَكَ جَدُّكَ.

(۵۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَوَّلَى النَّاسِ بِالْعَفْوِ أَقْدَرُهُمْ عَلَى الْعُقُوبَةِ.

(۵۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

السَّخَاءُ مَا كَانَ ابْتِدَاءً، فَأَمَّا مَا كَانَ عَنْ مَسْئَلَةٍ، فَحَيَاءٌ وَ تَذَمُّمٌ.

(۵۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا غِنَى كَالْعَقْلِ، وَ لَا فَقْرٌ كَالْجَهْلِ، وَ لَا مِيرَاثٌ كَالْأَدَبِ، وَ لَا ظَهِيرٌ كَالْمُشَاوَرَةِ.

(۵۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الصَّبْرُ صَبْرَانِ: صَبْرٌ عَلَى مَا تَكْرَهُ، وَ صَبْرٌ عَمَّا تُحِبُّ.

(۵۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْغِنَى فِي الْغُرْبَةِ وَطَنٌ، وَ الْفَقْرُ فِي الْوَطَنِ غُرْبَةٌ.

(۵۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْقَنَاعَةُ مَالٌ لَا يَنْفَدُ.

قَالَ الرَّضِيُّ: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْكَلَامُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

(۵۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْمَالُ مَادَّةُ الشَّهَوَاتِ.

(۵۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ حَذَرَكَ كَمَنْ بَشَّرَكَ.

(۶۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اللِّسَانُ سُبُعٌ، إِنْ خُلِيَ عَنْهُ عَقَرَ.

(۶۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْمَرْأَةُ عَقْرَبٌ حُلُوَّةُ اللَّبْسَةِ.

(۶۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذَا حُيِّيتَ بِتَحِيَّةٍ فَخَيَّ بِأَحْسَنَ مِنْهَا، وَ إِذَا أُسْدِيَتْ إِلَيْكَ يَدٌ

(۵۵)

صبر دو طرح کا ہوتا ہے: ایک ناگوار باتوں پر صبر اور دوسرے پسندیدہ چیزوں سے صبر۔

(۵۶)

دولت ہو تو پردیس میں بھی دیس ہے اور مفلسی ہو تو دیس میں بھی پردیس۔

(۵۷)

قناعت وہ سرمایہ ہے جو ختم نہیں ہو سکتا۔
علامہ رضیؒ فرماتے ہیں کہ: یہ کلام پیغمبر اکرم ﷺ سے بھی مروی ہے۔

(۵۸)

مال نفسانی خواہشوں کا سرچشمہ ہے۔

(۵۹)

جو (برائیوں سے) خوف دلائے وہ تمہارے لئے مرثدہ سنانے والے کے مانند ہے۔

(۶۰)

زبان ایک ایسا درندہ ہے کہ اگر اسے کھلا چھوڑ دیا جائے تو پھاڑ کھائے۔

(۶۱)

عورت ایک ایسا بچھو ہے جس کے لیٹنے میں بھی مزہ آتا ہے۔

(۶۲)

جب تم پر سلام کیا جائے تو اس سے اچھے طریقہ سے جواب دو اور جب تم پر کوئی احسان کرے تو اس سے

بڑھ چڑھ کر بدلہ دو، اگرچہ اس صورت میں بھی فضیلت پہل کرنے والے ہی کیلئے ہوگی۔

(۶۳)

سفارش کرنے والا امیدوار کیلئے بمنزلہ پروبال کے ہوتا ہے۔

(۶۴)

دنیا والے ایسے سواروں کے مانند ہیں جو سو رہے ہیں اور سفر جاری ہے۔

(۶۵)

دوستوں کو کھودینا غریب الوطنی ہے۔

(۶۶)

مطلب کا ہاتھ سے چلا جانا نااہل کے آگے ہاتھ پھیلانے سے آسان ہے۔

(۶۷)

تھوڑا دینے سے شرماؤ نہیں، کیونکہ خالی ہاتھ پھیرنا تو اس سے بھی گری ہوئی بات ہے۔

(۶۸)

عفت فقر کا زیور ہے اور شکر دولت مندی کی زینت ہے۔

(۶۹)

اگر حسبِ منشا تمہارا کام نہ بن سکے تو پھر جس حالت میں ہو مکن رہو۔

(۷۰)

جاہل کو نہ پاؤ گے، مگر یا حد سے آگے بڑھا ہوا اور یا اس سے بہت پیچھے۔

فَكَافَتْهَا بِمَا يُرْبِي عَلَيْهَا، وَ الْفَضْلُ مَعَ ذَلِكَ لِلْبَادِي.

(۶۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الشَّفِيعُ جَنَاحُ الطَّالِبِ.

(۶۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَهْلُ الدُّنْيَا كَرَكِبٍ يُسَارُ بِهِمْ وَهُمْ نِيَامٌ.

(۶۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فَقَدْ أَحَبَّتِ غُرْبَةً.

(۶۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فَوْتُ الْحَاجَةِ أَهْوَنُ مِنْ طَلِبِهَا إِلَى غَيْرِ أَهْلِهَا.

(۶۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا تَسْتَحِ مِنْ إِعْطَاءِ الْقَلِيلِ، فَإِنَّ الْجِرْمَانَ أَقَلُّ مِنْهُ.

(۶۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْعِفَافُ زِينَةُ الْفَقْرِ، وَ الشُّكْرُ زِينَةُ الْغِنَى.

(۶۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذَا لَمْ يَكُنْ مَا تُرِيدُ فَلَا تُبَلِّ مَا كُنْتَ.

(۷۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا تَرَى الْجَاهِلَ إِلَّا مُفْرَطًا أَوْ مُفْرَطًا.

(۷۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذَا تَمَّ الْعَقْلُ نَقَصَ الْكَلَامُ.

(۷۱)

جب عقل بڑھتی ہے تو باتیں کم ہو جاتی ہیں۔

(۷۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الذَّهْرُ يُخْلِقُ الْإِبْدَانَ، وَ يُجَدِّدُ
الْأَمَالَ، وَيُقَرِّبُ الْمَنِيَّةَ، وَيُبَاعِدُ الْأُمِّيَّةَ،
مَنْ ظَفَرَ بِهِ نَصَبٌ، وَمَنْ فَاتَهُ تَعَبٌ.

(۷۲)

زمانہ جسموں کو کہنہ و بوسیدہ اور آرزوؤں کو تر و تازہ کرتا ہے، موت کو
قریب اور آرزوؤں کو دور کرتا ہے۔ جو زمانہ سے کچھ پالیتا ہے وہ بھی
رنج سہتا ہے اور جو کھود دیتا ہے وہ تو دکھ جھیلتا ہی ہے۔

(۷۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ نَصَبَ نَفْسَهُ لِلنَّاسِ إِمَامًا، فَلْيَبْدَأْ
بِتَعْلِيمِ نَفْسِهِ قَبْلَ تَعْلِيمِ غَيْرِهِ، وَلْيَكُنْ
تَأْدِيبُهُ بِسِيرَتِهِ قَبْلَ تَأْدِيبِهِ بِلِسَانِهِ، وَ
مُعَلِّمُ نَفْسِهِ وَ مُؤَدِّبُهَا أَحَقُّ بِالْإِجْلَالِ مِنْ
مُعَلِّمِ النَّاسِ وَ مُؤَدِّبِهِمْ.

(۷۳)

جو لوگوں کا پیشوا بنتا ہے تو اسے دوسروں کو تعلیم دینے سے پہلے اپنے
کو تعلیم دینا چاہیے، اور زبان سے درس اخلاق دینے سے پہلے اپنی
سیرت و کردار سے تعلیم دینا چاہیے، اور جو اپنے نفس کی تعلیم و تادیب
کر لے وہ دوسروں کی تعلیم و تادیب کرنے والے سے زیادہ
احترام کا مستحق ہے۔

(۷۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

نَفْسُ الْمَرْءِ الْهَرَّةُ خُطَاةٌ إِلَى
أَجَلِهِ.

(۷۴)

انسان کی ہر سانس ایک قدم ہے جو اسے موت کی طرف بڑھائے
لئے جا رہا ہے۔

(۷۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كُلُّ مَعْدُودٍ مُنْقَضٍ، وَ كُلُّ
مُتَوَقَّعٍ آتٍ.

(۷۵)

جو چیز شمار میں آئے اسے ختم ہونا چاہیے اور جسے آنا چاہیے
وہ آکر رہے گا۔

(۷۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ الْأُمُورَ إِذَا اشْتَبَهَتْ أُعْتَبِرَ أُخْرَاهَا
بِأَوَّلِهَا.

(۷۶)

جب کسی کام میں اچھے برے کی پہچان نہ رہے تو آغاز کو دیکھ کر
انجام کو پہچان لینا چاہیے۔

(۷۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَمِنْ خَيْرِ ضَرَارٍ بَيْنَ ضَمْرَةِ الصَّبَاثِيِّ عِنْدَ دُخُولِهِ عَلَى مُعَاوِيَةَ وَ مَسْئَلَتِهِ لَهُ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَقَالَ: فَأَشْهَدُ لَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي بَعْضِ مَوَاقِفِهِ وَقَدْ أَرَحَى اللَّيْلُ سُدُوكَهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي مَحْرَابِهِ، قَابِضٌ عَلَى لِحْيَتِهِ، يَتَمَلَّمُ تَمَلُّمَ السَّلِيمِ، وَيَبْكِي بُكَاءَ الْحَزِينِ، وَيَقُولُ:

يَا دُنْيَا يَا دُنْيَا! إِلَيْكَ عَنِّي، أَيْ تَعَرَّضْتُ؟ أَمْ إِلَى تَشَوُّقٍ؟ لَا حَانَ حِينُكَ! هَيْهَاتَ! غُرْبَى غَيْرِي، لَا حَاجَةَ لِي فِيكَ، قَدْ طَلَّقْتُكَ ثَلَاثًا لَا رَجْعَةَ فِيهَا! فَعَيْشُكَ قَصِيرٌ، وَخَطَرُكَ يَسِيرٌ، وَأَمْلُكَ حَقِيرٌ. إِهْ مِنْ قِلَّةِ الزَّادِ، وَ طُولِ الطَّرِيقِ، وَ بُعْدِ السَّفَرِ، وَ عَظِيمِ الْمَوَدِّ!

(۷۸) وَمِنْ كَلَامِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِلسَّائِلِ الشَّامِي لَمَّا سَأَلَهُ: أَكَانَ مَسِيرُنَا إِلَى الشَّامِ بِقَضَاءٍ مِّنَ اللَّهِ وَ قَدَرٍ؟ بَعْدَ كَلَامِهِ طَوِيلٍ هَذَا مُخْتَارُهُ:

وَيُحَاكَ! لَعَلَّكَ ظَنَنْتَ قَضَاءً لَّازِمًا، وَ قَدَرًا حَاتِمًا! وَ لَوْ كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ لَبَطَلَ الثَّوَابُ وَ الْعِقَابُ، وَ سَقَطَ الْوَعْدُ وَ الْوَعِيدُ.

إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ أَمَرَ عِبَادَهُ تَخْيِيرًا، وَ نَهَاهُمْ تَحْذِيرًا، وَ كَلَّفَ يَسِيرًا،

(۷۷)

جب ضرار ابن ضمیرہ ضبابی معاویہ کے پاس گئے اور معاویہ نے امیر المومنین علیہ السلام کے متعلق ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ میں نے بعض موقعوں پر آپ کو دیکھا جبکہ رات اپنے دامن ظلمت کو پھیلا چکی تھی، تو آپ محراب عبادت میں ایستادہ، ریش مبارک کو ہاتھوں میں پکڑے ہوئے، مارگزیدہ کی طرح تڑپ رہے تھے اور غم رسیدہ کی طرح رورہے تھے اور کہہ رہے تھے:

اے دنیا! اے دنیا دور ہو مجھ سے۔ کیا میرے سامنے اپنے کو لاتی ہے؟ یا میری دلدادہ و فریفتہ بن کر آئی ہے؟ تیرا وہ وقت نہ آئے (کہ تو مجھے فریب دے سکے)! بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے؟! جا کسی اور کو بل دے! مجھے تیری خواہش نہیں ہے۔ میں تو تین بار تجھے طلاق دے چکا ہوں کہ جس کے بعد رجوع کی گنجائش نہیں۔ تیری زندگی تھوڑی، تیری اہمیت بہت ہی کم اور تیری آرزو ذلیل و پست ہے۔ افسوس! زاویراہ تھوڑا، راستہ طویل، سفر دور و دراز اور منزل سخت ہے۔

(۷۸)

ایک شخص نے امیر المومنین علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا ہمارا اہل شام سے لڑنے کیلئے جانا قضاء و قدر سے تھا؟ تو آپ نے ایک طویل جواب دیا جس کا ایک منتخب حصہ یہ ہے:

خدا تم پر رحم کرے! شاید تم نے حتمی و لازمی قضاء و قدر سمجھ لیا ہے (کہ جس کے انجام دینے پر ہم مجبور ہیں)۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر نہ ثواب کا کوئی سوال پیدا ہوتا نہ عذاب کا، نہ وعدے کے کچھ معنی رہتے نہ وعید کے۔

خداوند عالم نے تو بندوں کو خود مختار بنا کر مامور کیا ہے اور (عذاب سے) ڈراتے ہوئے نہیں کی ہے۔ اُس نے سہل و آسان تکلیف دی

ہے اور دشواریوں سے بچائے رکھا ہے۔ وہ تھوڑے کئے پر زیادہ اجر دیتا ہے۔ اس کی نافرمانی اس لئے نہیں ہوتی کہ وہ دَب گیا ہے اور نہ اس کی اطاعت اس لئے کی جاتی ہے کہ اس نے مجبور کر رکھا ہے۔ اس نے پیغمبروں کو بطور تفریح نہیں بھیجا اور بندوں کیلئے کتابیں بے فائدہ نہیں اتاری ہیں اور نہ آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان سب کو بیکار پیدا کیا ہے۔ ”یہ تو ان لوگوں کا خیال ہے جنہوں نے کفر اختیار کیا تو افسوس ہے ان پر جنہوں نے کفر اختیار کیا، آتش جہنم کے عذاب سے۔“

(۷۹)

حکمت کی بات جہاں کہیں ہو اسے حاصل کرو، کیونکہ حکمت منافق کے سینہ میں بھی ہوتی ہے، لیکن جب تک اس (کی زبان) سے نکل کر مومن کے سینہ میں پہنچ کر دوسری حکمتوں کے ساتھ بہل نہیں جاتی، تڑپتی رہتی ہے۔

(۸۰)

حکمت مومن ہی کی گمشدہ چیز ہے، اسے حاصل کرو، اگرچہ منافق سے لینا پڑے۔

(۸۱)

ہر شخص کی قیمت وہ ہنر ہے جو اس شخص میں ہے۔ سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: یہ ایک ایسا انمول جملہ ہے کہ نہ کوئی حکیمانہ بات اس کے ہم وزن ہو سکتی ہے اور نہ کوئی جملہ اس کا ہم پایہ ہو سکتا ہے۔

وَلَمْ يُكَلِّفْ عَسِيرًا، وَ أَعْطَى عَلَى الْقَلِيلِ كَثِيرًا، وَلَمْ يُعْصَ مَغْلُوبًا، وَلَمْ يُطْعَ مُكْرِهًا، وَلَمْ يُرْسَلِ إِلَّا نُبِيَّاءَ لِعِبَاءَ، وَلَمْ يُنْزَلِ الْكُتُبَ لِلْعِبَادِ عَبَثًا، وَلَا خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا، ﴿ذَلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ ۚ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ﴿۷۹﴾

(۷۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

خُذِ الْحِكْمَةَ أَنَّى كَانَتْ، فَإِنَّ الْحِكْمَةَ تَكُونُ فِي صَدْرِ الْمُنَافِقِ، فَتَلْجُلُجُ فِي صَدْرِهِ حَتَّى تَخْرُجَ، فَتَسْكُنَ إِلَى صَوَاحِبِهَا فِي صَدْرِ الْمُؤْمِنِ.

(۸۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ، فَخُذِ الْحِكْمَةَ وَلَوْ مِنْ أَهْلِ النِّفَاقِ.

(۸۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قِيَمَةُ كُلِّ امْرِئٍ مَا يُحْسِنُهُ. قَالَ الرِّضِيُّ: وَهِيَ الْكَلِمَةُ الَّتِي لَا تُصَابُ لَهَا قِيَمَةٌ، وَلَا تُوزَنُ بِهَا حِكْمَةٌ، وَلَا تُقَرَّرُ إِلَيْهَا كَلِمَةٌ.

(۸۲)

تمہیں ایسی پانچ باتوں کی ہدایت کی جاتی ہے کہ اگر انہیں حاصل کرنے کیلئے اونٹوں کو ایڑ لگا کر تیز ہٹاؤ تو وہ اسی قابل ہوں گی: تم میں سے کوئی شخص اللہ کے سوا کسی سے آس نہ لگائے اور اس کے گناہ کے علاوہ کسی شے سے خوف نہ کھائے، اور اگر تم میں سے کسی سے کوئی ایسی بات پوچھی جائے کہ جسے وہ نہ جانتا ہو تو یہ کہنے میں نہ شرمائے کہ: ”میں نہیں جانتا“، اور اگر کوئی شخص کسی بات کو نہیں جانتا تو اس کے سیکھنے میں شرمائے نہیں، اور صبر و شکیبائی اختیار کرو کیونکہ صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو بدن سے ہوتی ہے۔ اگر سر نہ ہو تو بدن بیکار ہے، یونہی ایمان کے ساتھ صبر نہ ہو تو ایمان میں کوئی خوبی نہیں۔

(۸۳)

ایک شخص نے آپؐ کی بہت زیادہ تعریف کی، حالانکہ وہ آپؐ سے عقیدت و ارادت نہ رکھتا تھا تو آپؐ نے فرمایا:

جو تمہاری زبان پر ہے میں اس سے کم ہوں اور جو تمہارے دل میں ہے اس سے زیادہ ہوں۔

(۸۴)

تلوار سے بچے کچھے لوگ زیادہ باقی رہتے ہیں اور ان کی نسل زیادہ ہوتی ہے۔

(۸۵)

جس کی زبان پر کبھی یہ جملہ نہ آئے کہ: ”میں نہیں جانتا“ تو وہ چوٹ کھانے کی جگہوں پر چوٹ کھا کر رہتا ہے۔

(۸۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَوْصِيَكُمْ بِخَمْسٍ لَوْ ضَرَبْتُمْ إِلَيْهَا
أَبَاطُ الْإِبِلِ لَكَانَتْ لِدَيْكَ أَهْلًا: لَا يَزُجُونَ
أَحَدًا مِّنْكُمْ إِلَّا رَبَّهُ، وَلَا يَخَافَنَّ إِلَّا ذُنُوبَهُ،
وَلَا يَسْتَحْيِينَ أَحَدًا مِّنْكُمْ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا
يَعْلَمُ أَنْ يَقُولَ لَا أَعْلَمُ، وَلَا يَسْتَحْيِينَ
أَحَدًا إِذَا لَمْ يَعْلَمْ الشَّيْءَ أَنْ يَتَعَلَّمَهُ وَ
عَلَيْكُمْ بِالصَّبْرِ، فَإِنَّ الصَّبْرَ مِنَ الْإِيمَانِ
كَالرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ، وَلَا خَيْرَ فِي جَسَدٍ لَا
رَأْسَ مَعَهُ، وَلَا فِي إِيمَانٍ لَا صَبْرَ مَعَهُ.

(۸۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِرَجُلٍ أَفْرَطَ فِي الثَّنَاءِ عَلَيْهِ، وَكَانَ لَهُ
مُتَّهَمًا:
أَنَا دُونَ مَا تَقُولُ، وَفَوْقَ مَا فِي
نَفْسِكَ.

(۸۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بَقِيَّةُ السَّيْفِ أَبْقَى عَدَدًا، وَ أَكْثَرُ
وَلَدًا.

(۸۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ تَرَكَ قَوْلَ: لَا أَدْرِي، أُصِيبَتْ
مَقَاتِلُهُ.

(۸۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

رَأَى الشَّيْخَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ جَلَدِ الْغَلَامِ.

وَرَوَى:

«مِنْ مَشْهَدِ الْغَلَامِ».

(۸۶)

بوڑھے کی رائے مجھے جوان کی ہمت سے زیادہ پسند ہے۔

(ایک روایت میں یوں ہے کہ:)

بوڑھے کی رائے مجھے جوان کے خطرہ میں ڈٹے رہنے سے

زیادہ پسند ہے۔

(۸۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَجِبْتُ لِمَنْ يَقْنُطُ وَ مَعَهُ
الِاسْتِغْفَارُ.

(۸۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ حَكَى عَنْهُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ
الْبَاقِرُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ:كَانَ فِي الْأَرْضِ أَمَانَانِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ، وَ
قَدْ رُفِعَ أَحَدُهُمَا، فَذُوقُوا الْآخَرَ
فَتَبَسَّكُوا بِهِ: أَمَّا الْأَمَانُ الَّذِي رُفِعَ فَهُوَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَ أَمَّا الْأَمَانُ الْبَاقِي
فَالِاسْتِغْفَارُ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ
لِيُعَذِّبَهُمْ وَ أَنْتَ فِيهِمْ ۖ وَ مَا كَانَ اللَّهُ
مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾.قَالَ الرَّضِيُّ: وَ هَذَا مِنْ مَخَاسِنِ
الِاسْتِخْرَاجِ وَ لَطَائِفِ الِاسْتِثْبَاطِ.

(۸۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ أَصْلَحَ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللَّهِ أَصْلَحَ
اللَّهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّاسِ، وَ مَنْ أَصْلَحَ
أَمْرَ آخِرَتِهِ أَصْلَحَ اللَّهُ لَهُ أَمْرَ دُنْيَاةٍ،

(۸۷)

اس شخص پر تعجب ہوتا ہے کہ جو توبہ کی گنجائش کے ہوتے ہوئے

مایوس ہو جائے۔

(۸۸)

ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہما السلام نے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام

نے فرمایا:

دنیا میں عذاب خدا سے دو چیزیں باعث امان تھیں، ایک ان میں
سے اٹھ گئی، مگر دوسری تمہارے پاس موجود ہے، لہذا اسے مضبوطی سے
تھامے رہو۔ وہ امان جو اٹھالی گئی وہ رسول اللہ ﷺ تھے، اور وہ امان
جو باقی ہے وہ توبہ و استغفار ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ نے فرمایا: ”اللہ ان
لوگوں پر عذاب نہیں کرے گا جب تک تم ان میں موجود ہو (اور)
اللہ ان لوگوں پر عذاب نہیں اتارے گا، جب کہ یہ لوگ توبہ و استغفار
کر رہے ہوں گے۔“سید رضی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ: یہ بہترین استخراج اور عمدہ
نکتہ آفرینی ہے۔

(۸۹)

جس نے اپنے اور اللہ کے مابین معاملات کو ٹھیک رکھا تو
اللہ اس کے اور لوگوں کے معاملات سلجھائے رکھے گا، اور جس
نے اپنی آخرت کو سنوار لیا تو خدا اس کی دنیا بھی سنوار دے گا،

اور جو خود اپنے آپ کو وعظ و پند کر لے تو اللہ کی طرف سے اس کی حفاظت ہوتی رہے گی۔

(۹۰)

پورا عالم و دانا وہ ہے جو لوگوں کو رحمت خدا سے مایوس اور اس کی طرف سے حاصل ہونے والی آسائش و راحت سے ناامید نہ کرے اور نہ انہیں اللہ کے عذاب سے بالکل مطمئن کر دے۔

(۹۱)

یہ دل بھی اسی طرح اکتا جاتے ہیں جس طرح بدن اکتا جاتے ہیں، لہذا (جب ایسا ہو تو) ان کیلئے لطیف حکیمانہ نکات تلاش کرو۔

(۹۲)

وہ علم بہت بے قدر و قیمت ہے جو زبان تک رہ جائے، اور وہ علم بہت بلند مرتبہ ہے جو اعضا و جوارح سے نمودار ہو۔

(۹۳)

تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے فتنہ و آزمائش سے پناہ چاہتا ہوں۔“ اس لئے کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو فتنہ کی لپیٹ میں نہ ہو، بلکہ جو پناہ مانگے وہ گمراہ کرنے والے فتنوں سے پناہ مانگے، کیونکہ اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے: ”اور اس بات کو جانے رہو کہ تمہارا مال اور اولاد فتنہ ہے۔“ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ لوگوں کو مال اور اولاد کے ذریعے آزماتا ہے، تاکہ یہ ظاہر ہو جائے کہ کون اپنی روزی پرچیں بچیں ہے اور کون اپنی قسمت پر شا کر ہے۔ اگرچہ اللہ سبحانہ ان کو اتنا جانتا ہے کہ وہ خود بھی اپنے کو اتنا نہیں جانتے، لیکن یہ آزمائش اس لئے ہے کہ وہ افعال سامنے آئیں جن سے

وَمَنْ كَانَ لَهُ مِنْ نَفْسِهِ وَاِعْظُ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ.

(۹۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْفَقِيهُ كُلُّ الْفَقِيهِ مَنْ لَمْ يُقْنِطِ النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ، وَلَمْ يُؤْيِسْهُمْ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ، وَلَمْ يُؤْمِنْهُمْ مِنْ مَكْرِ اللَّهِ.

(۹۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَمَلُّ كَمَا تَمَلُّ الْأَبْدَانُ، فَابْتَغُوا لَهَا طَرَائِفَ الْحِكَمِ.

(۹۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَوْضَعِ الْعِلْمَ مَا وَقَفَ عَلَى اللِّسَانِ، وَارْفَعْهُ مَا ظَهَرَ فِي الْجَوَارِحِ وَالْأَرْكَانِ.

(۹۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفِتْنَةِ، لِأَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى فِتْنَةٍ، وَلَكِنْ مَنِ اسْتَعَاذَ فَلَيْسَتْ عَيْدُ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ، فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ يَقُولُ: ﴿وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾، وَمَعْنَى ذَلِكَ أَنَّهُ يَخْتَبِرُهُمْ بِالْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ لِيَتَبَيَّنَ السَّاخِطُ لِرِزْقِهِ وَالرَّاضِي بِقِسْمِهِ، وَإِنْ كَانَ سُبْحَانَهُ أَعْلَمَ بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَلَكِنْ لِيُظْهِرَ الْأَفْعَالُ الَّتِي بِهَا يُسْتَحَقُّ الثَّوَابُ وَ

ثواب و عذاب کا استحقاق پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ بعض اولاد نرینہ کو چاہتے ہیں اور لڑکیوں سے کبیدہ خاطر ہوتے ہیں اور بعض مال بڑھانے کو پسند کرتے ہیں اور بعض شکستہ حالی کو برا سمجھتے ہیں۔

سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: یہ ان عجیب و غریب باتوں میں سے ہے جو فقیر کے سلسلہ میں آپؐ سے وارد ہوئی ہیں۔

(۹۴)

آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ نیکی کیا چیز ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ: نیکی یہ نہیں کہ تمہارے مال و اولاد میں فراوانی ہو جائے، بلکہ خوبی یہ ہے کہ تمہارا علم زیادہ اور حلم بڑا ہو، اور تم اپنے پروردگار کی عبادت پر ناز کر سکو۔ اب اگر اچھا کام کرو تو اللہ کا شکر بجالاؤ اور اگر کسی برائی کا ارتکاب کرو تو توبہ و استغفار کرو۔ اور دنیا میں صرف دو شخصوں کیلئے بھلائی ہے: ایک وہ جو گناہ کرے تو توبہ سے اس کی تلافی کرے، اور دوسرا وہ جو نیک کاموں میں تیزگام ہو۔

(۹۵)

جو عمل تقویٰ کے ساتھ انجام دیا جائے وہ تھوڑا نہیں سمجھا جاسکتا، اور مقبول ہونے والا عمل تھوڑا کیونکر ہو سکتا ہے؟۔

(۹۶)

انبیاء علیہم السلامؑ سے زیادہ خصوصیت ان لوگوں کو حاصل ہوتی ہے کہ جو ان کی لائی ہوئی چیزوں کا زیادہ علم رکھتے ہوں۔

پھر آپؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

”ابراہیمؑ سے زیادہ خصوصیت ان لوگوں کو تھی جو ان کے فرمانبردار تھے اور اب اس نبیؐ اور ایمان لانے والوں کو خصوصیت ہے۔“

الْعِقَابُ، لِأَنَّ بَعْضَهُمْ يُحِبُّ الذُّكُورَ وَ يَكْرَهُ الْإِنَاثَ، وَ بَعْضُهُمْ يُحِبُّ تَثْمِيرَ الْمَالِ وَيَكْرَهُ انْثِلَامَ الْحَالِ.

قَالَ الرَّضِيُّ: وَ هَذَا مِنْ غَرِيبِ مَا سَمِعَ مِنْهُ فِي التَّفْسِيرِ.

(۹۴) وَ هُنَالِكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَنِ الْخَيْرِ: مَا هُوَ؟ فَقَالَ:

لَيْسَ الْخَيْرُ أَنْ يَكْثُرَ مَالُكَ وَ لَدُكَ، وَ لَكِنَّ الْخَيْرَ أَنْ يَكْثُرَ عِلْمُكَ، وَ أَنْ يَعْظُمَ حِلْمُكَ، وَ أَنْ تُبَاهِيَ النَّاسَ بِعِبَادَةِ رَبِّكَ، فَإِنْ أَحْسَنْتَ حَمِدَتَ اللَّهَ، وَ إِنْ أَسَأْتَ اسْتَغْفَرَتَ اللَّهَ. وَ لَا خَيْرَ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لِوَجُلَيْنِ: رَجُلٍ أَذْنَبَ ذُنُوبًا فَهُوَ يَتَذَكَّرُهَا بِالتَّوْبَةِ، وَ رَجُلٍ يُسَارِعُ فِي الْخَيْرَاتِ.

(۹۵) وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا يَقِلُّ عَمَلٌ مَعَ التَّقْوَى، وَ كَيْفَ يَقِلُّ مَا يُتَقَبَّلُ؟.

(۹۶) وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ أَوَّلَى النَّاسِ بِالْأَنْبِيَاءِ أَعْلَمُهُمْ بِمَا جَاءُوا بِهِ.

ثُمَّ تَلَا:

﴿إِنَّ أَوَّلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لِلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَ هَذَا النَّبِيُّ وَ الَّذِينَ آمَنُوا﴾.

ثُمَّ قَالَ:

إِنَّ وَلِيَّ مُحَمَّدٍ ﷺ مَنْ أَطَاعَ اللَّهَ وَانْ بَعْدَتْ لِحُمَتُهُ، وَ إِنَّ عَدُوَّ مُحَمَّدٍ ﷺ مَنْ عَصَى اللَّهَ وَ إِنَّ قُرْبَتَ قَرَابَتُهُ.

(۹۷) وَقَدْ هَمَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

رَجُلًا مِّنَ الْخُرُورِيَّةِ يَتَهَجَّدُ وَ يَقْرَأُ فَقَالَ:

نَوْمٌ عَلَى يَقِينٍ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاةٍ فِي شَكٍّ.

(۹۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِعْقِلُوا الْخَبَرَ إِذَا سَبَعْتُمُوهُ عَقْلَ رِعَايَةٍ لَا عَقْلَ رِوَايَةٍ، فَإِنَّ رِوَاةَ الْعِلْمِ كَثِيرٌ، وَ رِعَايَتُهُ قَلِيلٌ.

(۹۹) وَ هَمَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

رَجُلًا يَقُولُ: ﴿إِنَّا لِلَّهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

إِنَّ قَوْلَنَا: ﴿إِنَّا لِلَّهِ﴾ إِقْرَارٌ عَلَى أَنْفُسِنَا بِأَلْبَلِكِ، وَ قَوْلَنَا: ﴿وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ إِقْرَارٌ عَلَى أَنْفُسِنَا بِأَلْهَلِكِ.

(۱۰۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ مَدَحَهُ قَوْمٌ فِي وَجْهِهِ:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَعْلَمُ بِي مِنْ نَفْسِي، وَ اَنَا اَعْلَمُ بِنَفْسِي مِنْهُمْ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا خَيْرًا مِّمَّا يَظُنُّونَ، وَ اغْفِرْ لَنَا مَا

پھر فرمایا:

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا دوست وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کرے، اگر چہ ان سے کوئی قرابت نہ رکھتا ہو، اور ان کا دشمن وہ ہے جو اللہ کی نافرمانی کرے، اگر چہ نزدیکی قرابت رکھتا ہو۔

(۹۷)

ایک خارجی کے متعلق آپؐ نے سنا کہ وہ نماز شب پڑھتا ہے اور قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو آپؐ نے فرمایا:

یقین کی حالت میں سونا شک کی حالت میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

(۹۸)

جب کوئی حدیث سنو تو اسے عقل کے معیار پر پرکھ لو، صرف نقل الفاظ پر بس نہ کرو۔ کیونکہ علم کے نقل کرنے والے تو بہت ہیں اور اس میں غور و فکر کرنے والے کم ہیں۔

(۹۹)

ایک شخص کو ﴿إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ (ہم اللہ کے ہیں اور ہمیں اللہ کی طرف پلٹنا ہے) کہتے سنا تو فرمایا کہ:

ہمارا یہ کہنا کہ ”ہم اللہ کے ہیں“ اس کی ملک ہونے کا اعتراف ہے اور یہ کہنا کہ ”ہمیں اسی کی طرف پلٹنا ہے“، یہ اپنے لئے فنا کا اقرار ہے۔

(۱۰۰)

کچھ لوگوں نے آپؐ کے روبرو آپؐ کی مدح و ستائش کی تو فرمایا:

اے اللہ! تو مجھے مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے اور ان لوگوں سے زیادہ اپنے نفس کو میں پہچانتا ہوں۔ اے خدا! جو ان لوگوں کا خیال ہے ہمیں اس سے بہتر قرار دے اور ان (غرضوں) کو بخش دے جن کا

انہیں علم نہیں۔

لَا يَعْلَمُونَ.

(۱۰۱)

حاجت روائی تین چیزوں کے بغیر پائیدار نہیں ہوتی: اسے چھوٹا سمجھا جائے تاکہ وہ بڑی قرار پائے، اسے چھپایا جائے تاکہ وہ خود بخود ظاہر ہو اور اس میں جلدی کی جائے تاکہ وہ خوشگوار ہو۔

(۱۰۲)

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جس میں وہی بارگاہوں میں مقرب ہوگا جو لوگوں کے عیوب بیان کرنے والا ہو، اور وہی خوش مذاق سمجھا جائے گا جو فاسق و فاجر ہو، اور انصاف پسند کو کمزور و ناتواں سمجھا جائے گا، صدقہ کو لوگ خسارہ اور صلہ رحمی کو احسان سمجھیں گے، اور عبادت لوگوں پر تفوق جتلانے کیلئے ہوگی۔ ایسے زمانہ میں حکومت کا دار و مدار عورتوں کے مشورے، نوخیز لڑکوں کی کارفرمائی اور خواجہ سراؤں کی تدبیر و رائے پر ہوگا۔

(۱۰۳)

آپؐ کے جسم پر ایک بوسیدہ اور پیوند دار جامہ دیکھا گیا تو آپؐ سے اس کے بارے میں کہا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: اس سے دل متواضع اور نفس رام ہوتا ہے اور مومن اس کی تاسی کرتے ہیں۔ دنیا اور آخرت آپس میں دونسا سازگار دشمن اور دو جدا جدا راستے ہیں۔ چنانچہ جو دنیا کو چاہے گا اور اس سے دل لگائے گا وہ آخرت سے بیر اور دشمنی رکھے گا وہ دونوں بمنزلہ مشرق و مغرب کے ہیں اور ان دونوں سمتوں کے درمیان چلنے والا جب بھی ایک سے قریب ہوگا تو دوسرے سے دور ہونا پڑے گا۔ پھر ان دونوں کا رشتہ ایسا ہی ہے جیسا دوستوں کا ہوتا ہے۔

(۱۰۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا يَسْتَقِيمُ قَضَاءُ الْحَوَائِجِ إِلَّا بِثَلَاثٍ: بِاسْتِصْغَارِهَا لِتَعْظُمَ، وَ بِاسْتِكْتَامِهَا لِتُظْهَرَ، وَ بِتَعْجِيلِهَا لِتَهْنُؤَ.

(۱۰۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُقَرَّبُ فِيهِ إِلَّا الْمَاحِلُ، وَلَا يُظَرَّفُ فِيهِ إِلَّا الْفَاجِرُ، وَلَا يُضَعَّفُ فِيهِ إِلَّا الْمُنْصِفُ، يَعْدُونَ الصَّدَقَةَ فِيهِ غُرْمًا، وَ صِلَةَ الرَّحِمِ مَنًّا، وَ الْعِبَادَةَ اسْتِطَالَةً عَلَى النَّاسِ، فَعِنْدَ ذَلِكَ يَكُونُ السُّلْطَانُ بِمَشُورَةِ النِّسَاءِ، وَ إِمَارَةُ الصَّبِيَّانِ، وَ تَدْبِيرُ الْخُصْيَانِ.

(۱۰۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ رَأَيْتُ عَلَيْهِ إِذَا رَأَى خَلْقَ مَرْفُوعٍ، فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ: يَخْشَعُ لَهُ الْقَلْبُ، وَ تَذِلُّ بِهِ النَّفْسُ، وَ يَقْتَدِي بِهِ الْمُؤْمِنُونَ. إِنَّ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةَ عَدَاوَانِ مُتَفَاوَتَانِ، وَ سَبِيلَانِ مُخْتَلِفَانِ، فَمَنْ أَحَبَّ الدُّنْيَا وَ تَوَلَّاهَا أَبْغَضَ الْآخِرَةَ وَ عَادَاهَا، وَ هُمَا بِمَنْزِلَةِ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ، وَ مَا شِ بَيْنَهُمَا كَلِمَا قَرَبَ مِنْ وَاحِدٍ بَعْدَ مِنَ الْآخِرِ، وَ هُمَا بَعْدُ صَرَّتَانِ.

(۱۰۴)

نوف (ابن فضالہ) ہکالی کہتے ہیں کہ: میں نے ایک شب امیر المؤمنین علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ فرش خواب سے اٹھے ایک نظر تاروں پر ڈالی اور پھر فرمایا:

اے نوف! سوتے ہو یا جاگ رہے ہو؟

میں نے کہا کہ: یا امیر المؤمنین! جاگ رہا ہوں۔ فرمایا:

اے نوف! خوش نصیب ان کے کہ جنہوں نے دنیا میں زہد اختیار کیا اور ہمہ تن آخرت کی طرف متوجہ رہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے زمین کو فرش، مٹی کو بستر اور پانی کو شربت خوشگوار قرار دیا، قرآن کو سینے سے لگایا اور دُعا کو سپر بنایا، پھر حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح دامن جھاڑ کر دنیا سے الگ تھلگ ہو گئے۔

اے نوف! داؤد علیہ السلام رات کے ایسے ہی حصہ میں اٹھے اور فرمایا کہ: یہ وہ گھڑی ہے کہ جس میں بندہ جو بھی دُعا مانگے مستجاب ہوگی، سوا اس شخص کے جو سرکاری ٹیکس وصول کرنے والا، یا لوگوں کی برائیاں کرنے والا، یا (کسی ظالم حکومت کی) پولیس میں ہو، یا سارنگی یا ڈھول تاشہ بجانے والا ہو۔ (سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: ”عرطبہ“ کے معنی سارنگی اور ”کوبہ“ کے معنی ڈھول کے ہیں)۔

اور ایک قول یہ ہے کہ ”عرطبہ“ کے معنی ڈھول اور ”کوبہ“ کے معنی طنبور کے ہیں۔

(۱۰۵)

اللہ نے چند فرائض تم پر عائد کئے ہیں انہیں ضائع نہ کرو اور تمہارے حدود کار مقرر کر دیئے ہیں ان سے تجاوز نہ کرو۔ اس نے چند چیزوں سے تمہیں منع کیا ہے اس کی خلاف ورزی نہ کرو اور جن چند چیزوں کا اس نے حکم بیان نہیں کیا انہیں بھولے سے نہیں چھوڑ دیا۔ لہذا

(۱۰۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَعَنْ تَوْفِ الْبُكَالِيِّ، قَالَ رَأَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَاتَ لَيْلَةٍ، وَقَدْ خَرَجَ مِنْ فِرَاشِهِ، فَنَظَرَ فِي التُّجُومِ، فَقَالَ لِي: يَا نَوْفُ! أَرَأَيْدُ أَنْتَ أَمْرًا مَقِيًّا؟

فَقُلْتُ: بَلْ رَامِقِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: يَا نَوْفُ! طُوبَى لِلزَّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا، الرَّاعِبِينَ فِي الْآخِرَةِ، أُولَئِكَ قَوْمٌ اتَّخَذُوا الْأَرْضَ بَسَاطًا، وَتُرَابَهَا فِرَاشًا، وَمَاءَهَا طَيْبًا، وَالْقُرْآنَ شِعَارًا، وَالْدُّعَاءَ دُثَارًا، ثُمَّ قَرَضُوا الدُّنْيَا قَرْضًا عَلَى مِنْهَاجِ الْمَسِيحِ.

يَا نَوْفُ! إِنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَامَ فِي مِثْلِ هَذِهِ السَّاعَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: إِنَّهَا سَاعَةٌ لَا يَدْعُو فِيهَا عَبْدٌ إِلَّا اسْتَجِيبَ لَهُ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَشَّارًا، أَوْ عَرِيفًا، أَوْ شُرْطِيًّا، أَوْ صَاحِبَ عَرْطَبَةٍ (وَهِيَ الطُّبُورُ)، أَوْ صَاحِبَ كُوبَةٍ (وَهِيَ الطُّبُلُ).

وَقَدْ قِيلَ أَيْضًا: إِنَّ الْعَرْطَبَةَ: الطُّبُلُ، وَالْكُوبَةُ: الطُّبُورُ.

(۱۰۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا، وَحَدَّ لَكُمْ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا، وَنَهَاكُمْ عَنْ أَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا، وَسَكَتَ لَكُمْ عَنْ أَشْيَاءَ

وَلَمْ يَدْعُهَا نِسْيَانًا فَلَا تَتَكَلَّفُهَا.

(۱۰۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا يَتْرُكُ النَّاسُ شَيْئًا مِّنْ أَمْرِ دِينِهِمْ
لِاسْتِصْلَاحِ دُنْيَاهُمْ، إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَا
هُوَ أَضْرُّ مِنْهُ.

(۱۰۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

رُبَّ عَالِمٍ قَدْ قَتَلَهُ جَهْلُهُ، وَ عِلْمُهُ
مَعَهُ لَا يَنْفَعُهُ.

(۱۰۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَقَدْ عَلِقَ بِنَبِيطِ هَذَا الْإِنْسَانِ بَضْعَةٌ
هِيَ أَعْجَبُ مَا فِيهِ وَ ذَلِكَ الْقَلْبُ، وَ لَهُ مَوَادُّ
مِنَ الْحِكْمَةِ وَ أَضْدَادٌ مِّنْ خِلَافِهَا،
فَإِنْ سَنَحَ لَهُ الرَّجَاءُ أَذَلَّهُ الطَّمَعُ،
وَ إِنْ هَاجَ بِهِ الطَّمَعُ أَهْلَكَهُ الْحِرْصُ،
وَ إِنْ مَلَكَهُ الْيَأْسُ قَتَلَهُ الْأَسْفُ،
وَ إِنْ عَرَضَ لَهُ الْغَضَبُ اشْتَدَّ بِهِ الْغَيْظُ،
وَ إِنْ أَسْعَدَهُ الرِّضَى نَسِيَ التَّحَفُّظَ،
وَ إِنْ غَالَهُ الْخَوْفُ شَغَلَهُ الْحَذَرُ،
وَ إِنْ اتَّسَعَ لَهُ الْأَمْنُ اسْتَلَبَتْهُ الْغُرَّةُ،
وَ إِنْ أَفَادَ مَالًا أَطْعَاهُ الْغِنَى،
وَ إِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ فَضَحَهُ
الْجَرَعُ، وَ إِنْ عَظُنَتْهُ الْفَاقَةُ
شَغَلَهُ الْبَلَاءُ، وَ إِنْ جَهَدَهُ الْجُوعُ

خواہ مخواہ انہیں جاننے کی کوشش نہ کرو۔

(۱۰۶)

جو لوگ اپنی دنیا سنوارنے کیلئے دین سے ہاتھ اٹھالیتے ہیں
تو خدا اس دنیوی فائدہ سے کہیں زیادہ ان کیلئے نقصان کی صورتیں
پیدا کر دیتا ہے۔

(۱۰۷)

بہت سے پڑھ لکھوں کو (دین سے) بے خبری تباہ کر دیتی ہے اور
جو علم ان کے پاس ہوتا ہے انہیں ذرا بھی فائدہ نہیں پہنچاتا۔

(۱۰۸)

اس انسان سے بھی زیادہ عجیب وہ گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جو اس
کی ایک رگ کے ساتھ آویزاں کر دیا گیا ہے اور وہ دل ہے جس میں
حکمت و دانائی کے ذخیرے ہیں اور اس کے برخلاف بھی صفتیں پائی
جاتی ہیں۔ اگر اسے امید کی جھلک نظر آتی ہے تو طمع اسے ذلت میں مبتلا
کرتی ہے، اور اگر طمع ابھرتی ہے تو اسے حرص تباہ و برباد کر دیتی ہے۔
اگر ناامیدی اس پر چھا جاتی ہے تو حسرت و اندوہ اس کیلئے جان لیوا بن
جاتے ہیں، اور اگر غضب اس پر طاری ہوتا ہے تو غم و غصہ شدت اختیار
کر لیتا ہے، اور اگر خوش و خوشنود ہوتا ہے تو حفظ و مقدم کو بھول جاتا ہے،
اور اگر اچانک اس پر خوف طاری ہوتا ہے تو فکر و اندیشہ دوسری قسم کے
تصورات سے اسے روک دیتا ہے۔ اگر امن و امان کا دور دورہ ہوتا ہے
تو غفلت اس پر قبضہ کر لیتی ہے، اور اگر مال و دولت حاصل کر لیتا ہے تو
دولتمندی اسے سرکش بنا دیتی ہے، اور اگر اس پر کوئی مصیبت پڑتی ہے
تو بے تابی و بے قراری اسے رسوا کر دیتی ہے، اور اگر فقر و فاقہ کی
تکلیف میں مبتلا ہو تو مصیبت و ابتلا اسے جکڑ لیتی ہے، اور اگر بھوک اس

قَعَدَ بِهِ الضَّعْفُ، وَ إِنِ افْرَطَ بِهِ الشَّبَعُ
كَظَنَّهُ الْبُطْنَةُ،
فَكُلُّ تَقْصِيرٍ بِهِ مُضِرٌّ، وَ كُلُّ افْرَاطٍ لَهُ
مُفْسِدٌ.

(۱۰۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

نَحْنُ التُّرُوقَةُ الْوُسْطَى، بِهَا يَلْحَقُ
التَّالِي، وَ إِلَيْهَا يَرْجِعُ الْعَالِي.

(۱۱۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا يُقِيمُ أَمْرَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ إِلَّا
مَنْ لَا يُصَانِعُ، وَ لَا يُضَارِعُ، وَ لَا
يَتَّبِعُ الْمَطَامِعَ.

(۱۱۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ قَدْ تُوفِّي سَهْلٌ بُنُّ حُثَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ
بِالْكُوفَةِ بَعْدَ مَرْجِعِهِ مَعَهُ مِنْ صَقِيئٍ، وَ
كَارَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيْهِ:
لَوْ أَحَبَّنِي جَبَلٌ لَتَهَافَّتَ.

مَعْنَى ذَلِكَ أَنَّ الْمِحْنَةَ تَخْلُطُ
عَلَيْهِ، فَتُسْرِعُ الْمَصَائِبُ إِلَيْهِ، وَ لَا يُفْعَلُ
ذَلِكَ إِلَّا بِالْأَتْقِيَاءِ الْأَبْرَارِ، وَ
الْمُصْطَفَيْنِ الْأَخْيَارِ.

(۱۱۲) وَهَذَا مِثْلُ قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ أَحَبَّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلَيْسَتْ عِدَّةٌ
لِلْفَقْرِ جُلْبَابًا.

وَ قَدْ يُؤَوَّلُ ذَلِكَ عَلَى مَعْنَى آخَرَ لَيْسَ

پر غلبہ کرتی ہے تو ناتوانی اسے اٹھنے نہیں دیتی، اور اگر شکم پری بڑھ جاتی
ہے تو یہ شکم پری اس کیلئے کرب و اذیت کا باعث ہوتی ہے۔
ہر کوتاہی اس کیلئے نقصان رساں اور حد سے زیادتی اس کیلئے
تباہ کن ہوتی ہے۔

(۱۰۹)

ہم (اہلبیت) ہی وہ نقطہ اعتدال ہیں کہ پیچھے رہ جانے والے کو اس
سے آکر ملنا ہے اور آگے بڑھ جانے والے کو اسکی طرف پلٹ کر آنا ہے۔

(۱۱۰)

حکم خدا کا نفاذ وہی کر سکتا ہے جو (حق کے معاملہ میں)
نرمی نہ برتے، عجز و کمزوری کا اظہار نہ کرے اور حرص و طمع کے
پیچھے نہ لگ جائے۔

(۱۱۱)

سہل ابن حنیف انصاری حضرت کو سب لوگوں میں زیادہ عزیز تھے۔
یہ جب آپ کے ہمراہ صفین سے پلٹ کر کوفہ پہنچے تو انتقال فرما گئے جس پر
حضرت نے فرمایا:

اگر پہاڑ بھی مجھے دوست رکھے گا تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔
سید رضی فرماتے ہیں کہ: چونکہ اس کی آزمائش کڑی اور سخت ہوتی ہے،
اس لئے مصیبتیں اس کی طرف لپک کر بڑھتی ہیں اور ایسی آزمائش
انہی کی ہوتی ہے جو پرہیزگار، نیکو کار، منتخب و برگزیدہ ہوتے ہیں اور ایسا ہی
آپ کا دوسرا ارشاد ہے:

(۱۱۲)

جو ہم اہل بیت سے محبت کرے اسے جامہ فقر پہننے کیلئے
آمادہ رہنا چاہیے۔

سید رضی کہتے ہیں کہ: حضرت کے اس ارشاد کے ایک اور معنی بھی کئے

هَذَا مَوْضِعٌ ذِكْرِهِ.

گئے ہیں جس کے ذکر کا یہ محل نہیں ہے۔

(۱۱۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(۱۱۳)

لَا مَالَ أَعُوذُ مِنَ الْعَقْلِ، وَلَا وَحْدَةً
أَوْحَشُ مِنَ الْعُجْبِ، وَلَا عَقْلٌ كَالْتَدْبِيرِ، وَلَا
كَرَمٌ كَالْتَقْوَى، وَلَا قَرِينٌ كَحُسْنِ
الْخُلُقِ، وَلَا مِيرَاثٌ كَالْأَدَبِ، وَلَا قَائِدٌ
كَالتَّوْفِيقِ، وَلَا تِجَارَةٌ كَالْعَمَلِ الصَّالِحِ، وَلَا
رَبْحٌ كَالثَّوَابِ، وَلَا وَرَعٌ كَالْوُقُوفِ عِنْدَ
الشُّبُهَةِ، وَلَا زُهْدٌ كَالزُّهْدِ فِي الْحَرَامِ، وَلَا
عِلْمٌ كَالْتَفَكُّرِ، وَلَا عِبَادَةٌ كَادَاءِ الْفَرَائِضِ،
وَلَا إِيْمَانٌ كَالْحَيَاءِ وَالصَّبْرِ، وَلَا حَسَبٌ
كَالتَّوَاضُّعِ، وَلَا شَرَفٌ كَالْعِلْمِ، وَلَا عِزٌّ
كَالْحِلْمِ، وَلَا مَظَاهِرَةٌ أَوْثَقُ مِنَ الْمُشَاوَرَةِ.

عقل سے بڑھ کر کوئی مال سود مند اور خود بینی سے بڑھ کر کوئی تنہائی
وحشت ناک نہیں، اور تدبیر سے بڑھ کر کوئی عقل کی بات نہیں، اور کوئی
بزرگی تقویٰ کے مثل نہیں، اور خوش خلقی سے بہتر کوئی ساتھی اور ادب
کے مانند کوئی میراث نہیں، اور توفیق کے مانند کوئی پیشرو اور اعمال خیر
سے بڑھ کر کوئی تجارت نہیں، اور ثواب کا ایسا کوئی نفع نہیں، اور کوئی
پرہیز گاری شبہات میں توقف سے بڑھ کر نہیں، اور حرام کی طرف
بے رغبتی سے بڑھ کر کوئی زہد اور تفکر و پیش بینی سے بڑھ کر کوئی علم نہیں،
اور ادائے فرائض کے مانند کوئی عبادت اور حیاء و صبر سے بڑھ کر کوئی
ایمان نہیں، اور فروتنی سے بڑھ کر کوئی سرفرازی اور علم کے مانند کوئی
بزرگی و شرافت نہیں، حلم کے مانند کوئی عزت اور مشورہ سے مضبوط کوئی
پشت پناہ نہیں۔

(۱۱۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(۱۱۴)

إِذَا اسْتَوَى الصَّلَاحُ عَلَى الزَّمَانِ وَأَهْلِهِ،
ثُمَّ أَسَاءَ رَجُلٌ الظَّنَّ بِرَجُلٍ لَمْ تَنْظُرْ مِنْهُ
خِزْيَةٌ، فَقَدْ ظَلَمَ! وَإِذَا اسْتَوَى الْفَسَادُ عَلَى
الزَّمَانِ وَأَهْلِهِ، فَأَحْسَنَ رَجُلٌ الظَّنَّ
بِرَجُلٍ، فَقَدْ غَرَرَ.

جب دنیا اور اہل دنیا میں نیکی کا چلن ہو اور پھر کوئی شخص کسی ایسے
شخص سے کہ جس سے رسوائی کی کوئی بات ظاہر نہیں ہوئی سو ظن رکھے
تو اس نے اس پر ظلم و زیادتی کی، اور جب دنیا و اہل دنیا پر شر و فساد کا
غلبہ ہو اور پھر کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے حسن ظن رکھے تو اس نے
(خود ہی اپنے کو) خطرے میں ڈالا۔

(۱۱۵) وَقِيلَ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(۱۱۵)

كَيْفَ تَحْدُثُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟
فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

امیر المؤمنین علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ آپ کا حال کیا ہے؟ تو آپ
نے فرمایا کہ:

اس کا حال کیا ہوگا جسے زندگی موت کی طرف لئے جا رہی ہو،

كَيْفَ يَكُونُ حَالُ مَنْ يَغْنَى

اور جس کی صحت بیماری کا پیش خیمہ ہو، اور جسے اپنی پناہ گاہ سے گرفت میں لے لیا جائے۔

(۱۱۶)

کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جنہیں نعمتیں دے کر رفتہ رفتہ عذاب کا مستحق بنایا جاتا ہے، اور کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو اللہ کی پردہ پوشی سے دھوکا کھائے ہوئے ہیں اور اپنے بارے میں اچھے الفاظ سن کر فریب میں پڑ گئے ہیں، اور مہلت دینے سے زیادہ اللہ کی جانب سے کوئی بڑی آزمائش نہیں ہے۔

(۱۱۷)

میرے بارے میں دو قسم کے لوگ تباہ و برباد ہوئے: ایک وہ چاہنے والا جو حد سے بڑھ جائے، اور ایک وہ دشمنی رکھنے والا جو عداوت رکھے۔

(۱۱۸)

موقع کو ہاتھ سے جانے دینا رنج و اندوہ کا باعث ہوتا ہے۔

(۱۱۹)

دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے، جو چھونے میں نرم معلوم ہوتا ہے، مگر اس کے اندر زہر ہلاہل بھرا ہوتا ہے، فریب خوردہ جاہل اس کی طرف کھینچتا ہے اور ہوشمند و داناس سے بچ کر رہتا ہے۔

(۱۲۰)

حضرت سے قریش کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ: (قبیلہ) بنی مخزوم قریش کا مہکتا ہوا پھول ہیں، ان کے مردوں سے گفتگو اور ان کی عورتوں سے شادی پسندیدہ ہے، اور بنی عبد شمس دور اندیش اور پیٹھ پیچھے کی اوجھل چیزوں کی پوری روک تھام کرنے والے ہیں، لیکن ہم (بنی ہاشم) تو جو ہمارے ہاتھ میں ہوتا ہے اسے صرف کر ڈالتے ہیں اور موت آنے پر جان دینے میں بڑے جو انمرد ہوتے

بِقَائِهِ، وَ يَسْقَمُ بِصِحَّتِهِ، وَ يُؤْتِي مِنْ مَّأْمَنِهِ۔

(۱۱۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَمْ مِنْ مُسْتَدْرِجٍ بِالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ، وَ مَغْرُورٍ بِالسُّرْرِ عَلَيْهِ، وَ مَفْتُونٍ بِحُسْنِ الْقَوْلِ فِيهِ! وَ مَا ابْتَلَى اللَّهُ أَحَدًا بِمِثْلِ الْإِمْلَاءِ لَهُ۔

(۱۱۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

هَلَكَ فِي رَجُلَانِ: مُحِبٌّ غَالٍ، وَ مُبْغِضٌ قَالٍ!۔

(۱۱۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِصَاعَةُ الْفُرْصَةِ غُصَّةٌ۔

(۱۱۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَثَلُ الدُّنْيَا كَمِثْلِ الْحَيَّةِ، لَيِّنٌ مَسْهًا، وَ السَّمُّ النَّاقِعُ فِي جَوْفِهَا، يَهْوِي إِلَيْهَا الْغُرُّ الْجَاهِلُ، وَ يَحْذَرُهَا ذُو اللَّبِّ الْعَاقِلُ!۔

(۱۲۰) وَ هُذَيْلٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَنْ قُرَيْشٍ، فَقَالَ:

أَمَّا بَنُو مَخْرُومٍ فَرِيحَانَةٌ قُرَيْشٍ، تُحِبُّ حَدِيثَ رِجَالِهِمْ، وَ النِّكَاحَ فِي نِسَائِهِمْ. وَ أَمَّا بَنُو عَبْدِ شَمْسٍ فَأَبْعَدُهَا رَأْيًا، وَ أَمْنَعُهَا لِمَا وَرَاءَ ظُهُورِهَا. وَ أَمَّا نَحْنُ فَأَبْذُلُ لِمَا فِي أَيْدِينَا، وَ أَسْخُ عِنْدَ الْمَوْتِ

ہیں، اور یہ (بنی عبد شمس) گنتی میں زیادہ، حیلہ باز اور بد صورت ہوتے ہیں، اور ہم خوش گفتار، خیر خواہ اور خوبصورت ہوتے ہیں۔

(۱۲۱)

ان دونوں قسم کے عملوں میں کتنا فرق ہے: ایک وہ عمل جس کی لذت مٹ جائے لیکن اس کا وبال رہ جائے، اور ایک وہ جس کی سختی ختم ہو جائے لیکن اس کا اجر و ثواب باقی رہے۔

(۱۲۲)

حضرت ایک جنازہ کے پیچھے جا رہے تھے کہ ایک شخص کے ہنسنے کی آواز سنی جس پر آپؐ نے فرمایا:

گویا اس دنیا میں موت ہمارے علاوہ دوسروں کیلئے لکھی گئی ہے، اور گویا یہ حق (موت) دوسروں ہی پر لازم ہے، اور گویا جن مرنے والوں کو ہم دیکھتے ہیں وہ مسافر ہیں جو عنقریب ہماری طرف پلٹ آئیں گے۔ ادھر ہم انہیں قبروں میں اتارتے ہیں ادھر ان کا ترکہ کھانے لگتے ہیں۔ گویا ان کے بعد ہم ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ پھر یہ کہ ہم نے ہر پند و نصیحت کرنے والے کو وہ مرد ہو یا عورت، بھلا دیا ہے اور ہر آفت کا نشانہ بن گئے ہیں۔

(۱۲۳)

خوشا نصیب اس کے کہ جس نے اپنے مقام پر فروتنی اختیار کی، جس کی کمائی پاک و پاکیزہ، نیت نیک اور خصلت و عادت پسندیدہ رہی، جس نے اپنی ضرورت سے بچا ہوا مال خدا کی راہ میں صرف کیا، بے کار باتوں سے اپنی زبان کو روک لیا، مردم آزاری سے کنارہ کش رہا، سنت اسے ناگوار نہ ہوئی اور بدعت کی طرف منسوب نہ ہوا۔

سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: کچھ لوگوں نے اس کلام کو اور اس سے پہلے کلام کو

يَنْفُسِنَا. وَ هُمْ أَكْثَرُ وَ أَمْكَرُ وَ أَنْكَرُ، وَ نَحْنُ أَفْصَحُ وَ أَنْصَحُ وَ أَصْبَحُ.

(۱۲۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

شَتَانِ مَا بَيْنَ عَمَلَيْنِ: عَمَلٍ تَذْهَبُ لَذَّتُهُ وَ تَبْقَى تَبِعَتُهُ، وَ عَمَلٍ تَذْهَبُ مَوْنَتُهُ وَ يَبْقَى أَجْرُهُ.

(۱۲۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ تَبِعَ جَنَازَةً فَسَمِعَ رَجُلًا يَضْحَكُ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

كَانَ الْمَوْتُ فِيهَا عَلَى غَيْرِنَا كُتِبَ، وَ كَانَ الْحَقُّ فِيهَا عَلَى غَيْرِنَا وَجَبَ، وَ كَانَ الَّذِي نَرَى مِنَ الْأَمْوَاتِ سَفَرًا قَلِيلًا إِلَيْنَا رَاجِعُونَ، نُبَوِّئُهُمْ أَجْدَاثَهُمْ، وَ نَأْكُلُ ثَرَاثَهُمْ، كَأَنَّا مُخْلَدُونَ بَعْدَهُمْ، ثُمَّ قَدْ نَسِينَا كُلَّ وَاعِظٍ وَ وَاعِظَةٍ، وَ دُمِينَا بِكُلِّ جَائِحَةٍ!.

(۱۲۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

طَوَّبِي لِمَنْ ذَلَّ فِي نَفْسِهِ، وَ طَابَ كَسْبُهُ، وَ صَلَحَتْ سَرِيرَتُهُ، وَ حَسُنَتْ خَلِيقَتُهُ، وَ أَنْفَقَ الْفُضْلَ مِنْ مَالِهِ، وَ أَمْسَكَ الْفُضْلَ مِنْ لِسَانِهِ، وَ عَزَلَ عَنِ النَّاسِ شَرًّا، وَ وَسَعَتْهُ السَّنَةُ، وَ لَمْ يُنْسَبْ إِلَى الْبِدْعَةِ.

أَقُولُ: وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُنْسَبُ هَذَا الْكَلَامُ

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَذَلِكَ الَّذِي قَبْلَهُ.

(۱۲۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

غَيْبَةُ الْمَرْأَةِ كُفْرٌ، وَغَيْبَةُ الرَّجُلِ إِيْمَانٌ.

(۱۲۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا تُسَبِّنَ الْإِسْلَامَ نِسْبَةً لَمْ يُسَبِّهَا أَحَدٌ قَبْلِي: الْإِسْلَامُ هُوَ التَّسْلِيمُ، وَ التَّسْلِيمُ هُوَ الْيَقِينُ، وَ الْيَقِينُ هُوَ التَّصَدِيقُ، وَ التَّصَدِيقُ هُوَ الْإِقْرَارُ، وَ الْإِقْرَارُ هُوَ الْإِدَاءُ، وَ الْإِدَاءُ هُوَ الْعَمَلُ.

(۱۲۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَجِبْتُ لِلْبَخِيلِ يَسْتَعْجِلُ الْفَقْرَ الَّذِي مِنْهُ هَرَبَ، وَ يَفْؤُتُهُ الْغِنَى الَّذِي إِيَّاهُ طَلَبَ، فَيَعِيشُ فِي الدُّنْيَا عَيْشَ الْفُقَرَاءِ، وَ يُحَاسِبُ فِي الْآخِرَةِ حِسَابَ الْأَغْنِيَاءِ.

وَ عَجِبْتُ لِمُتَكَبِّرِ الدِّينِ كَانَ بِالْأَمْسِ نُطْفَةً وَ يَكُونُ عَدَا جِنْفَةً.

وَ عَجِبْتُ لِمَنْ شَاكَ فِي اللَّهِ، وَ هُوَ يَرَى خَلْقَ اللَّهِ.

وَ عَجِبْتُ لِمَنْ نَسِيَ الْمَوْتَ، وَ هُوَ يَرَى الْمَوْتَ.

وَ عَجِبْتُ لِمَنْ أَنْكَرَ النَّشْأَةَ الْآخِرَى، وَ هُوَ يَرَى النَّشْأَةَ الْأُولَى.

رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے۔

(۱۲۴)

عورت کا غیرت کرنا کفر ہے اور مرد کا غیور ہونا ایمان ہے۔

(۱۲۵)

میں ”اسلام“ کی ایسی صحیح تعریف بیان کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نے بیان نہیں کی: ”اسلام“ سر تسلیم خم کرنا ہے، اور سر تسلیم جھکانا یقین ہے، اور یقین تصدیق ہے، اور تصدیق اعتراف ہے، اور اعتراف فرض کی بجا آوری ہے، اور فرض کی بجا آوری عمل ہے۔

(۱۲۶)

مجھے تعجب ہوتا ہے بخیل پر کہ وہ جس فقر و ناداری سے بھاگنا چاہتا ہے اس کی طرف تیزی سے بڑھتا ہے اور جس ثروت و خوشحالی کا طالب ہوتا ہے وہی اس کے ہاتھ سے نکل جاتی ہے۔ وہ دنیا میں فقیروں کی سی زندگی بسر کرتا ہے اور آخرت میں دولت مندوں کا سا اس سے محاسبہ ہوگا۔

اور مجھے تعجب ہوتا ہے متکبر و مغرور پر کہ جو کل ایک نطفہ تھا اور کل کو مردار ہوگا۔

اور مجھے تعجب ہے اس پر جو اللہ کی پیدا کی ہوئی کائنات کو دیکھتا ہے اور پھر اس کے وجود میں شک کرتا ہے۔

اور تعجب ہے اس پر کہ جو مرنے والوں کو دیکھتا ہے اور پھر موت کو بھولے ہوئے ہے۔

اور تعجب ہے اس پر کہ جو پہلی پیدائش کو دیکھتا ہے اور پھر دوبارہ اٹھائے جانے سے انکار کرتا ہے۔

اور تعجب ہے اس پر جو سرائے فانی کو آباد کرتا ہے اور منزل جاودانی کو چھوڑ دیتا ہے۔

(۱۲۷)

جو عمل میں کوتاہی کرتا ہے وہ رنج و اندوہ میں مبتلا رہتا ہے، اور جس کے مال و جان میں اللہ کا کچھ حصہ نہ ہو اللہ کو ایسے کی کوئی ضرورت نہیں۔

(۱۲۸)

شروع سردی میں سردی سے احتیاط کرو اور آخر میں اس کا خیر مقدم کرو، کیونکہ سردی جسموں میں وہی کرتی ہے جو وہ درختوں میں کرتی ہے کہ ابتدا میں درختوں کو جھلس دیتی ہے اور انتہا میں سرسبز و شاداب کرتی ہے۔

(۱۲۹)

اللہ کی عظمت کا احساس تمہاری نظروں میں کائنات کو حقیر و پست کر دے۔

(۱۳۰)

صفین سے ملتے ہوئے کوفہ سے باہر قبرستان پر نظر پڑی تو فرمایا:

اے وحشت افزا گھروں، اجڑے مکانوں اور اندھیری قبروں کے رہنے والو! اے خاک نشینو! اے عالم غربت کے ساکنو! اے تنہائی اور الجھن میں بسر کرنے والو! تم تیز رو ہو جو ہم سے آگے بڑھ گئے ہو اور ہم تمہارے نقش قدم پر چل کر تم سے ملا چاہتے ہیں۔ اب صورت یہ ہے کہ گھروں میں دوسرے بس گئے ہیں، بیویوں سے اوروں نے نکاح کر لئے ہیں اور تمہارا مال و اسباب تقسیم

وَعَجِبْتُ لِعَامِرٍ دَارِ الْفَنَاءِ، وَتَارِكِ دَارِ الْبَقَاءِ!

(۱۲۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ قَصَرَ فِي الْعَمَلِ ابْتُلِيَ بِالْهَمِّ، وَلَا حَاجَةَ لِلَّهِ فَيَمُنْ لَيْسَ لِلَّهِ فِي مَالِهِ وَنَفْسِهِ نَصِيبٌ.

(۱۲۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

تَوَقَّؤُا الْبُزْدَ فِيْ أَوَّلِهِ، وَ تَلَقَّؤُهُ فِيْ آخِرِهِ، فَإِنَّهُ يَفْعَلُ فِي الْإِبْدَانِ كَفِعْلِهِ فِي الْأَشْجَارِ، أَوَّلُهُ يُحْرِقُ وَ آخِرُهُ يُورِقُ.

(۱۲۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَظَمُ الْخَالِقِ عِنْدَكَ يُصَغِّرُ الْمَخْلُوقَ فِي عَيْنِكَ.

(۱۳۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ قَدْ رَجَعَ مِنْ صَفَيْنَ، فَأَشْرَفَ عَلَى الْقُبُورِ بِظَاهِرِ الْكُوفَةِ:

يَا أَهْلَ الدِّيَارِ الْبُوحِشَةِ، وَ الْمَحَالِّ الْمُفْغِرَةِ، وَ الْقُبُورِ الْمُظْلِمَةِ. يَا أَهْلَ التُّزْبَةِ، يَا أَهْلَ الْغُرْبَةِ، يَا أَهْلَ الْوَحْدَةِ، يَا أَهْلَ الْوَحْشَةِ، أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ سَابِقٌ، وَ نَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ لَاحِقٌ. أَمَّا الدُّوْرُ فَقَدْ سَكِنَتْ، وَ أَمَّا الْأَزْوَاجُ فَقَدْ نِكَحَتْ، وَ أَمَّا الْأَمْوَالُ

ہو چکا ہے۔ یہ تو ہمارے یہاں کی خبر ہے، اب تم کہو کہ تمہارے یہاں کی کیا خبر ہے؟

پھر حضرت اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر انہیں بات کرنے کی اجازت دی جائے تو یہ تمہیں بتائیں گے کہ: ”بہترین زادراہ تقویٰ ہے۔“

(۱۳۱)

ایک شخص کو دنیا کی برائی کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: اے دنیا کی برائی کرنے والے! اس کے فریب میں مبتلا ہونے والے! اور اس کی غلط سلط باتوں کے دھوکے میں آنے والے! تم اس پر گرویدہ بھی ہوتے ہو اور پھر اس کی مذمت بھی کرتے ہو۔ کیا تم دنیا کو مجرم ٹھہرانے کا حق رکھتے ہو؟ یا وہ تمہیں مجرم ٹھہرائے تو حق بجانب ہے؟ دنیا نے کب تمہارے ہوش و حواس سلب کئے اور کس بات سے فریب دیا؟ کیا ہلاکت و کھنگی سے تمہارے باپ دادا کے بے جان ہو کر گرنے سے یا مٹی کے نیچے تمہاری ماؤں کی خوابگا ہوں سے؟ کتنی تم نے بیماروں کی دیکھ بھال کی اور کتنی دفعہ خود بیمار داری کی، تم ان کیلئے شفا کے خواہشمند تھے اور طبیبوں سے دوا دارو پوچھتے پھرتے تھے۔ اس صبح کو کہ جب نہ دوا کار گر ہوتی نظر آتی تھی اور نہ تمہارا رونا دھونا ان کیلئے کچھ مفید تھا۔ ان میں سے کسی ایک کیلئے بھی تمہارا اندیشہ فائدہ مند ثابت نہ ہو سکا اور تمہارا مقصد حاصل نہ ہوا اور اپنی چارہ سازی سے تم موت کو اس بیمار سے ہٹانہ سکے، تو دنیا نے تو اس کے پردہ میں خود تمہارا انجام اور اس کے ہلاک ہونے سے خود تمہاری ہلاکت کا نقشہ تمہیں دکھایا دیا۔

بلاشبہ دنیا اس شخص کیلئے جو باور کرے سچائی کا گھر ہے، اور جو اس

فَقَدْ قَسِمْتُ. هَذَا خَبَرُ مَا عِنْدَنَا، فَمَا خَبَرُ مَا عِنْدَكُمْ؟

ثُمَّ انْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَمَّا لَوْ أُذِنَ لَهُمْ فِي الْكَلَامِ لَأَخْبَرُواكُمْ: أَنَّ «خَيْرَ الرِّادِ التَّقْوَى».

(۱۳۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَقَدْ سَمِعَ رَجُلًا يَذُمُّ الدُّنْيَا: أَيُّهَا الدَّامُ لِلدُّنْيَا، الْمُغْتَرُّ بِغُرِّهَا، الْمَحْدُوعُ بِأَبَاطِيلِهَا! اتَّغَتَّرَ بِالدُّنْيَا ثُمَّ تَذَمَّهَا. أَنْتَ الْمُتَجَرِّمُ عَلَيْهَا، أَمْ هِيَ الْمُتَجَرِّمَةُ عَلَيْكَ؟ مَتَى اسْتَهْوَتْكَ؟ أَمْ مَتَى غَوَّتَكَ؟ أَمْ بِمَصَارِعِ آبَائِكَ مِنَ الْبُلَى؟ أَمْ بِمَضَاجِعِ أُمَّهَاتِكَ تَحْتَ الثَّرَى؟ كَمْ عَلَلَّتْ بِكَفِّكَ؟ وَ كَمْ مَرَّضَتْ بِبَيْدِكَ؟ تَبَغَّى لَهُمُ الشِّفَاءُ، وَ تَسْتَوْصِفُ لَهُمُ الْأَطِبَّاءُ، غَدَاةً لَا يُغْنِي عَنْهُمْ دَوَاؤُكَ، وَ لَا يُجْدِي عَلَيْهِمْ بُكَاءُكَ، لَمْ يَنْفَعْ أَحَدَهُمْ إِشْفَاؤُكَ، وَ لَمْ تُسَعِفْ بِطَلَبَتِكَ، وَ لَمْ تَدْفَعْ عَنْهُ بِقُوَّتِكَ! وَ قَدْ مَثَلْتَ لَكَ بِهِ الدُّنْيَا نَفْسَكَ، وَ بِمَصْرَعِهِ مَصْرَعَكَ.

إِنَّ الدُّنْيَا دَارُ صِدْقٍ لِمَنْ صَدَقَهَا،

کی ان باتوں کو سمجھے اس کیلئے امن و عافیت کی منزل ہے، اور جو اس سے زاوِ راہ حاصل کر لے اس کیلئے دوامندی کی منزل ہے، اور جو اس سے نصیحت حاصل کرے اس کیلئے وعظ و نصیحت کا محل ہے۔ وہ دوستانِ خدا کیلئے عبادت کی جگہ، اللہ کے فرشتوں کیلئے نماز پڑھنے کا مقام، وحی الہی کی منزل اور اولیاء اللہ کی تجارت گاہ ہے۔ انہوں نے اس میں فضل و رحمت کا سودا کیا اور اس میں رہتے ہوئے جنت کو فائدہ میں حاصل کیا۔

تو اب کون ہے جو دنیا کی برائی کرے، جبکہ اس نے اپنے جدا ہونے کی اطلاع دے دی ہے، اور اپنی علیحدگی کا اعلان کر دیا ہے، اور اپنے بسنے والوں کی موت کی خبر دے دی ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی ابتلا سے ابتلا کا پتہ دیا ہے، اور اپنی مسرتوں سے آخرت کی مسرتوں کا شوق دلایا ہے۔ وہ رغبت دلانے اور ڈرانے، خوفزدہ کرنے اور متنبہ کرنے کیلئے شام کو امن و عافیت کا اور صبح کو درد و اندوہ کا پیغام لے کر آتی ہے۔ تو جن لوگوں نے شرمسار ہو کر صبح کی وہ اس کی برائی کرنے لگے اور دوسرے لوگ قیامت کے دن اس کی تعریف کریں گے کہ دنیا نے ان کو آخرت کی یاد دلائی تو انہوں نے یاد رکھا اور اس نے انہیں خبر دی تو انہوں نے تصدیق کی اور اس نے انہیں پسند و نصیحت کی تو انہوں نے نصیحت حاصل کی۔

(۱۳۲)

اللہ کا ایک فرشتہ ہر روز یہ ندا کرتا ہے کہ: موت کیلئے اولاد پیدا کرو، برباد ہونے کیلئے جمع کرو اور تباہ ہونے کیلئے عمارتیں کھڑی کرو۔

وَ دَارُ عَافِيَةٍ لِّمَن فَهَمَ عَنْهَا،
وَ دَارُ غِنًى لِّمَن تَزَوَّدَ مِنْهَا، وَ دَارُ
مَوْعِظَةٍ لِّمَن اتَّعَظَ بِهَا، مَسْجِدُ أَحِبَّاءِ
اللَّهِ، وَ مُصَلًّى مَلَائِكَةِ اللَّهِ، وَ مَهْبِطُ
وَحْيِ اللَّهِ، وَ مَتَجَرُّ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ،
اِكْتَسَبُوا فِيهَا الرَّحْمَةَ، وَ رَبِحُوا
فِيهَا الْجَنَّةَ.

فَمَنْ ذَا يَذُمُّهَا وَ قَدْ اَدْنَتْ
بَيْنِهَا، وَ نَادَتْ بِفِرَاقِهَا، وَ نَعَتْ نَفْسَهَا
وَ أَهْلَهَا، فَبَثَلَتْ لَهُمْ بِبَلَائِهَا الْبَلَاءَ،
وَ شَوَّقَتْهُمْ بِسُرُورِهَا إِلَى السُّرُورِ!
رَاحَتْ بِعَافِيَةٍ، وَ ابْتَكَرَتْ
بِفَجْيعَةٍ، تَرْغِيبًا وَ تَرْهِيبًا،
وَ تَحْوِيفًا وَ تَحْذِيرًا، فَذَمَّهَا رِجَالُ
غَدَاةِ النَّدَامَةِ، وَ حَمَدَهَا آخِرُونَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ذَكَرَتْهُمْ الدُّنْيَا
فَتَذَكَّرُوا، وَ حَدَّثَتْهُمْ فَصَدَّقُوا، وَ
وَعَظَّتْهُمْ فَاتَّعَظُوا.

(۱۳۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ لِلَّهِ مَلَكًا يُنَادِي فِي كُلِّ يَوْمٍ: لِدُّوا
لِلْمَوْتِ، وَاجْمَعُوا لِلْفَنَاءِ، وَابْنُوا لِلْخَرَابِ.

(۱۳۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الدُّنْيَا دَارُ مَمَرٍ إِلَى دَارٍ مَقَرٍّ، وَ النَّاسُ فِيهَا رَجُلَانِ: رَجُلٌ بَاعَ فِيهَا نَفْسَهُ فَأَوْبَقَهَا، وَ رَجُلٌ ابْتَنَعَ نَفْسَهُ فَأَعْتَظَهَا.

(۱۳۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا يَكُونُ الصَّدِيقُ صَدِيقًا حَتَّى يَحْفَظَ أَخَاهُ فِي ثَلَاثٍ: فِي كُتْبَتِهِ، وَ غَيْبَتِهِ، وَ وَفَاتِهِ.

(۱۳۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ أُعْطِيَ أَرْبَعًا لَمْ يُحَرِّمْ أَرْبَعًا: مَنْ أُعْطِيَ الدُّعَاءَ لَمْ يُحَرِّمْ الْإِجَابَةَ، وَ مَنْ أُعْطِيَ التَّوْبَةَ لَمْ يُحَرِّمْ الْقَبُولَ، وَ مَنْ أُعْطِيَ الْإِسْتِغْفَارَ لَمْ يُحَرِّمْ الْمَغْفِرَةَ، وَ مَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ لَمْ يُحَرِّمْ الزِّيَادَةَ.

وَ تَصَدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، قَالَ اللَّهُ فِي الدُّعَاءِ: ﴿ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۖ﴾، وَ قَالَ فِي الْإِسْتِغْفَارِ: ﴿وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا﴾، وَ قَالَ فِي الشُّكْرِ: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾، وَ قَالَ فِي التَّوْبَةِ: ﴿إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَ كَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾.

(۱۳۳)

”دنیا“ اصل منزل قرار کیلئے ایک گزرگاہ ہے۔ اس میں دو قسم کے لوگ ہیں: ایک وہ جنہوں نے اس میں اپنے نفس کو بیچ کر ہلاک کر دیا اور ایک وہ جنہوں نے اپنے نفس کو خرید کر آزاد کر دیا۔

(۱۳۴)

دوست اس وقت تک دوست نہیں سمجھا جاسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کی تین موقعوں پر نگہداشت نہ کرے: مصیبت کے موقع پر، اس کے پس پشت اور اس کے مرنے کے بعد۔

(۱۳۵)

جس شخص کو چار چیزیں عطا ہوئی ہیں وہ چار چیزوں سے محروم نہیں رہتا: جو دُعا کرے وہ قبولیت سے محروم نہیں ہوتا، جسے توبہ کی توفیق ہو وہ مقبولیت سے ناامید نہیں ہوتا، جسے استغفار نصیب ہو وہ مغفرت سے محروم نہیں ہوتا، اور جو شکر کرے وہ اضافہ سے محروم نہیں ہوتا۔

اور اس کی تصدیق قرآن مجید سے ہوتی ہے: چنانچہ دُعا کے متعلق ارشاد الہی ہے: ”تم مجھ سے مانگو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا۔“ اور استغفار کے متعلق ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص کوئی برا عمل کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اللہ سے مغفرت کی دُعا مانگے تو وہ اللہ کو بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا۔“ اور شکر کے بارے میں فرمایا ہے: ”اگر تم شکر کرو گے تو میں تم پر (نعمت میں) اضافہ کروں گا۔“ اور توبہ کیلئے فرمایا ہے: ”اللہ ان ہی لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جو جہالت کی بنا پر کوئی بری حرکت کر بیٹھیں، پھر جلدی سے توبہ کر لیں تو خدا ایسے لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔“

(۱۳۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الصَّلَاةُ قُزْبَانُ كُلِّ تَقِيٍّ، وَالْحَجُّ جِهَادُ كُلِّ ضَعِيفٍ، وَلِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ، وَزَكَاةُ الْبَدَنِ الصِّيَامُ، وَجِهَادُ الْمَرْأَةِ حُسْنُ التَّبَعْلِ.

(۱۳۶)

نماز ہر پرہیزگار کیلئے باعث تقرب ہے اور حج ہر ضعیف و ناتواں کا جہاد ہے۔ ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے اور عورت کا جہاد شوہر سے حسن معاشرت ہے۔

(۱۳۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اسْتَنْزِلُوا الرِّزْقَ بِالصَّدَقَةِ.

(۱۳۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ آيَقَنَ بِالْخَلْفِ جَادَ بِالْعَطِيَّةِ.

(۱۳۷)

صدقہ کے ذریعہ روزی طلب کرو۔

(۱۳۸)

جسے عوض کے ملنے کا یقین ہو وہ عطیہ دینے میں دریا دلی دکھاتا ہے۔

(۱۳۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

تَنْزِلُ الْمَعُونَةِ عَلَى قَدْرِ الْمُؤْنَةِ.

(۱۴۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ.

(۱۴۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَلَّةُ الْعِيَالِ أَحَدُ الْيَسَارِينِ.

(۱۴۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

التَّوَدُّدُ نِصْفُ الْعَقْلِ.

(۱۴۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَلْهَمُ نِصْفُ الْهَرَمِ.

(۱۳۹)

جتنا خرچ ہوتی ہی امداد ملتی ہے۔

(۱۴۰)

جو میانہ روی اختیار کرتا ہے وہ محتاج نہیں ہوتا۔

(۱۴۱)

متعلقین کی کمی و قسموں میں سے ایک قسم کی آسودگی ہے۔

(۱۴۲)

میل محبت پیدا کرنا عقل کا نصف حصہ ہے۔

(۱۴۳)

غم آدھا بڑھا پایا ہے۔

(۱۴۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَنْزِلُ الصَّبْرُ عَلَى قَدْرِ الْمُصِيبَةِ، وَمَنْ ضَرَبَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ عِنْدَ مُصِيبَتِهِ حَبِطَ عَمَلُهُ.

(۱۴۴)

مصیبت کے اندازہ پر (اللہ کی طرف سے) صبر کی ہمت حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص مصیبت کے وقت ران پر ہاتھ مارے اس کا عمل اکارت جاتا ہے۔

(۱۳۵)

بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں روزوں کا ثمرہ بھوک پیاس کے علاوہ کچھ نہیں ملتا، اور بہت سے عابد شب زندہ دار ایسے ہیں جنہیں عبادت کے نتیجے میں جاگنے اور زحمت اٹھانے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ زیرک و دانا لوگوں کا سونا اور روزہ نہ رکھنا بھی قابل ستائش ہوتا ہے۔

(۱۳۶)

صدقہ سے اپنے ایمان کی نگہداشت اور زکوٰۃ سے اپنے مال کی حفاظت کرو، اور دُعا سے مصیبت و ابتلا کی لہروں کو دور کرو۔

(۱۳۷)

کمیل ابن زیاد نخعی کہتے ہیں کہ: امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور قبرستان کی طرف لے چلے۔ جب آبادی سے باہر نکلے تو ایک لمبی آہ کی۔ پھر فرمایا:

اے کمیل! یہ دل اسرار و حکم کے ظروف ہیں۔ ان میں سب سے بہتر وہ ہے جو زیادہ نگہداشت کرنے والا ہو۔ لہذا تو جو میں تمہیں بتاؤں اسے یاد رکھنا:

دیکھو! تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں: ایک عالم ربانی، دوسرا متعلم کہ جو نجات کی راہ پر برقرار رہے اور تیسرا عوام الناس کا وہ پست گروہ ہے کہ جو ہر پکارنے والے کے پیچھے ہولیتا ہے اور ہر ہوا کے رخ پر مڑ جاتا ہے، نہ انہوں نے نور علم سے کسب ضیاء کیا، نہ کسی مضبوط سہارے کی پناہ لی۔

(۱۴۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَالظَّمَا، وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ وَالْعَنَاءُ، حَبْدًا نَوْمُ الْاَكْيَاسِ وَافْطَارُهُمْ.

(۱۴۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

سُوسُوا اِيْمَانَكُمْ بِالصَّدَقَةِ، وَحَصِّنُوا اَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ، وَادْفَعُوا اَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالْدُّعَاءِ.

(۱۴۷) وَمِنْ كَلَامِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِكَمِيلِ بْنِ زِيَادٍ السَّخَعِيِّ، قَالَ كُمَيْلُ بْنُ زِيَادٍ: اخَذَ بِيَدِي اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَخْرَجَنِي إِلَى الْجُبَابِ، فَلَمَّا أَصْحَرَ تَنَفَّسَ الصُّعْدَاءُ ثُمَّ قَالَ: يَا كُمَيْلُ بْنُ زِيَادٍ! إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ أَوْعِيَةٌ، فَخَبِرْهَا أَوْعَاهَا، فَاحْفَظْ عَنِّي مَا أَقُولُ لَكَ:

النَّاسُ ثَلَاثَةٌ: فَعَالِمٌ رَبَّانِيٌّ، وَمُتَعَلِّمٌ عَلَى سَبِيلِ نَجَاةٍ، وَهَبَّجٌ رَعَا، أَتْبَاعُ كُلِّ نَاعِقٍ، يَبِيلُونَ مَعَ كُلِّ رِيحٍ، لَمْ يَسْتَضِيئُوا بِنُورِ الْعِلْمِ، وَلَمْ يَلْجَأُوا إِلَى رُكْنٍ وَثِيقٍ.

يَا كَمِيلُ! الْعِلْمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ: الْعِلْمُ
يَحْرُسُكَ وَ أَنْتَ تَحْرُسُ الْمَالَ، وَ الْمَالَ
تَنْقُصُهُ النَّفَقَةُ، وَ الْعِلْمُ يَزُكُّكَ عَلَى
الْإِنْفَاقِ، وَ صَنِيعُ الْمَالِ يَزُولُ بِزَوَالِهِ.

يَا كَمِيلُ بَنَ زِيَادٍ! مَعْرِفَةُ الْعِلْمِ دِينٌ
يُثَبِّتُ بِهِ، بِهِ يَكْسِبُ الْإِنْسَانُ الطَّاعَةَ فِي
حَيَاتِهِ، وَ جَبِيلُ الْأُحْدُوَّةِ بَعْدَ وَفَاتِهِ، وَ
الْعِلْمُ حَاكِمٌ، وَ الْمَالُ مَحْكُومٌ عَلَيْهِ.

يَا كَمِيلُ! هَلَكَ خُزَّانُ الْأَمْوَالِ وَ هُمْ
أَحْيَاءُ، وَ الْعُلَمَاءُ بَاقُونَ مَا بَقِيَ الدَّهْرُ:
أَعْيَانُهُمْ مَفْقُودَةٌ، وَ أَمْثَالُهُمْ فِي الْقُلُوبِ
مَوْجُودَةٌ.

هَآ! إِنَّ هُهُنَا لَعِلْمًا جَمًّا
(وَ أَشَارَ إِلَى صَدْرِهِ:) لَوْ أَصَبْتُ لَهُ
حِمْلَةً!

بَلَى أَصَبْتُ لِقِنًا غَيْرَ مَأْمُونٍ عَلَيْهِ،
مُسْتَعْبِلًا آلَةَ الدِّينِ لِلدُّنْيَا، وَ مُسْتَظْهِرًا
بِنِعْمِ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ، وَ بِحُجَجِهِ عَلَى
أَوْلِيَآئِهِ، أَوْ مُنْقَادًا لِحِمْلَةِ الْحَقِّ، لَا بَصِيرَةَ
لَهُ فِي أَحْنَآئِهِ، يَنْقَدِحُ الشَّكُّ فِي قَلْبِهِ لِأَوَّلِ
عَارِضٍ مِّنْ شُبْهَةٍ.

أَلَا لَا ذَا وَ لَا ذَاكَ!
أَوْ مِنْهُمَّا بِاللَّذَّةِ، سَلِسَ الْقِيَادِ

اے کمیل! یاد رکھو کہ علم مال سے بہتر ہے، (کیونکہ) علم تمہاری
نگہداشت کرتا ہے اور مال کی تمہیں حفاظت کرنا پڑتی ہے، اور مال
خرچ کرنے سے گھٹتا ہے لیکن علم صرف کرنے سے بڑھتا ہے، اور مال
و دولت کے نتائج و اثرات مال کے فنا ہونے سے فنا ہو جاتے ہیں۔

اے کمیل! علم کی شناسائی ایک دین ہے کہ جس کی اقتدا کی جاتی
ہے۔ اسی سے انسان اپنی زندگی میں دوسروں سے اپنی اطاعت منواتا
ہے اور مرنے کے بعد نیک نامی حاصل کرتا ہے۔ یاد رکھو کہ علم حاکم ہوتا
ہے اور مال محکوم۔

اے کمیل! مال اکٹھا کرنے والے زندہ ہونے کے باوجود مردہ
ہوتے ہیں اور علم حاصل کرنے والے رہتی دنیا تک باقی رہتے ہیں۔
بے شک ان کے اجسام نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں مگر ان کی
صورتیں دلوں میں موجود رہتی ہیں۔

(اسکے بعد حضرت نے اپنے سینہ اقدس کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا:
دیکھو! یہاں علم کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے، کاش! اس کے اٹھانے
والے مجھے مل جاتے۔

ہاں ملا کوئی تو یا ایسا جو ذہین تو ہے مگر ناقابل اطمینان ہے اور جو دنیا
کیلئے دین کو آلہ کار بنانے والا ہے اور اللہ کی ان نعمتوں کی وجہ سے اس
کے بندوں پر اور اس کی حجتوں کی وجہ سے اس کے دوستوں پر تفوق و
برتری جتانے والا ہے۔ یا جو اب حق و دانش کا مطیع تو ہے مگر اس کے
دل کے گوشوں میں بصیرت کی روشنی نہیں ہے، بس ادھر ذرا سا شبہ عارض
ہوا کہ اس کے دل میں شکوک و شبہات کی چنگاریاں بھڑکنے لگیں۔

تو معلوم ہونا چاہیے کہ نہ یہ اس قابل ہے اور نہ وہ اس قابل ہے۔
یا ایسا شخص ملتا ہے کہ جو لذتوں پر مٹا ہوا ہے اور بآسانی خواہش

نفسانی کی راہ پر کھینچ جانے والا ہے۔ یا ایسا شخص جو جمع آوری و ذخیرہ اندوزی پر جان دیئے ہوئے ہے۔

یہ دونوں بھی دین کے کسی امر کی رعایت و پاسداری کر نیوالے نہیں ہیں۔ ان دونوں سے انتہائی قریبی شباہت چرنیوالے چوپائے رکھتے ہیں۔ اسی طرح تو علم کے خزانہ داروں کے مرنے سے علم ختم ہو جاتا ہے۔ ہاں! مگر زمین ایسے فرد سے خالی نہیں رہتی کہ جو خدا کی حجت کو برقرار رکھتا ہے۔ چاہے وہ ظاہر و مشہور ہو، یا خائف و پناہ، تاکہ اللہ کی دلیلیں اور نشان مٹنے نہ پائیں۔

اور وہ ہیں ہی کتنے اور کہاں پر ہیں؟ خدا کی قسم! وہ تو گنتی میں بہت تھوڑے ہوتے ہیں اور اللہ کے نزدیک قدر و منزلت کے لحاظ سے بہت بلند۔ خداوند عالم ان کے ذریعہ سے اپنی جنتوں اور نشانیوں کی حفاظت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ان کو اپنے ایسوں کے سپرد کر دیں اور اپنے ایسوں کے دلوں میں انہیں بودیں۔ علم نے انہیں ایک دم حقیقت و بصیرت کے انکشافات تک پہنچا دیا ہے۔ وہ یقین و اعتماد کی روح سے گھل مل گئے ہیں اور ان چیزوں کو جنہیں آرام پسند لوگوں نے دشوار قرار دے رکھا تھا اپنے لئے سہل و آسان سمجھ لیا ہے، اور جن چیزوں سے جاہل بھڑک اٹھتے ہیں ان سے وہ جی لگائے بیٹھے ہیں۔ وہ ایسے جسموں کے ساتھ دنیا میں رہتے سہتے ہیں کہ جن کی رو میں ملاءِ اعلیٰ سے وابستہ ہیں۔ یہی لوگ تو زمین میں اللہ کے نائب اور اسکے دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔ ہائے ان کی دید کیلئے میرے شوق کی فراوانی!۔

(پھر حضرت نے کمیل سے فرمایا: اے کمیل! مجھے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا، اب جس وقت چاہو واپس جاؤ۔

لِلشَّهْوَةِ، أَوْ مُغْرَمًا بِالْجَمْعِ
وَالْإِدْخَارِ.

لَيْسَا مِنْ رُعَاةِ الدِّينِ فِي شَيْءٍ، أَقْرَبُ شَيْءٍ
شَبَّهًا بِهِمَا الْأَنْعَامُ السَّائِمَةُ! كَذَلِكَ يَمُوتُ
الْعِلْمُ بِمَوْتِ حَامِلِيهِ.

اللَّهُمَّ بَلِّ! لَا تَخْلُو الْأَرْضَ مِنْ قَائِمٍ
لِلَّهِ بِحُجَّةٍ، إِمَّا ظَاهِرًا مَشْهُورًا، أَوْ خَائِفًا
مَغْمُورًا، لَعَلَّا تَبْطُلَ حُجُجُ اللَّهِ وَبَيِّنَاتُهُ.

وَكَمْ ذَا وَآيِنٌ أُولَئِكَ؟ أُولَئِكَ - وَاللَّهِ -
الْأَقَلُّونَ عَدَدًا، وَ الْأَعْظَمُونَ عِنْدَ اللَّهِ
قَدْرًا، يَحْفَظُ اللَّهُ بِهِمْ حُجَجَهُ وَبَيِّنَاتِهِ،
حَتَّى يُودِعُوهَا نُظَرَآءَهُمْ، وَ يَزُرُّعُوهَا
فِي قُلُوبِ أَشْبَاهِهِمْ، هَجَمَ بِهِمْ
الْعِلْمُ عَلَى حَقِيقَةِ الْبَصِيرَةِ، وَ بَاشَرُوا رُوحَ
الْيَقِينِ، وَ اسْتَلَانُوا مَا اسْتَوْعَرَهُ
الْمُتَرَفُّونَ، وَ أُنْسُوا بِمَا اسْتَوْحَشَ مِنْهُ
الْجَاهِلُونَ، وَ صَحَبُوا الدُّنْيَا بِأَبْدَانٍ
أَرْوَاحُهَا مُعَلَّقَةٌ بِالْمَحَلِّ الْأَعْلَى، أُولَئِكَ
خُلَفَاءُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ، وَ الدَّعَاةُ إِلَى دِينِهِ، أِهْ
إِهْ شَوْقًا إِلَى رُؤْيَيْهِمْ!.

إِنْصَرِفْ يَا كَمِيلُ إِذَا شِئْتَ.

(۱۴۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْمَرْءُ مَخْبُوءٌ تَحْتَ لِسَانِهِ.

(۱۴۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

هَلَكَ امْرُؤٌ لَمْ يَعْرِفْ قَدْرَهُ.

(۱۵۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِرَجُلٍ سَأَلَهُ أَنْ يَعْطَهُ:

لَا تَكُنْ مِمَّنْ يَزُجُّ الْأَخْرَةَ بِغَيْرِ الْعَمَلِ،
وَيُرَجَّى التَّوْبَةُ بِطُولِ الْأَمَلِ، يَقُولُ فِي
الدُّنْيَا بِقَوْلِ الزَّاهِدِينَ، وَ يَعْمَلُ فِيهَا
بِعَمَلِ الرَّاعِيَيْنِ، إِنْ أُعْطِيَ مِنْهَا لَمْ يَشْبَعْ،
وَ إِنْ مُنِعَ مِنْهَا لَمْ يَقْنَعْ، يَعْجِزُ عَنْ شُكْرِ
مَا أُوتِيَ، وَيَبْتَغِي الزِّيَادَةَ فَيَبْأَقَى.

يَنْهَى وَ لَا يَنْتَهَى، وَ يَأْمُرُ بِمَا
لَا يَأْتِي، يُحِبُّ الصَّالِحِينَ وَ لَا
يَعْمَلُ عَمَلَهُمْ، وَ يُبْغِضُ الْمُنْذِبِينَ
وَ هُوَ أَحَدُهُمْ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ لِكثْرَةِ
ذُنُوبِهِ، وَ يَقْبِضُ عَلَى مَا يَكْرَهُ
الْمَوْتَ لَهُ.

إِنْ سَقَمَ ظَلَّ نَادِمًا، وَ إِنْ
صَحَّ آمَنَ لَا هِيَا، يُعْجِبُ بِنَفْسِهِ
إِذَا عُوْفِي، وَ يَقْنَطُ إِذَا ابْتُلِيَ، إِنْ
أَصَابَهُ بَلَاءٌ دَعَا مُضْطَرًّا،
وَ إِنْ نَالَ رَحَاءً أَعْرَضَ

(۱۴۸)

انسان اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوا ہے۔

(۱۴۹)

جو شخص اپنی قدر و منزلت کو نہیں پہچانتا وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

(۱۵۰)

ایک شخص نے آپ سے پند و مواعظ کی درخواست کی تو فرمایا:

تم کو ان لوگوں میں سے نہ ہونا چاہیے کہ جو عمل کے بغیر حسن انجام
کی امید رکھتے ہیں اور امیدیں بڑھا کر توبہ کو تاخیر میں ڈال دیتے
ہیں۔ جو دنیا کے بارے میں زاہدوں کی سی باتیں کرتے ہیں مگر ان کے
اعمال دنیا طلبیوں کے سے ہوتے ہیں۔ اگر دنیا انہیں ملے تو وہ سیر نہیں
ہوتے اور اگر نہ ملے تو قناعت نہیں کرتے۔ جو انہیں ملا ہے اس پر شکر
سے قاصر رہتے ہیں اور جو نفع رہا اس کے اضافہ کے خواہشمند رہتے ہیں۔
دوسروں کو منع کرتے ہیں اور خود باز نہیں آتے اور دوسروں کو حکم
دیتے ہیں ایسی باتوں کا جنہیں خود بجا نہیں لاتے۔ نیکوں کو دوست
رکھتے ہیں مگر ان کے سے اعمال نہیں کرتے اور گنہگاروں سے نفرت و
عناد رکھتے ہیں حالانکہ وہ خود انہی میں داخل ہیں۔ اپنے گناہوں کی
کثرت کے باعث موت کو برا سمجھتے ہیں مگر جن گناہوں کی وجہ سے
موت کو ناپسند کرتے ہیں انہی پر قائم ہیں۔

اگر بیمار پڑتے ہیں تو پشیمان ہوتے ہیں اور تندرست ہوتے ہیں تو
مطمئن ہو کر کھیل کود میں پڑ جاتے ہیں۔ جب بیماری سے چھڑکا رہا پاتے
ہیں تو اترانے لگتے ہیں اور مبتلا ہوتے ہیں تو ان پر مایوسی چھا جاتی
ہے۔ جب کسی سختی و ابتلا میں پڑتے ہیں تو لاچار و بے بس ہو کر دُعائیں
مانگتے ہیں اور جب فراخ دستی نصیب ہوتی ہے تو فریب میں مبتلا ہو کر

مُغْتَرًّا،

منہ پھیر لیتے ہیں۔

ان کا نفس خیالی باتوں پر انہیں قابو میں لے آتا ہے اور وہ یقیناً باتوں پر اسے نہیں دبا لیتے۔ دوسروں کیلئے ان کے گناہ سے زیادہ خطرہ محسوس کرتے ہیں اور اپنے لئے اپنے اعمال سے زیادہ جزا کے متوقع رہتے ہیں۔ اگر مالدار ہو جاتے ہیں تو اترانے لگتے ہیں اور فتنہ و گمراہی میں پڑ جاتے ہیں اور اگر فقیر ہو جاتے ہیں تو ناامید ہو جاتے ہیں اور سستی کرنے لگتے ہیں۔ جب عمل کرتے ہیں تو اس میں سستی کرتے ہیں اور جب مانگنے پر آتے ہیں تو اصرار میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔

اگر ان پر خواہش نفسانی کا غلبہ ہوتا ہے تو گناہ جلد سے جلد کرتے ہیں اور توبہ کو تعویق میں ڈالتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی مصیبت لاحق ہوتی ہے تو جماعت اسلامی کے خصوصی امتیازات سے الگ ہو جاتے ہیں۔ عبرت کے واقعات بیان کرتے ہیں مگر خود عبرت حاصل نہیں کرتے اور وعظ و نصیحت میں زور باندھتے ہیں مگر خود اس نصیحت کا اثر نہیں لیتے۔ چنانچہ وہ بات کرنے میں تو اونچے رہتے ہیں مگر عمل میں کم ہی کم رہتے ہیں۔ فانی چیزوں میں نفسی نفسی کرتے ہیں اور باقی رہنے والی چیزوں میں سہل انگاری سے کام لیتے ہیں۔ وہ نفع کو نقصان اور نقصان کو نفع خیال کرتے ہیں۔

موت سے ڈرتے ہیں مگر فرصت کا موقع نکل جانے سے پہلے اعمال میں جلدی نہیں کرتے۔ دوسرے کے ایسے گناہ کو بہت بڑا سمجھتے ہیں جس سے بڑے گناہ کو خود اپنے لئے چھوٹا خیال کرتے ہیں، اور اپنی ایسی اطاعت کو زیادہ سمجھتے ہیں جسے دوسرے سے کم سمجھتے ہیں، لہذا وہ لوگوں پر معترض ہوتے ہیں اور اپنے نفس کی چکنی چپڑی باتوں سے تعریف کرتے ہیں۔

تَغْلِبُهُ نَفْسُهُ عَلَى مَا يَظُنُّ،
وَ لَا يَغْلِبُهَا عَلَى مَا يَسْتَيِقِنُ،
يَخَافُ عَلَى غَيْرِهِ بِأَدْنَى مِنْ ذَنْبِهِ،
وَ يَزْجُو لِنَفْسِهِ بِأَكْثَرِ مِنْ عَمَلِهِ،
إِنْ اسْتَعْنَى بِطَرٍّ وَ فُتْنٍ، وَ إِنْ افْتَقَرَ
قَنْطَ وَ وَهَنَ، يُقْصِرُ إِذَا عَمِلَ،
وَ يُبَالِغُ إِذَا سَأَلَ.

إِنْ عَرَضَتْ لَهُ شَهْوَةٌ أَسْلَفَ
الْمَعْصِيَةَ وَ سَوَّفَ التَّوْبَةَ، وَ إِنْ
عَرِثَتْهُ مِحْنَةٌ انْفَرَجَ عَنْ شَرَائِطِ
الْهَلَاةِ، يَصِفُ الْعُيُوبَ وَ لَا يَعْتَبِرُ،
وَ يُبَالِغُ فِي الْمَوْعِظَةِ وَ لَا يَتَعَطَّ،
فَهُوَ بِالْقَوْلِ مُدِلٌّ، وَ مِنَ الْعَمَلِ
مُقِلٌّ، يُنَافِسُ فِيمَا يَفْنَى، وَ يُسَامِحُ
فِيمَا يَبْقَى، يَرَى الْغَنَمَ مَغْرَمًا، وَ الْغُرَمَ
مَغْنَمًا.

يَخْشَى الْمَوْتَ وَ لَا يُبَادِرُ الْفَوْتَ،
يَسْتَعْظَمُ مِنَ مَعْصِيَةِ غَيْرِهِ مَا
يَسْتَقِلُّ أَكْثَرُ مِنْهُ مِنْ نَفْسِهِ،
وَ يَسْتَكْثِرُ مِنْ طَاعَتِهِ مَا يَحْقِرُهُ
مِنْ طَاعَةِ غَيْرِهِ. فَهُوَ عَلَى النَّاسِ طَاعِنٌ،
وَ لِنَفْسِهِ مُدَاهِنٌ.

اللَّهُ مَعَ الْغَنِيَاءِ أَحَبُّ إِلَيْهِ
مِنَ الذِّكْرِ مَعَ الْفُقَرَاءِ، يَحْكُمُ
عَلَى غَيْرِهِ لِنَفْسِهِ وَ لَا يَحْكُمُ
عَلَيْهَا لِغَيْرِهِ، يُرْشِدُ غَيْرَهُ وَ
يُغْوِي نَفْسَهُ، فَهُوَ يُطَاعُ وَ يَعَصَى،
وَ يَسْتَوْفِي وَ لَا يُوفِي، وَ يَخْشَى الْخَلْقَ
فِي غَيْرِ رَبِّهِ، وَ لَا يَخْشَى رَبَّهُ
فِي خَلْقِهِ.

وَ لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي هَذَا الْكِتَابِ إِلَّا هَذَا
الْكَلَامُ لَكُنِيَ بِهِ مُوَظَّعَةً نَّاجِعَةً، وَ حَكْمَةً
بَالِغَةً، وَ بَصِيرَةً لِّمُبْصِرٍ، وَ عِبْرَةً لِّنَّاظِرٍ مُّقْكِرٍ.
(۱۵۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِكُلِّ أَمْرٍ عَاقِبَةٌ خَيْرٌ أَوْ مُرَّةٌ.

(۱۵۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِكُلِّ مُقْبِلٍ إِدْبَارٌ، وَ مَا أَذْبَرَ كَانَ لَمْ
يَكُنْ.

(۱۵۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا يَعْدُمُ الصَّبُورُ الظُّفَرُ، وَ إِنِ طَالَ بِهِ
الزَّمَانُ.

(۱۵۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الرَّاضِي بِفَعْلٍ قَوْمٍ كَالدَّاحِلِ فِيهِ
مَعَهُمْ، وَ عَلَى كُلِّ دَاحِلٍ فِي بَاطِلٍ اِثْمَانٍ:
اِثْمُ الْعَمَلِ بِهِ، وَ اِثْمُ الرِّضَا بِهِ.

دولتمندوں کے ساتھ طرب و نشاط میں مشغول رہنا انہیں غریبوں
کے ساتھ محفل ذکر میں شرکت سے زیادہ پسند ہے۔ اپنے حق میں
دوسرے کے خلاف حکم لگاتے ہیں، لیکن کبھی یہ نہیں کرتے کہ دوسرے
کے حق میں اپنے خلاف حکم لگائیں۔ اوروں کو ہدایت کرتے ہیں اور
اپنے کو گمراہی کی راہ پر لگاتے ہیں۔ وہ اطاعت لیتے ہیں اور خود نافرمانی
کرتے ہیں، اور حق پورا پورا وصول کر لیتے ہیں مگر خود ادا نہیں کرتے۔
وہ اپنے پروردگار کو نظر انداز کر کے مخلوق سے خوف کھاتے ہیں اور
مخلوقات کے بارے میں اپنے پروردگار سے نہیں ڈرتے۔

سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: اگر اس کتاب میں صرف ایک یہی کلام ہوتا تو
کامیاب موعظہ اور مؤثر حکمت اور چشم بینا رکھنے والے کیلئے بصیرت اور نظر و فکر
کرنے والے کیلئے عبرت کے اعتبار سے بہت کافی تھا۔

(۱۵۱)

ہر شخص کا ایک انجام ہے۔ اب خواہ وہ شیریں ہو یا تلخ۔

(۱۵۲)

ہر آنے والے کیلئے پلٹنا ہے اور جب پلٹ گیا تو جیسے کبھی تھا
ہی نہیں۔

(۱۵۳)

صبر کرنے والا ظفر و کامرانی سے محروم نہیں ہوتا۔ چاہے اس میں
طویل زمانہ لگ جائے۔

(۱۵۴)

کسی جماعت کے فعل پر رضامند ہونے والا ایسا ہے جیسے اس کے
کام میں شریک ہو، اور غلط کام میں شریک ہونے والے پر دو گناہ ہیں:
ایک اس پر عمل کرنے کا اور ایک اس پر رضامند ہونے کا۔

(۱۵۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِعْتَصِمُوا بِالذِّمِّ فِي أَوْتَادِهَا.

(۱۵۵)

عہد و پیمان کی ذمہ داریوں کو ان سے وابستہ کرو جو میٹھوں کے ایسے (مضبوط) ہوں۔

(۱۵۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَلَيْكُمْ بِطَاعَةِ مَنْ لَا تُعَذَّرُونَ بِجَهَائِهِ.

(۱۵۶)

تم پر اطاعت بھی لازم ہے ان کی جن سے ناواقف رہنے کی بھی تمہیں معافی نہیں۔

(۱۵۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَدْ بَصُرْتُكُمْ إِنْ أَبْصَرْتُكُمْ، وَقَدْ هُدَيْتُمْ إِنْ اهْتَدَيْتُمْ، وَأُسَبِّحُكُمْ إِنْ اسْتَبَعْتُمْ.

(۱۵۷)

اگر تم دیکھو تو تمہیں دکھایا جا چکا ہے اور اگر تم ہدایت حاصل کرو تو تمہیں ہدایت کی جا چکی ہے اور اگر سننا چاہو تو تمہیں سنایا جا چکا ہے۔

(۱۵۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَاتِبْ أَخَاكَ بِالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ، وَارْذُ شَرَّهُ بِالْإِنْعَامِ عَلَيْهِ.

(۱۵۸)

اپنے بھائی کو شرمندہ احسان بنا کر سرزنش کرو اور لطف و کرم کے ذریعہ سے اس کے شر کو دور کرو۔

(۱۵۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ وَضَعَ نَفْسَهُ مَوَاضِعَ التُّهْمَةِ فَلَا يَلُومَنَّ مَنْ أَسَاءَ بِهِ الظَّنَّ.

(۱۵۹)

جو شخص بدنامی کی جگہوں پر اپنے کو لے جائے تو پھر اسے برانہ کہے جو اس سے بدظن ہو۔

(۱۶۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ مَلَكَ اسْتَأْثَرَ.

(۱۶۰)

جو اقتدار حاصل کر لیتا ہے جانبداری کرنے ہی لگتا ہے۔

(۱۶۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ اسْتَبَدَّ بِرَأْيِهِ هَلَكَ، وَ مَنْ شَاوَرَ الرِّجَالَ شَارَكَهَا فِي عُقُولِهَا.

(۱۶۱)

جو خود رائی سے کام لے گا وہ تباہ و برباد ہو گا، اور جو دوسروں سے مشورہ لے گا وہ ان کی عقلوں میں شریک ہو جائے گا۔

(۱۶۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ كَتَمَ سِرَّهُ كَانَتْ الْخَيْرَةُ بِيَدِهِ.

(۱۶۲)

جو اپنے راز کو چھپائے رہے گا اسے پورا قابو رہے گا۔

(۱۶۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْفَقْرُ الْمَوْتُ الْأَكْبَرُ.

(۱۶۳)

فقیری سب سے بڑی موت ہے۔

(۱۶۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ قَضَى حَقَّ مَنْ لَا يَقْضِي حَقَّهُ فَقَدْ عَبَدَهُ.

(۱۶۴)

جو ایسے کا حق ادا کرے کہ جو اس کا حق ادا نہ کرتا ہو تو وہ اس کی پرستش کرتا ہے۔

(۱۶۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ.

(۱۶۵)

خالق کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں ہے۔

(۱۶۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا يُعَابُ الْمَرْءُ بِتَأْخِيرِ حَقِّهِ، إِنَّمَا يُعَابُ مَنْ أَخَذَ مَا لَيْسَ لَهُ.

(۱۶۶)

اگر کوئی شخص اپنے حق میں دیر کرے تو اس پر عیب نہیں لگایا جاسکتا، بلکہ عیب کی بات یہ ہے کہ انسان دوسرے کے حق پر چھاپا مارے۔

(۱۶۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْإِعْجَابُ يَنْعَمُ مِنَ الْإِزْدِيَادِ.

(۱۶۷)

خود پسندی ترقی سے مانع ہوتی ہے۔

(۱۶۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْأَمْرُ قَرِيبٌ وَ الْإِصْطِحَابُ قَلِيلٌ.

(۱۶۸)

آخرت کا مرحلہ قریب اور (دنیا میں) باہمی رفاقت کی مدت کم ہے۔

(۱۶۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَدْ أَضَاءَ الصُّبْحُ لِذِي عَيْنَيْنِ.

(۱۶۹)

آنکھ والے کیلئے صبح روشن ہو چکی ہے۔

(۱۷۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

تَرُكُ الذَّنْبِ أَهْوَنُ مِنْ طَلَبِ الْمَعُونَةِ.

(۱۷۰)

ترک گناہ کی منزل بعد میں مدد مانگنے سے آسان ہے۔

(۱۷۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَمْ مِّنْ أَكَلَةٍ مَّنَعَتْ أَكَلَاتٍ!.

(۱۷۱)

بسا اوقات ایک دفعہ کا کھانا بہت دفعہ کے کھانوں سے مانع ہو جاتا ہے۔

(۱۷۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

النَّاسُ أَعْدَاءُ مَا جَهِلُوا.

(۱۷۲)

لوگ اس چیز کے دشمن ہوتے ہیں جسے نہیں جانتے۔

(۱۷۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ اسْتَقْبَلَ وُجُوهَ الْأَرَاءِ عَرَفَ مَوَاقِعَ الْخَطَا.

(۱۷۳)

جو شخص مختلف رایوں کا سامنا کرتا ہے وہ خطا و لغزش کے مقامات کو پہچان لیتا ہے۔

(۱۷۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ أَحَدَّ سِنَانَ الْغَضَبِ لِلَّهِ قَوِيَ عَلَى قَتْلِ أَشَدَّاءِ الْبَاطِلِ.

(۱۷۴)

جو شخص اللہ کی خاطر سنانِ غضب تیز کرتا ہے وہ باطل کے سوراووں کے قتل پر توانا ہو جاتا ہے۔

(۱۷۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذَا هَبَّتْ أَمْرًا فَفَقَّ فِيهِ، فَإِنَّ شِدَّةَ تَوَقُّيهِ أَعْظَمُ مِمَّا تَخَافُ مِنْهُ.

(۱۷۵)

جب کسی امر سے دہشت محسوس کرو تو اس میں پھاند پڑو، اس لئے کہ کھکا لگا رہنا اس ضرر سے کہ جس کا خوف ہے، زیادہ تکلیف دہ چیز ہے۔

(۱۷۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَلَةُ الرِّيَاسَةِ سَعَةُ الصَّدْرِ.

(۱۷۶)

سربراہانہ ہونے کا ذریعہ سینہ کی وسعت ہے۔

(۱۷۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَزْجَرِ الْمُسِيءَ بِثَوَابِ الْمُحْسِنِ.

(۱۷۷)

بدکار کی سرزنش نیک کو اس کا بدلہ دے کر کرو۔

(۱۷۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أُحْصِدِ الشَّرَّ مِنْ صَدْرِ غَيْرِكَ بِقُلْعِهِ مِنْ صَدْرِكَ.

(۱۷۸)

دوسرے کے سینہ سے کینہ و شر کی جڑ اس طرح کاٹو کہ خود اپنے سینہ سے اسے نکال پھینکو۔

(۱۷۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْجَاجَةُ تُسَلُّ الرَّاىَ.

(۱۸۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الطَّمْعُ رِقٌّ مُؤَبَّدٌ.

(۱۸۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ثَمَرَةُ التَّغْرِيطِ النَّدَامَةُ، وَثَمَرَةُ الْحَزْمِ السَّلَامَةُ.

(۱۸۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا خَيْرَ فِي الصَّمْتِ عَنِ الْحُكْمِ، كَمَا أَنَّه لَا خَيْرَ فِي الْقَوْلِ بِالْجَهْلِ.

(۱۸۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا اخْتَلَفَتْ دَعْوَتَانِ إِلَّا كَانَتْ إِحْدَاهُمَا ضَلَالَةً.

(۱۸۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا شَكَّكَتُ فِي الْحَقِّ مُدَّ أُرَيْتُهُ.

(۱۸۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ، وَلَا ضَلَلْتُ وَلَا ضَلَّ بِي.

(۱۸۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِلظَّالِمِ الْبَادِي غَدًا بِكَفِّهِ عَضَّةٌ.

(۱۷۹)

ضد اور ہٹ دھرمی صحیح رائے کو دور کر دیتی ہے۔

(۱۸۰)

لاچ ہمیشہ کی غلامی ہے۔

(۱۸۱)

کوٹاہی کا نتیجہ شرمندگی اور احتیاط و دور اندیشی کا نتیجہ سلامتی ہے۔

(۱۸۲)

حکیمانہ بات سے خاموشی اختیار کرنے میں کوئی بھلائی نہیں، جس طرح جہالت کی بات میں کوئی اچھائی نہیں۔

(۱۸۳)

جب دو مختلف دعوتیں ہوں گی تو ان میں سے ایک ضرور گمراہی کی دعوت ہوگی۔

(۱۸۴)

جب سے مجھے حق دکھایا گیا ہے میں نے اس میں کبھی شک نہیں کیا۔

(۱۸۵)

نہ میں نے جھوٹ کہا ہے، نہ مجھے جھوٹی خبر دی گئی ہے، نہ میں خود گمراہ ہوا، نہ مجھے گمراہ کیا گیا۔

(۱۸۶)

ظلم میں پہل کرنے والا کل (ندامت سے) اپنا ہاتھ اپنے دانتوں سے کاٹتا ہوگا۔

(۱۸۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الرَّحِيلُ وَشَيْئُكَ.

چل چلاؤ قریب ہے۔

(۱۸۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ أَبْدَى صَفْحَتَهُ لِلْحَقِّ هَلَكَ.

جو حق سے منہ موڑتا ہے، تباہ ہو جاتا ہے۔

(۱۸۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ لَمْ يُنْجِهِ الصَّبْرُ أَهْلَكَهُ الْجَزَعُ.

جسے صبر رہائی نہیں دلاتا اسے بیتابی و بے قراری ہلاک کر دیتی ہے۔

(۱۹۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَاعْبَادَهُ! اتَّكُونُ الْخِلَافَةَ بِالصَّحَابَةِ وَالْقُرَابَةِ؟

العجب! کیا خلافت کا معیار بس صحابیت اور قرابت ہی ہے؟!

قَالَ الرَّضِيُّ: وَرُويَ لَهُ شِعْرٌ فِي هَذَا الْمَعْنَى، وَهُوَ:

سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: اس مضمون کے اشعار بھی حضرتؒ سے مروی ہیں جو یہ ہیں:

فَإِنْ كُنْتُ بِالشُّورَى مَلَكَتْ أُمُورُهُمْ
فَكَيْفَ بِهَذَا وَ الْمَشِيرُونَ غُيَّبَ؟
وَإِنْ كُنْتُ بِالْقُرْبَى حَاجَتِ حَصِينُهُمْ
فَغَيْرِكَ أَوْلَى بِالنَّبِيِّ وَ أَقْرَبُ

اگر تم شوری کے ذریعہ لوگوں کے سیاہ و سفید کے مالک ہو گئے ہو تو یہ کیسے؟ جبکہ مشورہ دینے کے حقدار افراد غیر حاضر تھے۔ اور اگر قرابت کی وجہ سے تم اپنے حریف پر غالب آئے ہو تو پھر تمہارے علاوہ دوسرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ حقدار اور ان سے زیادہ قریبی ہے۔

(۱۹۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّمَا الْمَرْءُ فِي الدُّنْيَا غَرَضٌ تَنْتَضِلُ فِيهِ الْمَنَآيَا، وَ نَهَبٌ تُبَادِرُهُ الْمَصَائِبُ، وَ مَعَ كُلِّ جُرْعَةٍ شَرَقٌ، وَ فِي كُلِّ أَكْلَةٍ غَصَصٌ، وَ لَا يَنَالُ الْعَبْدُ نِعْمَةً إِلَّا بِفِرَاقِ أُخْرَى، وَ لَا يَسْتَقْبِلُ يَوْمًا مِنْ عُمَرَةٍ إِلَّا بِفِرَاقِ أُخْرَى مِنْ أَجَلِهِ.

(۱۹۱) دنیا میں انسان موت کی تیر اندازی کا ہدف اور مصیبت و ابتلا کی غارت گری کی جولانگاہ ہے، جہاں ہر گھونٹ کے ساتھ اچھو اور ہر لقمہ میں گلو گیر پھندا ہے، اور جہاں بندہ ایک نعمت اس وقت تک نہیں پاتا جب تک دوسری نعمت جدا نہ ہو جائے، اور اس کی عمر کا ایک دن آتا نہیں جب تک کہ ایک دن اس کی عمر سے کم نہ ہو جائے۔

ہم موت کے مددگار ہیں اور ہماری جانیں ہلاکت کی زد پر ہیں۔ تو اس صورت میں ہم کہاں سے بقا کی امید کر سکتے ہیں؟ جبکہ شب و روز کسی عمارت کو بلند نہیں کرتے، مگر یہ کہ حملہ آور ہو کر جو بنایا ہے اسے گراتے اور جو یکجا کیا ہے اسے بکھیرتے ہوتے ہیں۔

(۱۹۲)

اے فرزند آدم! تو نے اپنی غذا سے جو زیادہ کمایا ہے اس میں دوسرے کا خزانہ ہے۔

(۱۹۳)

دلوں کیلئے رغبت و میلان، آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹنا ہوتا ہے۔ لہذا ان سے اس وقت کام لو جب ان میں خواہش و میلان ہو، کیونکہ دل کو مجبور کر کے کسی کام پر لگایا جائے تو اسے کچھ سمجھائی نہیں دیتا۔

(۱۹۴)

جب غصہ مجھے آئے تو کب اپنے غصہ کو اتاروں؟ کیا اس وقت کہ جب انتقام نہ لے سکوں اور یہ کہا جائے کہ صبر کیجئے، یا اس وقت کہ جب انتقام پر قدرت ہو اور کہا جائے کہ بہتر ہے درگزر کیجئے۔

(۱۹۵)

آپ کا گزر ہوا ایک گھورے کی طرف سے جس پر غلاطیس تھیں، فرمایا: یہ وہ ہے جس کے ساتھ بخل کرنے والوں نے بخل کیا تھا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اس موقع پر آپ نے فرمایا: یہ وہ ہے جس پر تم لوگ کل ایک دوسرے پر رشک کرتے تھے۔

فَنَحْنُ أَعْوَانُ الْمُنُونِ، وَ أَنْفُسُنَا نَصَبُ الْحُتُوفِ، فَمِنْ أَيْنَ نَرْجُوا الْبَقَاءَ، وَ هَذَا اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ لَمْ يَزِفْعَا مِنْ شَيْءٍ شَرَفًا، إِلَّا أَسْرَعَا الْكَرَّةَ فِي هَدْمِ مَا بَنَيْنَا، وَ تَفْرِيقِ مَا جَمَعْنَا؟!.

(۱۹۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَا ابْنَ آدَمَ! مَا كَسَبْتَ فَوْقَ قُوتِكَ، فَأَلْتَ فِيهِ خَازِنٌ لِّغَيْرِكَ.

(۱۹۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ لِلْقُلُوبِ شَهْوَةً وَ إِقْبَالًا وَ إِذْبَارًا، فَأَتَوْهَا مِنْ قَبْلِ شَهْوَتِهَا وَ إِقْبَالِهَا، فَإِنَّ الْقُلُوبَ إِذَا أُكْرِهَ عَمِلَ.

(۱۹۴) وَكَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ:

مَتَى أَشْفِي غَيْظِي إِذَا غَضِبْتُ؟ أَحِينَ أَعْجِزُ عَنِ الْإِنْتِقَامِ فَيُقَالُ لِي لَوْ صَبَرْتُ؟ أَمْ حِينَ أَقْدِرُ عَلَيْهِ، فَيُقَالُ لِي: لَوْ عَفَوْتُ.

(۱۹۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ قَدْ مَرَّ بِقَدْرِ عَلَى مَرْبَلَةٍ: هَذَا مَا بَخَلَ بِهِ الْبَاخِلُونَ. وَ رُوِيَ فِي خَيْرِ آخَرٍ أَنَّهُ قَالَ: هَذَا مَا كُنْتُمْ تَتَنَافِسُونَ فِيهِ بِالْأُمْسِ.

(۱۹۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَمْ يَذْهَبْ مِنْ مَالِكَ مَا وَعَظَكَ.

(۱۹۶)

تمہارا وہ مال اکارت نہیں گیا جو تمہارے لئے عبرت و نصیحت کا باعث بن جائے۔

(۱۹۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَمَلُّ كَمَا تَمَلُّ الْأَبْدَانُ، فَابْتَغُوا لَهَا طَوَافُ آيَةِ الْحِكْمَةِ.

(۱۹۷)

یہ دل بھی اسی طرح تھکتے ہیں جس طرح بدن تھکتے ہیں۔ لہذا (جب ایسا ہو تو) ان کیلئے لطیف حکیمانہ جملے تلاش کرو۔

(۱۹۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَمَّا سَمِعَ قَوْلَ الْخَوَارِجِ «لَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ»:

(۱۹۸)

جب خوارج کا قول «لَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ» (حکم اللہ سے مخصوص ہے) سنا تو فرمایا:

كَلِمَةً حَقٍّ يَرَادُ بِهَا بَاطِلٌ.

یہ جملہ صحیح ہے مگر جو اس سے مراد لیا جاتا ہے وہ غلط ہے۔

(۱۹۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فِي صَفَةِ الْخَوَافِ: هُمُ الَّذِينَ إِذَا اجْتَمَعُوا غَلَبُوا، وَإِذَا تَفَرَّقُوا لَمْ يَعْرِفُوا.

(۱۹۹)

بازاری آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ کے بارے میں فرمایا: یہ وہ لوگ ہوتے ہیں کہ مجتمع ہوں تو چھا جاتے ہیں اور جب منتشر ہوں تو پہچانے نہیں جاتے۔

وَقِيلَ: بَلْ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

هُمُ الَّذِينَ إِذَا اجْتَمَعُوا ضَرُّوا، وَإِذَا تَفَرَّقُوا نَفَعُوا.

ایک قول یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ: جب اکٹھا ہوتے ہیں تو باعث ضرر ہوتے ہیں اور جب منتشر ہو جاتے ہیں تو فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔

فَقِيلَ: قَدْ عَرَفْنَا مَصْرَفَ اجْتِمَاعِهِمْ، فَمَا مَنَفَعُهُ أَفْتَرِاقِهِمْ؟ فَقَالَ:

لوگوں نے کہا کہ ہمیں ان کے مجتمع ہونے کا نقصان تو معلوم ہے مگر ان کے منتشر ہونے کا فائدہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ:

يَزْجَعُ أَصْحَابُ الْبَهْنِ إِلَى مَهْنِهِمْ، فَيَنْتَفِعُ النَّاسُ بِهِمْ، كَرُجُوعِ الْبَنَاءِ إِلَى بَنَائِهِ، وَالنَّسَاجِ إِلَى مَنْسَجِهِ، وَالْحَبَّازِ إِلَى مَخْبَزِهِ.

پیشہ ور اپنے اپنے کاروبار کی طرف پلٹ جاتے ہیں تو لوگ ان کے ذریعہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں، جیسے معمار اپنی (زیر تعمیر) عمارت کی طرف، جو لاہا اپنے کاروبار کی جگہ کی طرف اور نانہائی اپنے تنور کی طرف۔

(۲۰۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَأَتَى بِجَانِبٍ وَ مَعَهُ غَوْغَاءٌ،
فَقَالَ: لَا مَرْحَبًا بِوُجُوهِ لَا تُرَى إِلَّا عِنْدَ كُلِّ
سَوَآةٍ.

(۲۰۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ مَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ مَلَكَئِن
يَحْفَظَانِهِ، فَإِذَا جَاءَ الْقَدَرُ
خَلَّيَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ، وَ إِنَّ الْأَجَلَ
جُنَّةٌ حَصِينَةٌ.

(۲۰۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ قَدْ قَالَ لَهُ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ: نُبَايَعُكَ
عَلَى أَنَا شُرَكَاءُكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ:
لَا، وَ لَكِنَّا شَرِيكَانِ فِي الْقُوَّةِ وَ
الِاسْتِعَانَةِ، وَ عَوْنَانِ عَلَى الْعَجْزِ وَ الْوُدِّ.

(۲۰۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِنْ
قُلْتُمْ سَبِيحَ، وَ إِنْ أَضْمَرْتُمْ عَلِمَ، وَ بَادَرُوا
الْمَوْتَ الَّذِي إِنْ هَرَبْتُمْ مِنْهُ أَذْرَكَكُمْ، وَ
إِنْ أَقْبَضْتُمْ أَخَذَكُمْ، وَ إِنْ نَسِيتُمْ نَسِيتُمْ
ذِكْرَكُمْ.

(۲۰۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا يُزْهَدُ لَكَ فِي الْمَعْرُوفِ مَنْ
لَا يَشْكُرُهُ لَكَ، فَقَدْ يَشْكُرُكَ عَلَيْهِ

(۲۰۰)

آپ کے سامنے ایک مجرم لایا گیا جس کے ساتھ تماشاخیوں کا ہجوم تھا
تو آپ نے فرمایا:
ان چہروں پر پھٹکار کہ جو ہر رسوائی کے موقع پر ہی نظر
آتے ہیں۔

(۲۰۱)

ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے
ہیں اور جب موت کا وقت آتا ہے تو وہ اس کے اور موت کے
درمیان سے ہٹ جاتے ہیں، اور بے شک انسان کی مقررہ عمر اس کیلئے
ایک مضبوط سپر ہے۔

(۲۰۲)

طلحہ و زبیر نے حضرت سے کہا کہ ہم اس شرط پر آپ کی بیعت کرتے ہیں
کہ اس حکومت میں آپ کے ساتھ شریک رہیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ:
نہیں، بلکہ تم تقویت پہنچانے اور ہاتھ بٹانے میں شریک اور
عاجزی اور سختی کے موقع پر مددگار رہو گے۔

(۲۰۳)

اے لوگو! اس اللہ سے ڈرو کہ اگر تم کچھ کہو تو وہ سنتا ہے اور دل میں
چھپا کر رکھو تو وہ جان لیتا ہے۔ اس موت کی طرف بڑھنے کا سر و سامان
کرو کہ جس سے بھاگے تو وہ تمہیں پالے گی اور اگر ٹھہرے تو وہ
تمہیں گرفت میں لے لے گی اور اگر تم اسے بھول بھی جاؤ تو وہ
تمہیں یاد رکھے گی۔

(۲۰۴)

کسی شخص کا تمہارے حسن سلوک پر شکر گزار نہ ہونا تمہیں نیکی اور
بھلائی سے بد دل نہ بنا دے۔ اس لئے کہ بسا اوقات تمہاری اس

مَنْ لَا يَسْتَمْتِعُ بِشَيْءٍ مِنْهُ،
وَقَدْ تُدْرِكُ مِنْ شُكْرِ الشَّاكِرِ أَكْثَرُ مِمَّا
أَضَاعَ الْكَافِرُ، ﴿٢٠٥﴾ وَاللَّهُ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٠٦﴾

(۲۰۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كُلُّ وَعَاءٍ يَضِيئُ بِمَا جُعِلَ فِيهِ إِلَّا وَعَاءَ
الْعِلْمِ، فَإِنَّهُ يَتَّسِعُ.

(۲۰۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَوَّلُ عَوْضِ الْحَلِيمِ مَنْ حَلِمَ أَنْ النَّاسَ
أَنْصَارُهُ عَلَى الْجَاهِلِ.

(۲۰۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنْ لَمْ تَكُنْ حَلِيمًا فَتَحَلَّمْ، فَإِنَّهُ
قَلَّ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ إِلَّا أَوْشَكَ أَنْ
يَكُونَ مِنْهُمْ.

(۲۰۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ رِبْحًا، وَ مَنْ
غَفَلَ عَنْهَا خَسِرَ، وَ مَنْ خَافَ أَمِنَ،
وَ مَنْ اعْتَبَرَ أَبْصَرَ، وَ مَنْ أَبْصَرَ فَهِمَ،
وَ مَنْ فَهِمَ عَلِمَ.

(۲۰۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَتُعْطِفَنَّ الدُّنْيَا عَلَيْنَا بَعْدَ شِمَاسِهَا
عَظْفَ الضَّرُوسِ عَلَى وَلَدِهَا.
وَتَلَا عَقِيبَ ذَلِكَ:

بھلائی کی وہ قدر کرے گا جس نے اس سے کچھ فائدہ بھی نہیں اٹھایا اور
اس ناشکرے نے جتنا تمہارا حق ضائع کیا ہے اس سے کہیں زیادہ تم
ایک قدردان کی قدر دانی حاصل کر لو گے، ”اور خدا نیک کام کرنے
والوں کو دوست رکھتا ہے۔“

(۲۰۵)

ہر ظرف اس سے کہ جو اس میں رکھا جائے تنگ ہوتا جاتا ہے، مگر علم
کا ظرف وسیع ہوتا جاتا ہے۔

(۲۰۶)

بردبار کو اپنی بردباری کا پہلا عوض یہ ملتا ہے کہ لوگ جہالت دکھانے
والے کے خلاف اس کے طرفدار ہو جاتے ہیں۔

(۲۰۷)

اگر تم بردبار نہیں ہو تو بظاہر بردبار بننے کی کوشش کرو، کیونکہ ایسا کم
ہوتا ہے کہ کوئی شخص کسی جماعت سے شبہات اختیار کرے اور ان میں
سے نہ ہو جائے۔

(۲۰۸)

جو شخص اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے وہ فائدہ اٹھاتا ہے اور جو غفلت
کرتا ہے وہ نقصان میں رہتا ہے۔ جو ڈرتا ہے وہ (عذاب سے) محفوظ
ہو جاتا ہے اور جو عبرت حاصل کرتا ہے وہ بینا ہو جاتا ہے، اور جو بینا ہوتا
ہے وہ بافہم ہو جاتا ہے، اور جو بافہم ہوتا ہے اسے علم حاصل ہو جاتا ہے۔

(۲۰۹)

یہ دنیا منہ زوری دکھانے کے بعد پھر ہماری طرف جھکے گی، جس
طرح کاٹنے والی اونٹنی اپنے بچہ کی طرف جھکتی ہے۔
اس کے بعد حضرت نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

”ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ زمین میں کمزور کر دیئے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور ان کو پیشوا بنائیں اور انہی کو (اس زمین کا) مالک بنائیں۔“

(۲۱۰)

اللہ سے ڈرو اس شخص کے ڈرنے کے مانند جس نے دنیا کی وابستگیوں کو چھوڑ کر دامن گردان لیا، اور دامن گردان کرکوش میں لگ گیا، اور اچھائیوں کیلئے اس وقفہ حیات میں تیز گامی کے ساتھ چلا، اور خطروں کے پیش نظر اس نے نیکیوں کی طرف قدم بڑھایا، اور اپنی قرار گاہ اور اپنے اعمال کے نتیجہ اور انجام کار کی منزل پر نظر رکھی۔

(۲۱۱)

سخاوت، عزت و آبرو کی پاسبان ہے۔ بُردباری احق کے منہ کا تسمہ ہے۔ درگزر کرنا کامیابی کی زکوٰۃ ہے۔ جو غداری کرے اسے بھول جانا اس کا بدل ہے۔ مشورہ لینا خود صحیح راستہ پا جانا ہے۔ جو شخص اپنی رائے پر اعتماد کر کے بے نیاز ہو جاتا ہے وہ اپنے کو خطرہ میں ڈالتا ہے۔ صبر مصائب و حوادث کا مقابلہ کرتا ہے۔ بیتابی و بیقراری زمانہ کے مدد گاروں میں سے ہے۔ بہترین دولت مندی آرزوؤں سے ہاتھ اٹھا لینا ہے۔ بہت سی غلام عقلیں امیروں کی ہوا و ہوس کے بار میں دبی ہوئی ہیں۔ تجربہ و آزمائش کی نگہداشت حسن توفیق کا نتیجہ ہے۔ دوستی و محبت اکتسابی قرابت ہے۔ جو تم سے رنجیدہ و دل تنگ ہو اس پر اطمینان و اعتماد نہ کرو۔

(۲۱۲)

انسان کی خود پسندی اس کی عقل کے حریفوں میں سے ہے۔

﴿وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ﴾

(۲۱۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِتَّقُوا اللَّهَ تَقِيَّةً مَنْ شَمَرَ تَجَرِيدًا، وَ جَدَّ تَشْبِيرًا، وَ كَمَشَ فِي مَهَلٍ، وَ بَادَرَ عَنْ وَجَلٍ، وَ نَظَرَ فِي كَرَّةٍ الْمَوَلِّ، وَ عَاقَبَةَ الْمُضْذِرِ، وَ مَغَبَّةَ الْمُرْجِعِ.

(۲۱۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْجُودُ حَارِسُ الْأَعْرَاضِ، وَالْحِلْمُ فِدَامُ السَّفِيهِ، وَالْعَفْوُ زَكَاةُ الظَّفْرِ، وَالسُّلُو عَوْضُكَ مِمَّنْ غَدَرَ، وَالْإِسْتِشَارَةُ عَيْنُ الْهِدَايَةِ، وَقَدْ خَاطَرَ مَنْ اسْتَعْنَى بِرَأْيِهِ، وَالصَّبْرُ يُنَاضِلُ الْحَدَثَانَ، وَالْجَزَعُ مِنْ أَعْوَانِ الزَّمَانِ، وَأَشْرَفُ الْغِنَى تَرَكُ الْمُنَى، وَكَمْ مِنْ عَقْلٍ أَسِيرٍ تَحْتَ هَوَى أَمِيرٍ، وَمِنَ التَّوْفِيقِ حِفْظُ التَّجَرِبَةِ، وَالْمَوَدَّةُ قَرَابَةٌ مُسْتَفَادَةٌ، وَلَا تَأْمَنْنَ مَلُؤًا.

(۲۱۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عُجِبُ الْمَرْءُ بِنَفْسِهِ أَحَدُ حُسَادِ عَقْلِهِ.

(۲۱۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اغْضِ عَلَى الْقَذَى وَإِلَّا لَمْ تَرْضَ أَبَدًا.

(۲۱۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ لَانَ عُوْدُهُ كَثُفَتْ أَغْصَانُهُ.

(۲۱۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْخِلَافُ يَهْدِي الرَأْيَ.

(۲۱۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ نَالَ اسْتِطَالَ.

(۲۱۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فِي تَقَلُّبِ الْأَحْوَالِ عِلْمُ جَوَاهِرِ الرِّجَالِ.

(۲۱۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حَسَدُ الصَّدِيقِ مِنْ سُقْمِ الْمَوَدَّةِ.

(۲۱۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَكْثَرُ مَصَارِعِ الْعُقُولِ تَحْتَ بُرُوقِ الْمَطَامِعِ.

(۲۲۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَيْسَ مِنَ الْعَدْلِ الْقَضَاءُ عَلَى الثِّقَةِ بِالظَّنِّ.

(۲۲۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بُسْ الرَّدَّ إِلَى الْمَعَادِ الْعُدْوَانُ عَلَى الْعِبَادِ.

(۲۲۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مِنْ أَشْرَفِ أَعْمَالِ الْكَرِيمِ عَفْلَتُهُ عَمَّا يَعْلَمُ.

(۲۱۳)

تکلیف سے چشم پوشی کرو، ورنہ کبھی خوش نہیں رہ سکتے۔

(۲۱۴)

جس (درخت) کی لکڑی نرم ہو اس کی شاخیں گھنی ہوتی ہیں۔

(۲۱۵)

مخالفت صحیح رائے کو برباد کر دیتی ہے۔

(۲۱۶)

جو منصب پالیتا ہے دست درازی کرنے لگتا ہے۔

(۲۱۷)

حالات کے پلٹوں ہی میں مردوں کے جوہر کھلتے ہیں۔

(۲۱۸)

دوست کا حسد کرنا دوستی کی خامی ہے۔

(۲۱۹)

اکثر عقول کا ٹھوکر کھا کر گرنا طمع و حرص کی بجلیاں چمکنے پر ہوتا ہے۔

(۲۲۰)

یہ انصاف نہیں ہے کہ صرف ظن و گمان پر اعتماد کرتے ہوئے فیصلہ کیا جائے۔

(۲۲۱)

آخرت کیلئے بہت برا توشہ ہے بندگان خدا پر ظلم و تعدی کرنا۔

(۲۲۲)

بلند انسان کے بہترین افعال میں سے یہ ہے کہ وہ ان چیزوں سے چشم پوشی کرے جنہیں وہ جانتا ہے۔

(۲۲۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ كَسَاهُ الْحَيَاءُ ثَوْبَهُ لَمْ يَرَ النَّاسَ عَيْبَهُ.

(۲۲۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بِكَثْرَةِ الصَّنِيتِ تَكُونُ الْهَيْبَةُ، وَ بِالْإِفْضَالِ بِالنِّصْفَةِ يَكْثُرُ الْمُوَاصِلُونَ، وَ بِالْإِفْضَالِ تَعْظُمُ الْأَقْدَارُ، وَ بِالتَّوَاضُّعِ تَنْتَمُ النِّعْمَةُ، وَ بِاخْتِمَالِ الْمُؤْنِ يَجِبُ السُّودُ، وَ بِالسَّيْرِ الْعَادِلَةِ يُقْهَرُ الْمُتَوَائِي، وَ بِالْحِلْمِ عَنِ السَّفِينَةِ تَكْثُرُ الْأَنْصَارُ عَلَيْهِ.

(۲۲۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْعَجَبُ لِغَفْلَةِ الْحَسَادِ عَنْ سَلَامَةِ الْأَجْسَادِ.

(۲۲۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الطَّامِعُ فِي وَثَاقِ الدَّلِّ.

(۲۲۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وُسِّلَ عَنِ الْإِيمَانِ فَقَالَ:

الْإِيمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ، وَ إِفْرَازٌ بِاللِّسَانِ، وَ عَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ.

(۲۲۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ أَصْبَحَ عَلَى الدُّنْيَا حَزِينًا فَقَدْ أَصْبَحَ لِقَضَاءِ اللَّهِ سَاخِطًا، وَ مَنْ أَصْبَحَ يَشْكُو مُصِيبَةً نَزَلَتْ بِهِ فَقَدْ أَصْبَحَ يَشْكُو رَبَّهُ، وَ مَنْ

(۲۲۳)

جس پر حیا نے اپنا لباس پہنا دیا ہے اس کے عیب لوگوں کی نظروں کے سامنے نہیں آسکتے۔

(۲۲۴)

زیادہ خاموشی رعب و ہیبت کا باعث ہوتی ہے، اور انصاف سے دوستوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ لطف و کرم سے قدر و منزلت بلند ہوتی ہے۔ جھک کر ملنے سے نعمت تمام ہوتی ہے۔ دوسروں کا بوجھ بٹانے سے لازماً سرداری حاصل ہوتی ہے، اور خوش رفتاری سے کینہ و دشمنی مغلوب ہوتا ہے، اور سر پھرے آدمی کے مقابلہ میں بردباری کرنے سے اس کے مقابلہ میں اپنے طرفدار زیادہ ہو جاتے ہیں۔

(۲۲۵)

تجربہ ہے کہ حاسد جسمانی تندرستی پر حسد کرنے سے کیوں غافل ہو گئے۔

(۲۲۶)

طمع کرنے والا ذلت کی زنجیروں میں گرفتار رہتا ہے۔

(۲۲۷)

آپ سے ایمان کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ:

ایمان دل سے پہچاننا، زبان سے اقرار کرنا اور اعضا سے عمل کرنا ہے۔

(۲۲۸)

جو دنیا کیلئے اندوہناک ہو وہ قضا و قدر الہی سے ناراض ہے، اور جو اس مصیبت پر کہ جس میں مبتلا ہے شکوہ کرے تو وہ اپنے پروردگار کا شاکہ ہے، اور جو کسی دولت مند کے پاس پہنچ کر اس کی دولت مندی کی وجہ سے جھکے تو اس کا دو تہائی دین

أَتَى غَنِيًّا فَتَوَاضَعَ لَهُ لِغِنَاهُ ذَهَبَ ثُلُثًا دِينِهِ، وَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَهُوَ مِمَّنْ كَانَ يَتَّخِذُ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوءًا، وَ مَنْ لَهَجَ قَلْبُهُ بِحُبِّ الدُّنْيَا التَّاطَ قَلْبُهُ مِنْهَا بِثَلَاثٍ: هَمٌّ لَا يُغْنِيهِ، وَ حِرْصٌ لَا يَتْرُكُهُ، وَ أَمَلٌ لَا يُدْرِكُهُ.

(۲۲۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كُنْ بِالنِّقَاعَةِ مُلْكًا، وَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ نَعِيمًا.

وَ سُئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً﴾، فَقَالَ: هِيَ النِّقَاعَةُ.

(۲۳۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

شَارِكُوا الَّذِي قَدْ أَقْبَلَ عَلَيْهِ الرِّزْقُ، فَإِنَّهُ أَخْلَقَ لِلْغِنَى، وَ أَجْدَرُ بِإِقْبَالِ الْحَظِّ عَلَيْهِ.

(۲۳۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْإِحْسَانِ﴾:

الْعَدْلُ الْإِنْصَافُ، وَ الْإِحْسَانُ التَّفَضُّلُ.

(۲۳۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ يُعْطِ بِالْيَدِ الْقَصِيرَةِ يُعْطِ بِالْيَدِ الطَّوِيلَةِ.

جاتا رہتا ہے، اور جو شخص قرآن کی تلاوت کرے پھر مر کر دوزخ میں داخل ہو تو وہ ایسے ہی لوگوں میں سے ہو گا جو اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑاتے تھے، اور جس کا دل دنیا کی محبت میں وارفتہ ہو جائے تو اس کے دل میں دنیا کی یہ تین چیزیں پیوست ہو جاتی ہیں: ایسا غم کہ جو اس سے جدا نہیں ہوتا، اور ایسی حرص کہ جو اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی، اور ایسی امید کہ جو بر نہیں آتی۔

(۲۲۹)

قناعت سے بڑھ کر کوئی سلطنت اور خوش خلقی سے بڑھ کر کوئی عیش و آرام نہیں ہے۔

حضرت سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ: ”ہم اس کو پاک و پاکیزہ زندگی دیں گے، آپ نے فرمایا کہ: وہ قناعت ہے۔“

(۲۳۰)

جس کی طرف فراخ روزی رخ کئے ہوئے ہو اس کے ساتھ شرکت کرو، کیونکہ اس میں دولت حاصل کرنے کا زیادہ امکان اور خوش نصیبی کا زیادہ قرینہ ہے۔

(۲۳۱)

خداوند عالم کے ارشاد کے متعلق کہ: ”اللہ تمہیں عدل و احسان کا حکم دیتا ہے“، فرمایا:

”عدل“ انصاف ہے اور ”احسان“ لطف و کرم۔

(۲۳۲)

جو عاجز و قاصر ہاتھ سے دیتا ہے اسے با اقتدار ہاتھ سے ملتا ہے۔

سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے مال میں سے جو کچھ خیر و نیکی کی راہ میں خرچ کرتا ہے اگرچہ وہ کم ہو، مگر خداوند عالم اس کا اجر بہت زیادہ قرار دیتا ہے۔ اور اس مقام پر دو ہاتھوں سے مراد دو نعمتیں ہیں۔ اور امیر المؤمنین علیہ السلام نے بندہ کی نعمت اور پروردگار کی نعمت میں فرق بتایا ہے کہ: وہ تو عجز و قصور کی حامل ہے اور وہ باقتدار ہے، کیونکہ اللہ کی عطا کردہ نعمتیں مخلوق کی دی ہوئی نعمتوں سے ہمیشہ بدرجہا بڑھی چڑھی ہوتی ہیں۔ اس لئے کہ اللہ ہی کی نعمتیں تمام نعمتوں کا سرچشمہ ہیں۔ لہذا ہر نعمت انہی نعمتوں کی طرف پلٹتی ہے اور انہی سے وجود پاتی ہے۔

(۲۳۳)

اپنے فرزند امام حسن علیہ السلام سے فرمایا: کسی کو مقابلہ کیلئے خود نہ لکارو۔ ہاں اگر دوسرا لکارے تو فوراً جواب دو۔ اس لئے کہ جنگ کی خود سے دعوت دینے والا زیادتی کرنے والا ہے اور زیادتی کرنے والا تباہ ہوتا ہے۔

(۲۳۴)

عورتوں کی بہترین خصلتیں وہ ہیں جو مردوں کی بدترین صفتیں ہیں: غرور، بزدلی اور کنجوسی: اس لئے کہ عورت جب مغرور ہوگی تو وہ کسی کو اپنے نفس پر قابو نہ دے گی، اور کنجوس ہوگی تو اپنے اور شوہر کے مال کی حفاظت کرے گی، اور بزدل ہوگی تو وہ ہر اس چیز سے ڈرے گی جو پیش آئے گی۔

قَالَ الرَّضِيُّ: وَ مَعْنَى ذَلِكَ: أَنْ مَا يُنْفِقُهُ الْمَرْءُ مِنْ مَالِهِ فِي سَبِيلِ الْخَيْرِ وَالْبِرِّ وَإِنْ كَانَ يَسِيرًا، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَجْعَلُ الْجَزَاءَ عَلَيْهِ عَظِيمًا كَثِيرًا، وَ الْيَدَانِ لَهُمَا عِبَارَتَانِ عَنْ النِّعَمَتَيْنِ، فَفَرَّقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَ نِعْمَةِ الْعَبْدِ وَ نِعْمَةِ الرَّبِّ، فَجَعَلَ تِلْكَ قَصِيرَةً وَ هَذِهِ طَوِيلَةً، لِأَنَّ نِعَمَ اللَّهِ أَبَدًا تَضَعُفُ عَلَى نِعَمِ الْمَخْلُوقِ أَصْعَافًا كَثِيرَةً، إِذْ كَانَتْ نِعَمُ اللَّهِ أَصْلَ النِّعَمِ كُلِّهَا، فَكُلُّ نِعْمَةٍ إِلَيْهَا تَرْجِعُ، وَ مِنْهَا تُنْزَعُ.

(۲۳۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا يَنْبَغِ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تَدْعُوَنَّ إِلَى مُبَارَزَةٍ، وَ إِنْ دُعِيتَ إِلَيْهَا فَاجِبٌ، فَإِنَّ الدَّاعِيَ بَاغٍ، وَ الْبَاغِي مَضْرُوعٌ.

(۲۳۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

خِيَارُ خِصَالِ النِّسَاءِ شَرَارُ خِصَالِ الرِّجَالِ: الزُّهْوُ وَ الْجُبْنُ وَ الْبُخْلُ. فَإِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ مَرْهُوَّةً لَمْ تُسَكِّنْ مِنْ نَفْسِهَا، وَ إِذَا كَانَتْ بِخَيْلَةٍ حَفِظَتْ مَالَهَا وَ مَالَ بَعْلِهَا، وَ إِذَا كَانَتْ جَبَانَةً فَرِقَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَعْزِضُ لَهَا.

(۲۳۵) وَقِيلَ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

صَفِّ لَنَا الْعَاقِلَ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:
هُوَ الَّذِي يَضَعُ الشَّيْءَ مَوَاضِعَهُ.
فَقِيلَ: فَصَفِّ لَنَا الْجَاهِلَ. فَقَالَ:
قَدْ فَعَلْتُ.

قَالَ الرَّضِيُّ: يَعْنِي: أَرَبَ الْجَاهِلِ هُوَ الَّذِي
لَا يَضَعُ الشَّيْءَ مَوَاضِعَهُ. فَكَانَ تَرَكَ صِفَتِهِ
صِفَةً لَهُ. إِذْ كَانَ بِخِلَافِ وَصْفِ الْعَاقِلِ.

(۲۳۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَاللَّهُ لَدُنِّيَاكُمْ هَذِهِ أَهْوَنُ فِي عَيْنِي مِنْ
عِرَاقٍ خَنْزِيرٍ فِي يَدٍ مَجْدُومٍ.

(۲۳۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ قَوْمًا عَبَدُوا اللَّهَ رَغْبَةً فَتِلْكَ
عِبَادَةُ التُّجَّارِ، وَ إِنَّ قَوْمًا عَبَدُوا
اللَّهَ رَهْبَةً فَتِلْكَ عِبَادَةُ الْعَبِيدِ، وَ إِنَّ
قَوْمًا عَبَدُوا اللَّهَ شُكْرًا فَتِلْكَ
عِبَادَةُ الْأَحْرَارِ.

(۲۳۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْمَرَاةُ شَرُّ كُلِّهَا، وَ شَرُّ مَا فِيهَا أَنَّهُ لَا بُدَّ
مِنْهَا.

(۲۳۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ أَطَاعَ التَّوَانِي ضَيَّعَ
الْحُقُوقَ، وَ مَنْ أَطَاعَ الْوَاشِي
ضَيَّعَ الصَّدِيقَ.

(۲۳۵)

آپؐ سے عرض کیا گیا کہ عقلمند کے اوصاف بیان کیجئے! فرمایا:
عقلمند وہ ہے جو ہر چیز کو اس کے موقع و محل پر رکھے۔
پھر آپؐ سے کہا گیا کہ جاہل کا وصف بتائیے تو فرمایا کہ:
میں بیان کر چکا۔

سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: مقصد یہ ہے کہ جاہل وہ ہے جو کسی چیز کو اس کے
موقع و محل پر نہ رکھے۔ گویا حضرتؑ کا اسے نہ بیان کرنا ہی بیان کرنا ہے، کیونکہ
اس کے اوصاف عقلمند کے اوصاف کے برعکس ہیں۔

(۲۳۶)

خدا کی قسم! تمہاری یہ دنیا میرے نزدیک سو رکی ان انتزیوں سے
بھی زیادہ ذلیل ہے جو کسی کوڑھی کے ہاتھ میں ہوں۔

(۲۳۷)

ایک جماعت نے اللہ کی عبادت ثواب کی رغبت و خواہش کے
پیش نظر کی، یہ سودا کرنے والوں کی عبادت ہے، اور ایک جماعت نے
خوف کی وجہ سے اس کی عبادت کی، یہ غلاموں کی عبادت ہے، اور ایک
جماعت نے از روئے شکر و سپاس گزاری اس کی عبادت کی،
یہ آزادوں کی عبادت ہے۔

(۲۳۸)

عورت سراپا برائی ہے اور سب سے بڑی برائی اس میں یہ ہے کہ
اس کے بغیر چارہ نہیں۔

(۲۳۹)

جو شخص سستی و کاہلی کرتا ہے وہ اپنے حقوق کو ضائع و برباد کر دیتا
ہے، اور جو چغل خور کی بات پر اعتماد کرتا ہے وہ دوست کو اپنے ہاتھ سے
کھود دیتا ہے۔

(۲۴۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْحَجَرُ الْغَصِيبُ فِي الدَّارِ رَهْنٌ عَلَى خَرَابِهَا.

قَالَ الرَّضِيُّ: وَ يُرْوَى هَذَا الْكَلَامُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَ لَا عَجَبَ أَرُبُ يَشْتَبِهَ الْكَلَامَانِ، لِأَنَّ مُسْتَقَاهُمَا مِنْ قَلِيلٍ، وَ مَفْرَعُهُمَا مِنْ ذُنُوبٍ.

(۲۴۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَوْمُ الْمَظْلُومِ عَلَى الظَّالِمِ أَشَدُّ مِنْ يَوْمِ الظَّالِمِ عَلَى الْمَظْلُومِ.

(۲۴۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إَتَى اللَّهَ بَعْضُ التَّقَى وَإِنْ قَلَّ، وَ اجْعَلْ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ اللَّهِ سِتْرًا وَإِنْ رَقَّ.

(۲۴۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذَا اِزْدَحَمَ الْجَوَابُ خَفِيَ الصَّوَابُ.

(۲۴۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ لِلَّهِ فِي كُلِّ نِعْمَةٍ حَقًّا، فَمَنْ آدَاهُ زَادَهُ مِنْهَا، وَ مَنْ قَصَرَ عَنْهُ خَاطَرَ بِزَوَالِ نِعْمَتِهِ.

(۲۴۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذَا كَثُرَتِ الْمُقْدَرَةُ قَلَّتِ الشَّهْوَةُ.

(۲۴۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِحْذَرُوا نِفَارَ النِّعَمِ، فَمَا كُلُّ شَارِدٍ

(۲۴۰)

گھر میں ایک غنصی پتھر کا لگانا اس کی ضمانت ہے کہ وہ تباہ و برباد ہو کر رہے گا۔

سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: ایک روایت میں یہ کلام رسالت مآب ﷺ سے منقول ہوا ہے اور اس میں تعجب ہی کیا کہ دونوں کے کلام ایک دوسرے کے مثل ہوں، کیونکہ دونوں کا سرچشمہ تو ایک ہی ہے۔

(۲۴۱)

مظلوم کے ظالم پر قابو پانے کا دن اس دن سے کہیں زیادہ سخت ہو گا جس میں ظالم مظلوم کے خلاف اپنی طاقت دکھاتا ہے۔

(۲۴۲)

اللہ سے کچھ تو ڈرو! چاہے وہ کم ہی ہو، اور اپنے اور اللہ کے درمیان کچھ تو پردہ رکھو! چاہے وہ باریک ہی سا ہو۔

(۲۴۳)

جب (ایک سوال کیلئے) جوابات کی بہتات ہو جائے تو صحیح بات چھپ جایا کرتی ہے۔

(۲۴۴)

بے شک اللہ تعالیٰ کیلئے ہر نعمت میں ایک حق ہے، تو جو اس حق کو ادا کرتا ہے اللہ اس کیلئے نعمت کو اور بڑھاتا ہے، اور جو کوتاہی کرتا ہے وہ موجودہ نعمت کو بھی خطرہ میں ڈالتا ہے۔

(۲۴۵)

جب مقدرت زیادہ ہو جاتی ہے تو خواہش کم ہو جاتی ہے۔

(۲۴۶)

نعمتوں کے زائل ہونے سے ڈرتے رہو، کیونکہ ہر بے قابو ہو کر

بِمَرْدُودٍ.

(۲۴۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْكُرْمُ أَغْطَفُ مِنَ الرَّحِمِ.

(۲۴۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ ظَنَّ بِكَ خَيْرًا فَصَدِّقْ ظَنَّهُ.

(۲۴۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ مَا أَكْرَهْتَ نَفْسَكَ

عَلَيْهِ.

(۲۵۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَرَفْتُ اللَّهَ سُبْحَانَهُ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ، وَ

حَلِّ الْعُقُودِ، وَنَقْضِ الْهَمَمِ.

(۲۵۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَرَارَةُ الدُّنْيَا حَلَاوَةُ الْآخِرَةِ، وَ حَلَاوَةُ

الدُّنْيَا مَرَارَةُ الْآخِرَةِ.

(۲۵۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فَرَضَ اللَّهُ الْإِيمَانَ تَطْهِيرًا مِنَ الشِّرْكِ،

وَ الصَّلَاةَ تَنْزِيهًا عَنِ الْكِبَرِ، وَ الزَّكَاةَ

تَسْبِيحًا لِلرِّزْقِ، وَ الصِّيَامَ ابْتِلَاءً لِإِخْلَاصِ

الْخَلْقِ، وَ الْحَجَّ تَقْوِيَةً لِلدِّينِ، وَ الْجِهَادَ

عِزًّا لِلْإِسْلَامِ، وَ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ مَصْلَحَةً

لِلْعَوَامِّ، وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَدْعًا

لِلْسَفَهَاءِ، وَ صَلَاةَ الرَّحِمِ مَنَمَةً لِلْعَدَدِ، وَ

الْقِصَاصَ حَقًّا لِلدِّمَاءِ، وَ إِقَامَةَ الْحُدُودِ

إِعْظَامًا لِلْمَحَارِمِ، وَ تَرْكَ شُرْبِ الْخَمْرِ

نکل جانے والی چیز پلٹا نہیں کرتی۔

(۲۴۷)

جذبہ کرم رابطہ قرابت سے زیادہ لطف و مہربانی کا سبب ہوتا ہے۔

(۲۴۸)

جو تم سے حسن ظن رکھے اس کے گمان کو سچا ثابت کرو۔

(۲۴۹)

بہترین عمل وہ ہے جس کے بجالانے پر تمہیں اپنے نفس کو مجبور

کرنا پڑے۔

(۲۵۰)

میں نے اللہ سبحانہ کو پہچانا ارادوں کے ٹوٹ جانے، نیتوں کے

بدل جانے اور ہمتوں کے پست ہو جانے سے۔

(۲۵۱)

دنیا کی تلخی آخرت کی خوشگواہی ہے اور دنیا کی خوشگواہی آخرت کی

تلخی ہے۔

(۲۵۲)

خداوند عالم نے ایمان کا فریضہ عائد کیا شرک کی آلودگیوں سے

پاک کرنے کیلئے، اور نماز کو فرض کیا رعونت سے بچانے کیلئے، اور زکوٰۃ

کو رزق کے اضافہ کا سبب بنانے کیلئے، اور روزہ کو مخلوق کے اخلاص کو

آزمائے کیلئے اور حج کو دین کے تقویت پہنچانے کیلئے، اور جہاد کو اسلام

کو سرفرازی بخشنے کیلئے، اور امر بالمعروف کو اصلاحِ خلائق کیلئے، اور نہی

عن المنکر کو سرپھروں کی روک تھام کیلئے، اور حقوقِ قرابت کے ادا

کرنے کو (یار و انصار کی) گنتی بڑھانے کیلئے، اور قصاص کو

خونریزی کے انسداد کیلئے، اور حدودِ شرعیہ کے اجراء کو محرمات

کی اہمیت قائم کرنے کیلئے، اور شراب خوری کے ترک کو عقل

تَحْصِينًا لِلْعَقْلِ، وَ مُجَانَبَةً السَّرِقَةِ
إِجَابًا لِلْعِفَّةِ، وَ تَرْكَ الرِّئْيِ تَحْصِينًا
لِلنَّسَبِ، وَ تَرْكَ اللِّوَاطِ تَكْثِيرًا لِلنَّسْلِ، وَ
الشَّهَادَةُ اسْتِظْهَارًا عَلَى الْمَجَاحِدَاتِ، وَ
تَرْكَ الْكَذِبِ تَشْرِيفًا لِلصِّدْقِ، وَ السَّلَامَ
أَمَانًا مِنَ السَّخَافِ، وَ الْأَمَانَاتِ نِظَامًا
لِلْأَمَّةِ، وَ الطَّاعَةَ تَعْظِيمًا لِلْإِمَامَةِ.

(۲۵۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَقُولُ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

أَحْلِفُوا الظَّالِمَ - إِذَا أَرَدْتُمْ يَمِينَهُ -
بِأَنَّهُ بَرِيءٌ مِّنْ حَوْلِ اللَّهِ وَ قُوَّتِهِ، فَإِنَّهُ
إِذَا حَلَفَ بِهَا كَاذِبًا عَوَّجَلِ الْعُقُوبَةَ، وَ إِذَا
حَلَفَ: بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَمْ يُعَاجِلْ،
لَأَنَّهُ قَدْ وَحَّدَ اللَّهُ تَعَالَى -

(۲۵۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَا بَنَ آدَمَ! كُنْ وَصِي نَفْسِكَ فِي مَالِكَ،
وَ اْعْمَلْ فِيهِ مَا تُؤْتِرُ أَنْ يُعْمَلَ فِيهِ
مِنْ بَعْدِكَ.

(۲۵۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْحِدَّةُ ضَرْبٌ مِنَ الْجُنُونِ، لِأَنَّ
صَاحِبَهَا يَنْدَمُ، فَإِنْ لَمْ يَنْدَمْ فَجُنُونُهُ
مُسْتَحْكَمٌ.

(۲۵۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

صِحَّةُ الْجَسَدِ مِنْ قِلَّةِ الْحَسَدِ.

کی حفاظت کیلئے، اور چوری سے پرہیز کو پاک بازی کا باعث ہونے
کیلئے، اور زنا کاری سے بچنے کو نسب کے محفوظ رکھنے کیلئے،
اور اغلام کے ترک کو نسل بڑھانے کیلئے، اور گواہی کو انکار حقوق کے
مقابلہ میں ثبوت مہیا کرنے کیلئے، اور جھوٹ سے علیحدگی کو سچائی کا
شرف آشکارا کرنے کیلئے، اور قیام امن کو خطروں سے تحفظ کیلئے، اور
امانتوں کی حفاظت کو اُمت کا نظام درست رکھنے کیلئے، اور اطاعت کو
امامت کی عظمت ظاہر کرنے کیلئے۔

(۲۵۳)

آپ فرمایا کرتے تھے کہ:

اگر کسی ظالم سے قسم لینا ہو تو اس سے اس طرح حلف اٹھاؤ کہ: وہ
اللہ کی قوت و توانائی سے بری ہے؟ کیونکہ جب وہ اس طرح جھوٹی قسم
کھائے گا تو جلد اس کی سزا پائے گا اور جب یوں قسم کھائے کہ: ”قسم
اُس اللہ کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں“، تو جلد اس کی گرفت نہ ہوگی،
کیونکہ اُس نے اللہ کو وحدت و یکتائی کے ساتھ یاد کیا ہے۔

(۲۵۴)

اے فرزند آدم! اپنے مال میں اپنا وصی خود بن اور جو تو چاہتا
ہے کہ تیرے بعد تیرے مال میں سے خیر خیرات کی جائے وہ خود انجام
دے دے۔

(۲۵۵)

غصہ ایک قسم کی دیوانگی ہے، کیونکہ غصہ و بعد میں
پشیمان ضرور ہوتا ہے اور اگر پشیمان نہیں ہوتا تو اُس کی
دیوانگی پختہ ہے۔

(۲۵۶)

حسد کی کمی بدن کی تندرستی کا سبب ہے۔

(۲۵۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِكَمِيلِ بْنِ زِيَادٍ النَّخَعِيِّ:

يَا كَمِيلُ! مَرُّ أَهْلِكَ أَنْ يَرَوْحُوا فِي
كَسْبِ الْمَكَارِمِ، وَ يُدْلِجُوا فِي حَاجَةِ
مَنْ هُوَ نَائِمٌ، فَوَالَّذِي وَسِعَ سَبْعُهُ
الْأَصْوَاتَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَوْدَعَ قَلْبًا سُرُورًا إِلَّا وَ
خَلَقَ اللَّهُ لَهُ مِنْ ذَلِكَ السُّرُورِ لُطْفًا، فَإِذَا
نَزَلَتْ بِهِ نَائِبَةٌ جَرَى إِلَيْهَا كَالْمَاءِ فِي
الْحِدَارَةِ، حَتَّى يَطْرُدَهَا عَنْهُ كَمَا تُطْرَدُ
غَرِيبَةُ الْإِبِلِ.

(۲۵۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذَا أَمَلَقْتُمْ فَتَاجِرُوا اللَّهَ بِالْصَّدَقَةِ.

(۲۵۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْوَفَاءُ لِأَهْلِ الْغَدْرِ عَدْرٌ عِنْدَ اللَّهِ، وَ
الْغَدْرُ بِأَهْلِ الْغَدْرِ وَفَاءٌ عِنْدَ اللَّهِ.

(۲۶۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَمْ مِنْ مُسْتَدْرِجٍ بِالْإِحْسَانِ
إِلَيْهِ، وَ مَغْرُورٍ بِالسَّخَرِ عَلَيْهِ، وَ
مَفْتُونٍ بِحُسْنِ الْقَوْلِ فِيهِ،
وَ مَا ابْتَلَى اللَّهُ سُبْحَانَهُ أَحَدًا بِمِثْلِ
الْإِمْلَاءِ لَهُ.

قَالَ الرَّضِيُّ: وَ قَدْ مَطَى هَذَا الْكَلَامُ فِيمَا
تَقَدَّمَ، إِلَّا أَنَّ فِيهِ لِهَمًّا زِيَادَةً جِدَّةً مُفِيدَةً.

(۲۵۷)

کمیل ابن زیاد نخعی سے فرمایا:

اے کمیل! اپنے عزیز و اقارب کو ہدایت کرو کہ وہ اچھی خصلتوں کو
حاصل کرنے کیلئے دن کے وقت نکلیں اور رات کو سو جانے والے کی
حاجت روائی کو چل کھڑے ہوں۔ اُس ذات کی قسم جس کی
قوتِ شنوائی تمام آوازوں پر حاوی ہے! جس کسی نے بھی کسی کے دل کو
خوش کیا تو اللہ اُس کیلئے اُس سرور سے ایک لطفِ خاص خلق فرمائے گا
کہ جب بھی اُس پر کوئی مصیبت نازل ہو تو وہ نشیب میں بہنے والے
پانی کی طرح تیزی سے بڑھے اور اجنبی اونٹوں کو ہنکانے کی طرح اس
مصیبت کو ہنکا کر دور کر دے۔

(۲۵۸)

جب تنگ دست ہو جاؤ تو صدقہ کے ذریعہ اللہ سے تجارت کرو۔

(۲۵۹)

غداروں سے وفا کرنا اللہ کے نزدیک غداری ہے اور غداروں کے
ساتھ غداری کرنا اللہ کے نزدیک عینِ وفا ہے۔

(۲۶۰)

کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جنہیں نعمتیں دے کر رفتہ رفتہ عذاب کا
مستحق بنایا جاتا ہے اور کتنے ہی لوگ ایسے ہیں کہ جو اللہ کی پردہ پوشی
سے دھوکا کھائے ہوئے ہیں اور اپنے بارے میں اچھے الفاظ سن کر
فریب میں پڑ گئے۔ اور مہلت دینے سے زیادہ اللہ کی جانب سے کوئی
بڑی آزمائش نہیں۔

سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: یہ کلام پہلے بھی گزر چکا ہے، مگر یہاں اس میں کچھ
عمدہ اور مفید اضافہ ہے۔

فَصْلٌ

نَذْكُرُ فِيهِ شَيْئًا مِنْ اخْتِيَارِ غَرِيبٍ
كَلَامِهِ الْمُحْتَاجِ إِلَى التَّفْسِيرِ:

(۱) فِي حَدِيثِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ ضَرْبَ يَعْسُوبِ الدِّينِ
بِذَنْبِهِ، فَيَجْتَمِعُونَ إِلَيْهِ كَمَا يَجْتَمِعُ
قَرْعُ الْخَرِيفِ.

قَالَ الرَّضِيُّ: أَلْيَعْسُوبُ: السَّيِّدُ الْعَظِيمُ
الْمَالِكُ لِأُمُورِ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ وَالْقَرْعُ: قَطْعُ
الْغَيْمِ الَّتِي لَا مَاءَ فِيهَا.

(۲) وَفِي حَدِيثِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

هَذَا الْخَطِيبُ الشَّحْشَحُ.

يُرِيدُ الْمَاهِرَ بِالْخُطْبَةِ الْمَاضِي فِيهَا، وَكُلُّ
مَاضٍ فِي كَلَامِهِ أَوْ سَيَّرَ فَهُوَ شَحْشَحٌ. وَالشَّحْشَحُ
فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ الْبَخِيلُ الْمُمْسِكُ.

(۳) وَفِي حَدِيثِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ لِلْخُصُومَةِ قُحْمًا.

يُرِيدُ بِالْقُحْمِ الْمَهَالِكُ،
لَا تَكُنْ تُقْحِمُ أَصْحَابَهَا فِي الْمَهَالِكِ
وَالْمَتَالِفِ فِي الْأَكْثَرِ، وَ مِنْ ذَلِكَ
«قُحْمَةُ الْأَعْرَابِ»، وَ هُوَ أَنْ تُصِيبَهُمُ
السَّنَةُ فَتَتَعَرَّقَ أَمْوَالُهُمْ، فَذَلِكَ
تَقْحُمُهَا فِيهِمْ. وَ قِيلَ فِيهِ وَجْهُ آخَرُ.

فصل

اس میں ہم امیر المؤمنین علیہ السلام کا وہ مشکل و دقیق کلام منتخب کر کے
درج کریں گے جو محتاج تشریح ہے:

[۱]

جب وہ وقت آئے گا تو دین کا یعسوب اپنی جگہ پر قرار پائے گا اور
لوگ اس طرح سمٹ کر اس طرف بڑھیں گے جس طرح موسم خریف
کے قزع جمع ہو جاتے ہیں۔

سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: ”یعسوب“ سے وہ بلند مرتبہ سردار مراد ہے جو اس
دن لوگوں کے معاملات کا مالک و مختار ہو گا اور ”قزع“ ابر کی ان ٹکڑیوں کو
کہتے ہیں جن میں پانی نہ ہو۔

[۲]

یہ خطیب شحش۔

سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: ”شحش“ کے معنی خطیب ماہر و شعلہ بیان کے ہیں اور
جوز بان آوری یا رفتار میں رواں ہوا سے ”شحش“ کہا جاتا ہے اور دوسرے
مقام پر اس کے معنی بخیل اور کنوس کے ہوتے ہیں۔

[۳]

لڑائی جھگڑے کا نتیجہ قحمت ہوتے ہیں۔

(سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: ”قحمت“ سے تباہیاں مراد ہیں، کیونکہ (اقحام کے
معنی ڈھیلنے کے ہیں اور) لڑائی جھگڑا عموماً لڑنے جھگڑنے والوں کو مہلکوں
اور تباہیوں میں ڈھیل دیتا ہے۔ اور اسی سے ”قحمتہ الاعراب“ (کالفظ) ماخوذ
ہے اور وہ یہ ہوتی ہے کہ بادیہ نشین عرب خشک سالیوں میں اس طرح مبتلا
ہو جائیں کہ ان کے چوپائے صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ ہو کر رہ جائیں اور یہی
اس بلا کا انہیں ڈھیل دینا ہے۔ اور اس کی ایک اور بھی توجیہ کی گئی ہے اور وہ

یہ کہ: سختی و شدت چونکہ انہیں شاداب حصوں کی طرف ڈھکیل دیتی ہے، یعنی صحرائی زندگی کی سختی و قحط سالی انہیں شہروں میں چلے جانے پر مجبور کر دیتی ہے، (اس لئے اسے ”قمتہ“ کہا جاتا ہے)۔

[۴]

جب لڑکیاں نص الحقائق کو پہنچ جائیں تو ان کیلئے ددہیالی رشتہ دار زیادہ حق رکھتے ہیں۔

سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: ”نص الحقائق“ کی جگہ ”نص الحقائق“ بھی وارد ہوا ہے۔ ”نص“ چیزوں کی انتہا اور ان کی آخری حد کو کہتے ہیں۔ جیسے چوپایہ کی وہ انتہائی رفتار کہ جو وہ دوڑ سکتا ہے ”نص“ کہلاتی ہے اور یونہی »نَصَصْتُ الرَّجُلَ عَنِ الْأَمْرِ« اس موقع پر کہا جائے گا جب کسی شخص سے پوری طرح پوچھ گچھ کرنے کے بعد اس سے سب کچھ اُگلوا لیا ہو۔ تو حضرتؒ نے ”نص الحقائق“ سے حد کمال تک پہنچنا مراد لیا ہے کہ جو بچپن کی حد آخر اور وہ زمانہ ہوتا ہے کہ کم سن کم سنی کے حدود سے نکل کر بڑوں کی صف میں داخل ہوتا ہے اور یہ بلوغ کیلئے نہایت فصیح اور بہت عجیب کنایہ ہے۔ حضرتؒ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ: جب لڑکیاں اس حد تک پہنچ جائیں تو ددہیالی رشتہ دار جبکہ وہ محرم بھی ہوں، جیسے بھائی اور چچا، وہ ان کا رشتہ کہیں کرنا چاہیں تو وہ ان کی ماں سے زیادہ رشتہ کے انتخاب کا حق رکھتے ہیں۔

اور ”حقاق“ سے (لڑکی کی) ماں کا ددہیالی رشتہ داروں سے جھگڑنا مراد ہے اور ہر ایک کا اپنے کو دوسرے سے زیادہ حقدار ثابت کرنا ہے۔ اور اسی سے ”حافظتہ حقائقاً“ بروزن ”جادلتہ جدالاً“ ہے۔ یعنی میں نے اس سے لڑائی جھگڑا کیا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ”نص الحقائق“ سے مراد بلوغ، عقل اور حد رشد و کمال تک پہنچنا ہے۔ کیونکہ حضرتؒ نے وہ زمانہ مراد لیا ہے کہ جس میں لڑکی پر

وَهُوَ أَهْمُ نُفُوحِهِمْ بِلَادِ الرَّيْفِ، آئ: نُحَوِّجُهُمْ إِلَى دُخُولِ الْخَصْرِ عِنْدَ مُحُولِ الْبَدْوِ.

(۴) وَضِيَ حَدِيثُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذَا بَلَغَ النِّسَاءُ نَصَّ الْحَقَائِقِ فَالْعَصْبَةُ أُولَى.

وَيُرَوَّى: نَصُّ الْحَقَائِقِ.

وَالنَّصُّ: مُنْتَهَى الْأَشْيَاءِ وَ مَبْلَغُ أَقْصَاهَا كَالنَّصِّ فِي السَّيْرِ، لِأَنَّهُ أَقْصَى مَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ الدَّائِبَةُ. وَ تَقُولُ: نَصَصْتُ الرَّجُلَ عَنِ الْأَمْرِ، إِذَا اسْتَقْصَيْتَ مَسْئَلَتَهُ عَنْهُ، لَتَسْتَخْرِجَ مَا عِنْدَهُ فِيهِ. فَ »نَصُّ الْحَقَائِقِ« يُرِيدُ بِهِ الْإِذْرَاقُ، لِأَنَّهُ مُنْتَهَى الصَّغَرِ، وَالْوَقْتُ الَّذِي يَخْرُجُ مِنْهُ الصَّغِيرُ إِلَى حَدِّ الْكَبِيرِ، وَهُوَ مِنْ أَفْصَحِ الْكِنَايَاتِ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ وَ أَغْرَبَهَا. يَقُولُ: فَإِذَا بَلَغَ النِّسَاءُ ذَلِكَ، فَالْعَصْبَةُ أُولَى بِالْمُرَاةِ مِنْ أُمِّهَا إِذَا كَانُوا مُحَرَّمًا، مِثْلَ الْإِخْوَةِ وَالْأَعْمَامِ، وَبِتَرْوِجِهَا إِنْ أَرَادُوا ذَلِكَ.

و »الْحَقَائِقُ«: مُحَاقَّةُ الْأَمْرِ لِلْعَصْبَةِ فِي الْمُرَاةِ، وَهُوَ الْجِدَالُ وَ الْحُصُومَةُ وَ قَوْلُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِلْآخَرِ: »أَنَا أَحَقُّ مِنْكَ بِهَذَا«، يُقَالُ مِنْهُ: حَاقَقْتُهُ حَقَاقًا مِثْلَ جَادَلْتُهُ جِدَالًا. وَ قَدْ قِيلَ: إِنْ نَصَّ الْحَقَائِقَ بُلُوغُ الْعَقْلِ، وَهُوَ الْإِذْرَاقُ، لِأَنَّهُ غَالِظٌ إِنْمَّا أَرَادَ مُنْتَهَى

حقوق و فرائض ماند ہو جاتے ہیں اور جس نے ”نص الحقائق“ کی روایت کی ہے اس نے ”حقائق“ کو حقیقت کی جمع لیا ہے۔

یہ مفاد ہے اس کا جو ابو عبیدہ قاسم ابن سلام نے کہا ہے۔ مگر میرے خیال میں اس مقام پر ”نص الحقائق“ سے مراد یہ ہے کہ لڑکیاں اس حد تک پہنچ جائیں کہ جس میں ان کیلئے عقد اور اپنے حقوق کا خود استعمال جائز ہوتا ہے۔ اس طرح اسے سہ سالہ اونٹنیوں سے تشبیہ دی گئی ہے اور ”حقائق“، حق اور حقیقت کی جمع ہے۔ یہ اس اونٹنی اور اونٹ کو کہتے ہیں جو تین سال ختم کرنے کے بعد چوتھے سال میں داخل ہو، اور اونٹ اُس عمر میں سواری اور تیز دوڑانے کے قابل ہو جاتے ہیں اور ”حقائق“ بھی ”حقیقت“ کی جمع ہے۔ اس بنا پر دونوں روایتوں کے ایک ہی معنی ہوں گے۔ اور یہ معنی جو ہم نے بیان کئے ہیں، پہلے معنی سے زیادہ اسلوب کلام عرب سے میل کھاتے ہیں۔

[۵]

ایمان ایک ”لمظہ“ کی صورت سے دل میں ظاہر ہوتا ہے۔ جو ان میں ایمان بڑھتا ہے وہ ”لمظہ“ بھی بڑھتا جاتا ہے۔ (سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: ”لمظہ“ سفید نقطہ یا اُس کے مانند سفید نشان کو کہتے ہیں اور اسی سے ”فرس المظہ“ اُس گھوڑے کو کہا جاتا ہے جس کے نیچے کے ہونٹ پر کچھ سفیدی ہو۔

[۶]

جو شخص کوئی ”دین ظنون“ وصول کرے تو جتنے سال اس پر گزرے ہوں گے ان کی زکوٰۃ دینا ضروری ہے۔

(سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: ”دین ظنون“ وہ قرضہ ہوتا ہے کہ قرض خواہ یہ فیصلہ نہ کر سکے کہ وہ اسے وصول ہو گا یا نہیں، کبھی امید

الْأَمْرِ الَّذِي تَحِبُّ فِيهِ الْحَقُّوُقُ وَالْأَحْكَامُ، وَ مَنْ رَوَاهُ نَصَّ الْحَقَائِقِ، فَإِنَّمَا أَرَادَ جَمْعَ حَقِيقَةٍ.

هَذَا مَعْنَى مَا ذَكَرَهُ أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَامٍ وَ الَّذِي عِنْدِي: أَنَّ الْمُرَادَ بِنَصِّ الْحَقَائِقِ هَهُنَا بُلُوغُ الْمُرَاقَةِ إِلَى الْحَدِّ الَّذِي يَجُوزُ فِيهِ تَرْوِجُهَا وَ تَصَرُّفُهَا فِي حَقُوقِهَا، تَشْبِيْهَا بِالْحَقَائِقِ مِنَ الْإِبِلِ، وَ هِيَ جَمْعُ حَقَّةٍ وَ حَقٍّ، وَ هُوَ الَّذِي اسْتَكْمَلَ ثَلَاثَ سِنِينَ وَ دَخَلَ فِي الرَّابِعَةِ، وَ عِنْدَ ذَلِكَ يَبْلُغُ إِلَى الْحَدِّ الَّذِي يُتِمَّكُنُ فِيهِ مِنْ رُكُوبِ ظَهْرِهِ وَ نَصَبِهِ فِي السَّيْرِ، وَ الْحَقَائِقُ أَيْضًا جَمْعُ حَقَّةٍ، فَالرَّوَايَتَانِ جَمِيعًا تَرْجِعَانِ إِلَى مَعْنَى وَاحِدٍ، وَ هَذَا أَشْبَهُ بِطَرِيقَةِ الْعَرَبِ مِنَ الْمَعْنَى الْمَذْكُورِ أَوَّلًا.

(۵) وَفِي حَدِيثِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ الْإِيمَانَ يَبْدُو لُظَةً فِي الْقَلْبِ، كَلْبًا اَزْدَادَ الْإِيمَانَ اَزْدَادَتِ اللَّظَةُ.

وَ اللَّظَةُ مِثْلُ التُّكْتَةِ أَوْ نَحْوِهَا مِنَ الْبَيَاضِ. وَ مِنْهُ قِيلَ: فَرَسٌ لَمْظٌ، إِذَا كَانَ يَجْحَفَلْتُهُ شَيْءٌ مِنَ الْبَيَاضِ.

(۶) وَفِي حَدِيثِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا كَانَ لَهُ الدَّيْنُ الظَّنُونُ يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُزَكِّيَهُ لِمَا مَضَى إِذَا قَبِضَهُ.

فَ «الظَّنُونُ»: الَّذِي لَا يَعْلَمُ صَاحِبُهُ أَيْقِضُهُ مِنَ الَّذِي هُوَ عَلَيْهِ أَمْرًا، فَكَأَنَّهُ الَّذِي

پیدا ہو اور کبھی ناامیدی۔ اور یہ بہت فصیح کلام ہے۔ یونہی ہر وہ چیز جس کی تمہیں طلب ہو اور یہ نہ جان سکو کہ تم اسے حاصل کرو گے یا نہیں، وہ ”ظنون“ کہلاتی ہے۔ چنانچہ اعشیٰ کا یہ قول اسی معنی کا حامل ہے جس کا مضمون یہ ہے:

”وہ ”جد ظنون“ جو گرج کر برسنے والے ابر کی بارش سے بھی محروم ہو، دریائے فرات کے مانند نہیں قرار دیا جاسکتا جبکہ وہ ٹھٹھٹھیں مار رہا ہو اور کشتی اور اچھے تیراک کو ڈھکیل کر دور پھینک رہا ہو۔“

”جد“ اس پرانے کنوئیں کو کہتے ہیں جو کسی بیابان میں واقع ہو، اور ”ظنون“ وہ ہے کہ جس کے متعلق یہ خبر نہ ہو کہ اس میں پانی ہے یا نہیں۔

[۷]

جب آپؐ نے لڑنے کیلئے لشکر روانہ کیا تو اسے رخصت کرتے وقت فرمایا:

جہاں تک بن پڑے عورتوں سے عاذب رہو۔

(سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ:) اس کے معنی یہ ہیں کہ عورتوں کی یاد میں کھو نہ جاؤ اور ان سے دل لگانے اور ان سے مقاربت کرنے سے پرہیز کرو، کیونکہ یہ چیز بازوئے حمیت میں کمزوری اور عزم کی پٹھلیوں میں سستی پیدا کرنے والی ہے اور دشمن کے مقابلہ میں کمزور اور جنگ میں سعی و کوشش سے روگرداں کرنے والی ہے۔ اور جو شخص کسی چیز سے منہ پھیر لے اس کیلئے کہا جاتا ہے کہ: «أَعَذَّبَ عَنْهُ» (وہ اس سے الگ ہو گیا)، اور جو کھانا پینا چھوڑ دے اسے ”عاذب“ اور ”عذوب“ کہا جاتا ہے۔

[۸]

وہ اس یا سر فاج کے مانند ہے جو جوئے کے تیروں کا پانسہ پھینک کر پہلے ہی داؤں میں کامیابی کا متوقع ہوتا ہے۔

(سید رضیؒ کہتے ہیں کہ:) ”یا سرون“ وہ لوگ ہوتے ہیں کہ جو نحر کی ہوئی

يُظُنُّ بِهِ، فَمَرَّةً يَّرْجُوهُ، وَمَرَّةً لَا يَّرْجُوهُ. وَهُوَ مِنْ أَفْصَحِ الْكَلَامِ، وَكَذَلِكَ كُلُّ أَمْرٍ تَطْلُبُهُ وَلَا تَدْرِي عَلَى آيِّ شَيْءٍ أَنْتَ مِنْهُ، فَهُوَ ظَنُّورٌ، وَعَلَى ذَلِكَ قَوْلُ الْأَعَشِيِّ:

مَا يُجْعَلُ الْجُدُّ الظُّنُّورُ الَّذِي جُنِبَ صَوْبُ اللَّحِبِ الْمَاطِرِ مِثْلَ الْفَرَاتِ إِذَا مَا طَمَأ يَقْذِفُ بِالْبُوصِيِّ وَالْمَاهِرِ وَ «الْجُدُّ»: الْبُسْرُ الْعَادِيَةُ فِي الصَّحْرَاءِ، وَ «الظُّنُونُ»: الَّذِي لَا يُعْلَمُ هَلْ فِيهَا مَاءٌ أَمْ لَا.

(۷) وَفِي حَدِيثِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّهُ شَيْعٌ جَيْشًا يُغْزِيهِ، فَقَالَ:

أَعَذِّبُوا عَنِ النِّسَاءِ مَا اسْتَطَعْتُمْ.

وَمَعْنَاهُ: اصْدِفُوا عَنْ ذُنُوبِ النِّسَاءِ وَشُغْلِ الْقُلُوبِ بِهِنَّ، وَامْتَنِعُوا مِنَ الْمُقَارَبَةِ لَهُنَّ، لِأَنَّ ذَلِكَ يَفُكُّ فِي عَصْدِ الْحُمِيَّةِ، وَيَقْدَحُ فِي مَعَاقِدِ الْعَزِيمَةِ، وَيَكْسِرُ عَنِ الْعَدُوِّ، وَ يَلْفُكُ عَنِ الْإِبْعَادِ فِي الْغَزْوِ، وَكُلُّ مَنْ امْتَنَعَ مِنْ شَيْءٍ فَقَدْ أَعَذَّبَ عَنْهُ. وَالْعَاذِبُ وَالْعَذُوبُ: الْمُتَمَتِّعُ مِنَ الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ.

(۸) وَفِي حَدِيثِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَالْيَاسِرِ الْفَالَجِ يَنْتَظِرُ أَوَّلَ فَوْزَةٍ مِنْ قِدَاحِهِ.

الْيَاسِرُ: هُمُ الَّذِينَ يَتَصَارَبُونَ

اُونٹنی پر جوئے کے تیروں کا پانسہ پھینکتے ہیں اور ”فالج“ کے معنی جیتنے والے کے ہیں۔ یوں کہا جاتا ہے: «قَدْ فَلَجَ عَلَيْهِمْ وَفَلَجَهُمْ» (وہ ان پر غالب ہوا)۔ چنانچہ مشہور جرّز نظم کرنے والے شاعر کا قول ہے:

”جب میں نے کسی ”فالج“ کو دیکھا کہ اس نے فلج حاصل کی۔

[۹]

جب احمرارِ باس ہوتا تھا تو ہم رسول اللہ ﷺ کی سپر میں جاتے تھے، اور ہم میں سے کوئی بھی ان سے زیادہ دشمن سے قریب تر نہ ہوتا تھا۔

(سید رضیؒ کہتے ہیں کہ:) اس کا مطلب یہ ہے کہ جب دشمن کا خطرہ بڑھ جاتا تھا اور جنگ سختی سے کاٹنے لگتی تھی تو مسلمان یہ سہارا ڈھونڈنے لگتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ خود بنفس نفیس جنگ کریں تو اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کی وجہ سے ان کی نصرت فرمائے اور آپؐ کی موجودگی کے باعث خوف و خطر کے موقع سے محفوظ رہیں۔

حضرت کا ارشاد جب ”احمرارِ باس ہوتا تھا“ (جس کے لفظی معنی یہ ہیں کہ: جنگ سرخ ہو جاتی تھی) یہ کنایہ ہے جنگ کی شدت و سختی سے۔ اور اس کی توجیہ میں چند اقوال ذکر کئے گئے ہیں، مگر ان میں سب سے بہتر قول یہ ہے کہ آپؐ نے جنگ کی تیزی اور گرمی کو آگ سے تشبیہ دی ہے جو اپنے اثر اور رنگ دونوں کے اعتبار سے گرمی اور سُرخی لئے ہوتی ہے۔ اور اس معنی کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن قبیلہ بنی ہوازن کی جنگ میں لوگوں کو جنگ کرتے دیکھا تو فرمایا: «اب وطیس گرم ہو گیا»۔ ”وطیس“ اُس جگہ کو کہتے ہیں جس میں آگ جلائی جائے۔ اس مقام پر پیغمبر ﷺ نے لوگوں کے میدانِ کارزار کی گرم بازاری کو آگ کے بھڑکنے اور اس کے لپکوں کی تیزی سے تشبیہ دی ہے۔

یہ فصل تمام ہو گئی۔ اب ہم اس باب میں پہلے مقصد کی طرف

رجوع کرتے ہیں

بِالْقِدَاحِ عَلَى الْجُرُورِ، وَ الْفَالِجِ:
الْقَاهِرُ الْعَالِبُ، يُقَالُ: قَدْ فَلَجَ عَلَيْهِمْ وَفَلَجَهُمْ. وَقَالَ الرَّاجِزُ:

لَمَّا رَأَيْتُ فَالِجًا قَدْ فَلَجَا

(۹) وَضِي حَدِيثُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كُنَّا إِذَا أَحْمَرَ الْبَاسُ اتَّقَيْنَا بِرَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِّنَّا أَقْرَبَ إِلَى
الْعَدُوِّ مِنْهُ.

وَمَعْنَى ذَلِكَ: أَنَّهُ إِذَا عَظُمَ الْخَوْفُ مِنَ
الْعَدُوِّ، وَ اشْتَدَّ عِصَاضُ الْحَرْبِ، فَرَعَ
الْمُسْلِمُونَ إِلَى قِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
بِنَفْسِهِ، فَيُنْزِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّصْرَ بِهِ، وَ
يَأْمَنُونَ مِمَّا كَانُوا يَخَافُونَهُ بِمَكَانِهِ.

وَقَوْلُهُ: «إِذَا أَحْمَرَ الْبَاسُ»، كِنَايَةٌ عَنِ
اشْتِدَادِ الْأَمْرِ، وَ قَدْ قِيلَ فِي ذَلِكَ أَقْوَالٌ
أَحْسَنُهَا: أَنَّهُ شَبَّهَ حُمَى الْحَرْبِ بِالنَّارِ، الَّتِي
تَجْمَعُ الْحَرَارَةُ وَالْحُمَرَةُ بِفِعْلِهَا وَ لَوْحُهَا. وَمِمَّا
يُقَوِّى ذَلِكَ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَ قَدْ رَأَى
مُجْتَلِدَ النَّاسِ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَ هِيَ حَرْبٌ
هَوَازِبٌ: «أَلَا نَحْيَى الْوُطَيْسُ»، فَ
«الْوُطَيْسُ»: مُسْتَوْفِدُ النَّارِ، فَشَبَّهَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مَا اسْتَحَرَّ مِنْ جِلَادِ الْقَوْمِ بِاحْتِدَامِ
النَّارِ وَ شِدَّةِ التَّهَابِهَا.

انْقَضَى هَذَا الْفَصْلُ، وَ رَجَعْنَا إِلَى سَنَنِ

الْغَرْصِ الْأَوَّلِ فِي هَذَا الْبَابِ

(۲۶۱)

جب امیر المؤمنین علیہ السلام کو یہ اطلاع ملی کہ معاویہ کے ساتھیوں نے (شہر) انبار پر دھاوا کیا ہے تو آپ بنفہس نفیس پیادہ پا چل کھڑے ہوئے، یہاں تک کہ نخلہ تک پہنچ گئے۔ اتنے میں لوگ بھی آپ کے پاس پہنچ گئے اور کہنے لگے: یا امیر المؤمنین! ہم دشمن سے نہٹ لیں گے، آپ کے تشریف لے جانے کی ضرورت نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ:

تم اپنے سے تو میرا بچاؤ کر نہیں سکتے، دوسروں سے کیا بچاؤ کرو گے۔ مجھ سے پہلے رعایا اپنے حاکموں کے ظلم و جور کی شکایت کیا کرتی تھی مگر میں آج اپنی رعیت کی زیادتیوں کا گلہ کرتا ہوں۔ گویا کہ میں رعیت ہوں اور وہ حاکم اور میں حلقہ بگوش ہوں اور وہ فرمانروا۔

(سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: جب امیر المؤمنین علیہ السلام نے ایک طویل کلام کے ذیل میں کہ جس کا منتخب حصہ ہم خطب میں درج کر چکے ہیں، یہ کلمات ارشاد فرمائے تو آپ کے اصحاب میں سے دو شخص اٹھ کھڑے ہوئے اور ان میں سے ایک نے کہا کہ: یا امیر المؤمنین! مجھے اپنی ذات اور اپنے بھائی کے علاوہ کسی پر اختیار نہیں تو آپ ہمیں حکم دیں ہم اسے بجالائیں گے جس پر حضرت نے فرمایا کہ:

میں جو چاہتا ہوں وہ تم دو آدمیوں سے کہاں سرانجام پاسکتا ہے؟۔

(۲۶۲)

بیان کیا گیا ہے کہ حارث ابن حوط حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ: کیا آپ کے خیال میں مجھے اس کا گمان بھی ہو سکتا ہے کہ اصحاب جمل گمراہ تھے؟ حضرت نے فرمایا کہ:

اے حارث! تم نے نیچے کی طرف دیکھا، اوپر کی طرف نگاہ نہیں ڈالی، جس کے نتیجے میں تم حیران و سرگردان ہو گئے ہو۔ تم حق ہی کو نہیں

(۲۶۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَمَّا بَلَغَهُ إِغَارَةُ أَصْحَابِ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْأَنْبَارِ، فَخَرَجَ بِنَفْسِهِ مَاشِيًا، حَتَّى أَتَى الشُّخَيْلَةَ، فَأَذْرَكُهُ النَّاسُ، وَ قَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! نَحْنُ نَكْفِيكَهُمْ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

مَا تَكْفُونَنِي أَنْفُسُكُمْ، فَكَيْفَ تَكْفُونَنِي غَيْرُكُمْ؟ إِنْ كَانَتِ الرَّعَايَا قَبْلِي لَتَشْكُوا حَيْفَ رِعَاتِهَا، وَإِنِّي الْيَوْمَ لَأَشْكُو حَيْفَ رِعِيَّتِي، كَأَنِّي الْمَقُودُ وَهُمْ الْقَادَةُ، أَوِ الْمَوْزُوعُ وَهُمْ الْوَزَعَةُ.

فَلَمَّا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَذَا الْقَوْلَ، فِي كَلَامٍ طَوِيلٍ، قَدْ ذَكَّرْنَا مُحْتَارَهُ فِي جُمْلَةٍ الْخُطْبِ، تَقَدَّمَ إِلَيْهِ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَآخِي، فَمُرْنَا بِأَمْرِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! نَنْفُذُ لَهُ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

وَإَيْنَ تَقَعَانِ مِمَّا أُرِيدُ؟

(۲۶۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَقِيلَ: إِنَّ الْحَارِثَ بْنَ حَظْوَةَ أَتَاهُ، فَقَالَ: أَتُرَانِي أَظُنُّ أَصْحَابَ الْجَمَلِ كَانُوا عَلَى ضَلَالَةٍ؟، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

يَا حَارِثُ! إِنَّكَ نَظَرْتَ تَحْتَكَ، وَلَمْ تَنْظُرْ فَوْقَكَ فَجِزْتَ! إِنَّكَ لَمْ تَعْرِفِ الْحَقَّ

جانتے کہ حق والوں کو جانو اور باطل ہی کو نہیں پہچانتے کہ باطل کی راہ پر چلنے والوں کو پہچانو۔

حارث نے کہا کہ: میں سعد ابن مالک اور عبد اللہ ابن عمر کے ساتھ گوشہ گزریں ہو جاؤں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ: سعد اور عبد اللہ ابن عمر نے نہ حق کی مدد کی اور نہ باطل کی نصرت سے ہاتھ اٹھایا۔

(۲۶۳)

بادشاہ کا ندیم و مصاحب ایسا ہے جیسے شیر پر سوار ہونے والا کہ اس کے مرتبہ پر رشک کیا جاتا ہے، لیکن وہ اپنے موقف سے خوب واقف ہے۔

(۲۶۴)

دوسروں کے پسماندگان سے بھلائی کرو، تاکہ تمہارے پسماندگان پر بھی نظر شفقت پڑے۔

(۲۶۵)

جب حکماء کا کلام صحیح ہو تو وہ دوا ہے اور غلط ہو تو سراسر مرض ہے۔

(۲۶۶)

حضرت سے ایک شخص نے سوال کیا کہ: ایمان کی تعریف کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ:

کل میرے پاس آنا، تاکہ میں تمہیں اس موقع پر بتاؤں کہ دوسرے لوگ بھی سن سکیں کہ اگر تم بھول جاؤ تو دوسرے یاد رکھیں۔ اس لئے کہ کلام بھڑکے ہوئے شکار کے مانند ہوتا ہے کہ ایک کی گرفت میں آجاتا ہے اور دوسرے کے ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔

(سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: حضرت نے اس کے بعد جو جواب دیا وہ ہم

فَتَعْرِفَ مَنْ آتَاهُ، وَ لَمْ تَعْرِفِ الْبَاطِلَ
فَتَعْرِفَ مَنْ آتَاهُ.

فَقَالَ الْحَارِثُ: فَإِنِّي أَعْتَزِلُ مَعَ سَعْدِ بْنِ
مَالِكٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:
إِنَّ سَعْدًا وَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ لَمْ يَنْصُرَا
الْحَقَّ وَ لَمْ يَخْذُلَا الْبَاطِلَ.

(۲۶۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

صَاحِبُ السُّلْطَانِ كَرَاكِبِ الْأَسَدِ:
يُغْبِطُ بِمَوْقِعِهِ، وَ هُوَ أَعْلَمُ
بِمَوْضِعِهِ.

(۲۶۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَحْسِنُوا فِي عَقَبِ غَيْرِكُمْ تُحْفَظُوا فِي
عَقَبِكُمْ.

(۲۶۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ كَلَامَ الْحُكَمَاءِ إِنْ كَانَ صَوَابًا كَانَ
دَوَاءً، وَإِذَا كَانَ خَطَاًا كَانَ دَاءً.

(۲۶۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ سَأَلَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلٌ أَرَبٌ يُعَرِّفُهُ
الْإِيمَانَ، فَقَالَ:

إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فَأَتَيْتَنِي حَتَّى أُخْبِرَكَ عَلَى
أَسْبَاحِ النَّاسِ، فَإِنْ تَسَيَّتَ مَقَالَتِي حَفِظَهَا
عَلَيْكَ غَيْرُكَ، فَإِنَّ الْكَلَامَ كَالشَّارِدَةِ،
يَنْقُضُهَا هَذَا وَيُخْطِئُهَا هَذَا.

وَ قَدْ ذَكَرْنَا مَا أَجَابَهُ بِهِ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ

هَذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «الْإِيمَانُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ».

(۲۶۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَا ابْنَ آدَمَ! لَا تَحِبُّ لِحَمِّ يَوْمِكَ الَّذِي لَمْ يَأْتِكَ عَلَى يَوْمِكَ الَّذِي قَدْ أَتَاكَ، فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ مِنْ عُمْرِكَ يَأْتِ اللَّهُ فِيهِ بِرِزْقِكَ.

(۲۶۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَحِبُّ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَّا، عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِضَتِكَ يَوْمًا مَّا، وَ أَبْغَضُ بَغِضَتِكَ هَوْنًا مَّا، عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَّا.

(۲۶۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

النَّاسُ فِي الدُّنْيَا عَامِلَانِ:

عَامِلٌ عَمِلَ فِي الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا، قَدْ شَغَلَتْهُ دُنْيَاهُ عَنْ أُخْرَتِهِ، يَخْشَى عَلَى مَنْ يَخْلُفُهُ الْفَقْرَ، وَيَأْمَنُ عَلَى نَفْسِهِ، فَيُفْنِي عُمُرَهُ فِي مَنَفَعَةٍ غَيْرِهِ.

وَعَامِلٌ عَمِلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا بَعْدَهَا، فَجَاءَهُ الَّذِي لَهُ مِنَ الدُّنْيَا بِغَيْرِ عَمَلٍ، فَأَحْرَزَ الْحَظَّيْنِ مَعًا، وَ مَلَكَ الدَّارَيْنِ جَمِيعًا، فَأَصْبَحَ وَجِهًا عِنْدَ اللَّهِ، لَا يَسْأَلُ اللَّهُ حَاجَةً فَيَبْنَعَهُ.

(۲۷۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَرُوِيَ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيحَ أَيَّامِهِ حُلِيَ الْكُعْبَةُ وَ كَثُرَتْهُ، فَقَالَ قَوْمٌ: لَوْ

اسی باب میں پہلے درج کر چکے ہیں اور وہ آپ کا یہ ارشاد تھا کہ: «الایمان علی اربع شعب» (ایمان کی چار چیزیں ہیں)۔

(۲۶۷)

اے فرزند آدم! اس دن کی فکر کا بار جو ابھی آیا نہیں آج کے اپنے دن پر نہ ڈال کہ جو آچکا ہے۔ اس لئے کہ اگر ایک دن بھی تیری عمر کا باقی ہوگا تو اللہ تیرا رزق تجھ تک پہنچائے گا۔

(۲۶۸)

اپنے دوست سے بس ایک حد تک محبت کرو، کیونکہ شاید کسی دن وہ تمہارا دشمن ہو جائے، اور دشمن کی دشمنی بس ایک حد میں رکھو، ہو سکتا ہے کہ کسی دن وہ تمہارا دوست ہو جائے۔

(۲۶۹)

دنیا میں کام کرنے والے دو قسم کے ہیں:

ایک وہ جو دنیا کیلئے سرگرم عمل رہتا ہے اور اسے دنیا نے آخرت سے روک رکھا ہے۔ وہ اپنے پسماندگان کیلئے فقر و فاقہ کا خوف کرتا ہے، مگر اپنی تنگدستی سے مطمئن ہے تو وہ دوسروں کے فائدہ ہی میں پوری عمر بسر کر دیتا ہے۔

اور ایک وہ ہے جو دنیا میں رہ کر اس کے بعد کی منزل کیلئے عمل کرتا ہے، تو اسے تنگ و دو کئے بغیر دنیا بھی حاصل ہو جاتی ہے اور اس طرح وہ دونوں حصوں کو سمیٹ لیتا ہے اور دونوں گھروں کا مالک بن جاتا ہے۔ وہ اللہ کے نزدیک باوقار ہوتا ہے اور اللہ سے کوئی حاجت نہیں مانگتا جو اللہ پوری نہ کرے۔

(۲۷۰)

بیان کیا گیا ہے کہ عمر ابن خطاب کے سامنے خانہ کعبہ کے زیورات اور ان کی کثرت کا ذکر ہوا تو کچھ لوگوں نے ان سے کہا کہ اگر آپ ان زیورات کو

لے لیں اور انہیں مسلمانوں کے لشکر پر صرف کر کے ان کی روانگی کا سامان کریں تو زیادہ باعث اجر ہوگا، خانہ کعبہ کو ان زیورات کی کیا ضرورت ہے؟ چنانچہ عمر نے اس کا ارادہ کر لیا اور امیر المومنین علیؓ سے اس کے بارے میں مسئلہ پوچھا۔ آپؓ نے فرمایا کہ:

جب قرآن مجید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تو اس وقت چار قسم کے اموال تھے: ایک مسلمانوں کا ذاتی مال تھا۔ اسے آپؐ نے ان کے وارثوں میں ان کے حصہ کے مطابق تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ دوسرا مالی غنیمت تھا۔ اسے اس کے مستحقین پر تقسیم کیا۔ تیسرا مال خمس تھا۔ اس مال کے اللہ تعالیٰ نے خاص مصارف مقرر کر دیئے۔ چوتھے زکوٰۃ و صدقات تھے۔ انہیں اللہ نے وہاں صرف کرنے کا حکم دیا جو ان کا مصرف ہے۔ یہ خانہ کعبہ کے زیورات اس زمانہ میں بھی موجود تھے، لیکن اللہ نے ان کو ان کے حال پر رہنے دیا اور ایسا بھولے سے تو نہیں ہوا، اور نہ ان کا وجود اس پر پوشیدہ تھا۔ لہذا آپؐ بھی انہیں وہیں رہنے دیجئے جہاں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رکھا ہے۔

یہ سن کر عمر نے کہا کہ: ”اگر آپؐ نہ ہوتے تو ہم رسوا ہو جاتے“۔ اور زیورات کو ان کی حالت پر رہنے دیا۔

(۲۷۱)

روایت کی گئی ہے کہ حضرتؓ کے سامنے دو آدمیوں کو پیش کیا گیا جنہوں نے بیت المال میں چوری کی تھی۔ ایک تو ان میں غلام اور خود بیت المال کی ملکیت تھا اور دوسرا لوگوں میں سے کسی کی ملکیت میں تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ: یہ غلام جو بیت المال کا ہے اس پر حد جاری نہیں ہو سکتی، کیونکہ اللہ کا مال اللہ کے مال ہی نے کھایا ہے، لیکن دوسرے پر حد جاری ہوگی۔ چنانچہ اس کا ہاتھ قطع کر دیا۔

أَخَذَتْهُ فَجَهَّزَتْ بِهِ جِيُوشَ الْمُسْلِمِينَ كَانَتْ أَكْظَمَ لِلْأَجْرِ، وَ مَا تَصْنَعُ الْكَعْبَةُ بِالْحُلِيِّ، فَهَمَّ عُمَرُ بِذَلِكَ وَ سَأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ الْأَمْوَالُ أَرْبَعَةٌ: أَمْوَالُ الْمُسْلِمِينَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْوَرِثَةِ فِي الْفَرَايِضِ، وَ الْفَيْءِ فَقَسَمَهُ عَلَى مُسْتَحِقِّهِ، وَ الْخُمْسُ فَوَضَعَهُ اللَّهُ حَيْثُ وَضَعَهُ، وَ الصَّدَقَاتُ فَجَعَلَهَا اللَّهُ حَيْثُ جَعَلَهَا، وَ كَانَ حُلَى الْكَعْبَةِ فِيهَا يَوْمَعِدٍ فَتَرَكَهُ اللَّهُ عَلَى حَالِهِ، وَ لَمْ يَتْرُكْهُ نِسِيَانًا، وَ لَمْ يَخُفْ عَلَيْهِ مَكَانًا، فَأَقْرَهُ حَيْثُ أَقْرَهُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ ﷺ.

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: «لَوْلَاكَ لَا فَتَصَحَّحْنَا». وَ تَرَكَ الْحُلَى بِحَالِهِ.

(۲۷۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

رَوَى أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَفَعَ إِلَيْهِ رَجُلَانِ سَرَقَا مِنْ مَالِ اللَّهِ، أَحَدُهُمَا عَبْدٌ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَ الْآخَرُ مِنْ عُرُوضِ النَّاسِ، قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَمَّا هَذَا فَهُوَ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَ لَا حَدَّ عَلَيْهِ، مَالُ اللَّهِ أَكَلَ بَعْضُهُ بَعْضًا، وَ أَمَّا الْآخَرُ فَعَلَيْهِ الْحَدُّ. فَقَطَّعَ يَدَهُ.

(۲۷۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَوْ قَدْ اسْتَوَتْ قَدَمَايَ مِنْ هَذِهِ
الْمَدَاحِضِ لَغَيَّبْتُ أَشْيَاءَ.

(۲۷۳)

اگر ان پھسلنوں سے بچ کر میرے پیر جم گئے تو میں بہت سی
چیزوں میں تبدیلی کر دوں گا۔

(۲۷۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اعْلَمُوا عِلْمًا يَفِينُنَا أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ
لِلْعَبْدِ - وَ إِنْ عَظُمَتْ حِيلَتُهُ، وَ اشْتَدَّتْ
طَلِبَتُهُ، وَ قَوِيَتْ مَكِيدَتُهُ - أَكْثَرَ مِمَّا سَيَّ
لَهُ فِي الذِّكْرِ الْحَكِيمِ. وَ لَمْ يَحُلْ بَيْنَ
الْعَبْدِ فِي ضَعْفِهِ وَ قِلَّةِ حِيلَتِهِ، وَ بَيْنَ أَنْ
يَبْلُغَ مَا سَيَّ لَهُ فِي الذِّكْرِ الْحَكِيمِ، وَ
الْعَارِفُ لِهَذَا الْعَامِلُ بِهِ أَعْظَمُ النَّاسِ
رَاحَةً فِي مَنَفَعَةٍ، وَ التَّارِكُ لَهُ الشَّاكُ فِيهِ
أَعْظَمُ النَّاسِ شُغْلًا فِي مَضَرَّةٍ.وَ رَبِّ مُنْعَمٍ عَلَيْهِ مُسْتَدْرِجٌ بِالنُّعَى، وَ
رَبِّ مُبْتَلًى مَّضْنُوعٌ لَهُ بِالْبُلُوَى، فَزِدْ أَيُّهَا
الْمُسْتَمِعُ فِي شُكْرِكَ، وَ قَصِرْ مِنْ عَجَلَتِكَ،
وَ قِفْ عِنْدَ مُنْتَهَى رِزْقِكَ.

(۲۷۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا تَجْعَلُوا عِلْمَكُمْ جَهْلًا، وَ يَقِينَكُمْ
شَكًّا، إِذَا عَلِمْتُمْ فَأَعْمَلُوا، وَ إِذَا تَيَقَّنْتُمْ
فَأَقْدِمُوا.

(۲۷۴)

اپنے علم کو جہل اور اپنے یقین کو شک نہ بناؤ۔
جب جان لیا تو عمل کرو اور جب یقین پیدا ہو گیا
تو آگے بڑھو۔

(۲۷۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ الطَّمَعَ مُورِدٌ غَيْرُ مُصْدِرٍ، وَضَامِنٌ غَيْرُ وَفٍّ. وَرَبَّمَا شَرِقَ شَارِبُ الْمَاءِ قَبْلَ رِيِّهِ، وَكَلَّمَا عَظُمَ قَدْرُ الشَّيْءِ الْمُتَنَافِسِ فِيهِ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ لِفَقْدِهِ، وَالْأَمَانِيُّ تُعَيَّى أَعْيُنَ الْبَصَائِرِ، وَالْحَظُّ يَأْتِي مَنْ لَا يَأْتِيهِ.

(۲۷۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ تُحْسِنَ فِي لَامِعَةِ الْعُيُونِ عَلَانِيَتِي، وَ تُقَبِّحَ فِيهَا أُبْطُنَ لَكَ سَرِيرَتِي، مُحَافِظًا عَلَى رِيَاءِ النَّاسِ مِنْ تَفْسِي بِجَمِيعِ مَا أَنْتَ مُطَّلِعٌ عَلَيْهِ مِنِّي، فَأَبْدِي لِلنَّاسِ حُسْنَ ظَاهِرِي، وَأُفْضِ إِلَيْكَ بِسُوءِ عَمَلِي، تَقَرُّبًا إِلَى عِبَادِكَ، وَ تَبَاعُدًا مِنْ مَرَضَاتِكَ.

(۲۷۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا وَالَّذِي أَمْسَيْنَا مِنْهُ فِي غُبَرِ لَيْلَةٍ دَهْمَاءَ، تَكْشُرُ عَنْ يَوْمٍ آخَرَ، مَا كَانَ كَذَا وَكَذَا.

(۲۷۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَلِيلٌ تَدُومُ عَلَيْهِ أَرْجَى مِنْ كَثِيرٍ مَمْلُوءٍ مِنْهُ.

(۲۷۵)

طمع گھاٹ پر اتارتی ہے مگر سیراب کئے بغیر پلٹا دیتی ہے، ذمہ داری کا بوجھ اٹھاتی ہے مگر اسے پورا نہیں کرتی۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پانی پینے والے کو پینے سے پہلے ہی اچھو ہو جاتا ہے اور جتنی کسی مرغوب و پسندیدہ چیز کی قدر و منزلت زیادہ ہوتی ہے اتنا ہی اسے کھودینے کا رنج زیادہ ہوتا ہے۔ آرزوئیں دیدہ بصیرت کو اندھا کر دیتی ہیں اور جو نصیب میں ہوتا ہے پہنچنے کی کوشش کئے بغیر مل جاتا ہے۔

(۲۷۶)

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میرا ظاہر لوگوں کی چشمِ ظاہرین میں بہتر ہو اور جو اپنے باطن میں چھپائے ہوئے ہوں وہ تیری نظروں میں بُرا ہو، درآں حالیکہ میں لوگوں کے دکھاوے کیلئے اپنے نفس کی ان چیزوں سے نگہداشت کروں کہ جن سب پر تو آگاہ ہے۔ اس طرح لوگوں کے سامنے تو ظاہر کے اچھا ہونے کی نمائش کروں اور تیرے سامنے اپنی بد اعمالیوں کو پیش کرتا رہوں، جس کے نتیجے میں تیرے بندوں سے تقرب حاصل کروں اور تیری خوشنودیوں سے دور ہی ہوتا چلا جاؤں۔

(۲۷۷)

(کسی موقع پر قسم کھاتے ہوئے ارشاد فرمایا:) اس ذات کی قسم جس کی بدولت ہم نے ایسی شبِ تار کے باقی ماندہ حصہ کو بسر کر دیا جس کے چھٹے ہی روز درخشاں ظاہر ہوگا! ایسا اور ایسا نہیں ہوا۔

(۲۷۸)

وہ تھوڑا عمل جو پابندی سے بجالایا جاتا ہے زیادہ فائدہ مند ہے اس کثیر عمل سے کہ جس سے دل اکتا جائے۔

(۲۷۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذَا أَضْرَّتِ النَّوَافِلُ بِالنُّفَرِ آثِضٌ
فَارْفُضُوهَا.

(۲۸۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ تَذَكَّرَ بَعْدَ السَّفَرِ اسْتَعَدَّ.

(۲۸۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَيْسَتْ الرُّؤْيَةُ كَالْبُعَايْنَةِ مَعَ الْأَبْصَارِ،
فَقَدْ تَكْذِبُ الْعُيُونُ أَهْلَهَا، وَلَا يَغْشُ
الْعَقْلُ مَنْ اسْتَنْصَحَهُ.

(۲۸۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْمَوْعِظَةِ حِجَابٌ مِّنَ
الْغُرَّةِ.

(۲۸۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جَاهِلُكُمْ مُزْدَادٌ، وَ عَالِمُكُمْ
مُسَوِّفٌ.

(۲۸۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَطَعَ الْعِلْمُ عُذْرَ الْمُتَعَلِّلِينَ.

(۲۸۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كُلُّ مُعَاجِلٍ يَسْأَلُ الْإِنْظَارَ، وَكُلُّ مُؤَجَّلٍ
يَتَعَلَّلُ بِالتَّسْوِيفِ.

(۲۸۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا قَالَ النَّاسُ لَشَيْءٍ: طُوبَى لَهُ، إِلَّا وَقَدْ
خَبَأَ لَهُ الدَّهْرُ يَوْمَ سَوْءٍ.

(۲۷۹)

جب مستحبات فرائض میں سد راہ ہوں تو انہیں
چھوڑ دو۔

(۲۸۰)

جو سفر کی دوری کو پیش نظر رکھتا ہے وہ کمر بستہ رہتا ہے۔

(۲۸۱)

آنکھوں کا دیکھنا حقیقت میں دیکھنا نہیں کیونکہ آنکھیں کبھی اپنے
اشخاص سے غلط بیانی بھی کر جاتی ہیں، مگر عقل اس شخص کو جو اس سے
نصیحت چاہے کبھی فریب نہیں دیتی۔

(۲۸۲)

تمہارے اور پسند و نصیحت کے درمیان غفلت کا ایک بڑا پردہ
حائل ہے۔

(۲۸۳)

تمہارے جاہل دولت زیادہ پا جاتے ہیں اور عالم آئندہ کے
توقعات میں بتلا رکھے جاتے ہیں۔

(۲۸۴)

علم کا حاصل ہو جانا، بہانے کرنیوالوں کے عذر کو ختم کر دیتا ہے۔

(۲۸۵)

جسے جلدی سے موت آ جاتی ہے وہ مہلت کا خواہاں ہوتا ہے، اور
جسے مہلت زندگی دی گئی ہے وہ ٹال مٹول کرتا رہتا ہے۔

(۲۸۶)

لوگ کسی شے پر ”واہ، واہ“ نہیں کرتے مگر یہ کہ زمانہ اس کیلئے ایک
برادون چھپائے ہوئے ہے۔

(۲۸۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَسُئِلَ عَنِ الْقَدْرِ، فَقَالَ:

طَرِيقُ مُظْلِمٍ فَلَا تَسْلُكُوهُ، وَ بَحْرٌ عَمِيقٌ فَلَا تَدْجُوهُ، وَسِرٌّ اللَّهِ فَلَا تَتَكَلَّفُوهُ.

(۲۸۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذَا أَرَدَ اللَّهُ عَبْدًا حَظَرَ عَلَيْهِ الْعِلْمَ.

(۲۸۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَانَ لِي فِيهَا مَضَى أَخٌ فِي اللَّهِ، وَ كَانَ يُعْظِمُهُ فِي عَيْنِي صَغُرُ الدُّنْيَا فِي عَيْنِهِ، وَ كَانَ خَارِجًا مِّنْ سُلْطَانِ بَطْنِهِ، فَلَا يَشْتَهِي مَا لَا يَجِدُ، وَ لَا يُكْثِرُ إِذَا وَجَدَ، وَ كَانَ أَكْثَرُ دَهْرِهِ صَامِتًا، فَإِنْ قَالَ بَدَّ الْقَائِلِينَ وَ نَقَعَ غَلِيلَ السَّائِلِينَ، وَ كَانَ ضَعِيفًا مُسْتَضْعَفًا! فَإِنْ جَاءَ الْجِدُّ فَهُوَ لَيْثٌ غَابٍ وَ صِلٌ وَادٍ.

لَا يُدْلِي بِحُجَّةٍ حَتَّى يَأْتِيَ قَاضِيًا، وَ كَانَ لَا يَكُومُ أَحَدًا عَلَى مَا يَجِدُ الْعُذْرَ فِي مِثْلِهِ، حَتَّى يَسْمَعَ اعْتِذَارَهُ، وَ كَانَ لَا يَشْكُو وَ جَعًا إِلَّا عِنْدَ بُرِّهِ، وَ كَانَ يَقُولُ مَا يَفْعَلُ وَ لَا يَقُولُ مَا لَا يَفْعَلُ، وَ كَانَ إِذَا غَلَبَ عَلَى الْكَلَامِ لَمْ يُغْلَبْ عَلَى السُّكُوتِ، وَ كَانَ عَلَى مَا يَسْمَعُ أَحْرَصَ مِنْهُ عَلَى أَنْ يَتَكَلَّمَ، وَ كَانَ إِذَا بَدَّ هَهُ أَمْرَانِ يَنْظُرُ أَيُّهُمَا أَقْرَبُ إِلَى

(۲۸۷)

آپ سے قضاء و قدر کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

یہ ایک تاریک راستہ ہے اس میں قدم نہ اٹھاؤ، ایک گہرا سمندر ہے اس میں نہ اترو، اللہ کا ایک راز ہے اسے جاننے کی زحمت نہ اٹھاؤ۔

(۲۸۸)

اللہ جس بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے اسے علم و دانش سے محروم کر دیتا ہے۔

(۲۸۹)

عہد ماضی میں میرا ایک دینی بھائی تھا اور وہ میری نظروں میں اس وجہ سے باعزت تھا کہ دنیا اسکی نظروں میں پست و حقیر تھی، اس پر پیٹ کے تقاضے مسلط نہ تھے۔ لہذا جو چیز اُسے میسر نہ تھی اسکی خواہش نہ کرتا تھا اور جو چیز میسر تھی اسے ضرورت سے زیادہ صرف میں نہ لاتا تھا۔ وہ اکثر اوقات خاموش رہتا تھا اور اگر بولتا تھا تو بولنے والوں کو چپ کر دیتا تھا اور سوال کرنے والوں کی پیاس بجھا دیتا تھا۔ یوں تو وہ عاجز و کمزور تھا مگر جہاد کا موقع آجائے تو وہ شیر پیشہ اور وادی کا اثر دہاتا تھا۔

وہ جو دلیل و برہان پیش کرتا تھا وہ فیصلہ کن ہوتی تھی۔ وہ ان چیزوں میں کہ جن میں عذر کی گنجائش ہوتی تھی کسی کو سرزنش نہ کرتا تھا جب تک کہ اس کے عذر معذرت کو سن نہ لے۔ وہ کسی درد و تکلیف کا ذکر نہ کرتا تھا مگر اس وقت کہ جب اس سے چھڑکارا پالیتا تھا۔ وہ جو کرتا تھا وہی کہتا تھا اور جو نہیں کرتا تھا وہ اسے کہتا نہیں تھا۔ اگر بولنے میں اس پر کبھی غلبہ پابھی لیا جائے تو خاموشی میں اس پر غلبہ حاصل نہیں کیا جاسکتا تھا۔ وہ بولنے سے زیادہ سننے کا خواہشمند رہتا تھا اور جب اچانک اس کے سامنے دو چیزیں آجاتی تھیں تو وہ دیکھتا تھا کہ ان دونوں میں سے

الْهُوَىٰ فَخَالَفَهُ.

فَعَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْخَلَائِقِ، فَالْزُمُوهَا وَ
تَنَافَسُوا فِيهَا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِيعُوهَا،
فَاعْلَمُوا أَنَّ أَخْذَ الْقَلِيلِ خَيْرٌ مِّنْ تَرْكِ
الْكَثِيرِ.

(۲۹۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَوْ لَمْ يَتَوَعَّدِ اللَّهُ عَلَى مَعْصِيَتِهِ
لَكَانَ يَجِبُ أَنْ لَا يُعْصَى
شُكْرًا لِّلنِّعَمِ.

(۲۹۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَقَدْ عَزَّى الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ لَه:
يَا أَشْعَثُ! إِنْ تَحَزَنْ عَلَى ابْنِكَ فَقَدْ
اسْتَحَقَّ مِنْكَ ذَلِكَ الرَّحْمُ، وَإِنْ تَصْبِرُ
فَفِي اللَّهِ مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ خَلْفٌ.
يَا أَشْعَثُ! إِنْ صَبَرْتَ جَرَى عَلَيْكَ
الْقَدَرُ وَأَنْتَ مَا جُورُ، وَإِنْ جَزَعْتَ جَرَى
عَلَيْكَ الْقَدَرُ وَأَنْتَ مَا زُورُ.
يَا أَشْعَثُ! ابْنُكَ سَرَّكَ وَهُوَ بَلَاءٌ وَ
فِتْنَةٌ، وَحَزَنُكَ وَهُوَ ثَوَابٌ وَ
رَحْمَةٌ.

(۲۹۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَلَى قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَاعَةٌ دُفِنَ:
إِنَّ الصَّبْرَ لَجَمِيلٌ إِلَّا عَنْكَ،

ہوائے نفس کے زیادہ قریب کون ہے تو وہ اس کی مخالفت کرتا تھا۔

لہذا تمہیں ان عادات و خصائل کو حاصل کرنا چاہیے اور ان پر عمل
پیرا اور ان کا خواہشمند رہنا چاہیے۔ اگر ان تمام کا حاصل کرنا تمہاری
قدرت سے باہر ہو تو اس بات کو جانے رہو کہ تھوڑی سی چیز حاصل کرنا
پورے کے چھوڑ دینے سے بہتر ہے۔

(۲۹۰)

اگر خداوند عالم نے اپنی معصیت کے عذاب سے
نہ ڈرایا ہوتا، جب بھی اس کی نعمتوں پر شکر کا تقاضا یہ تھا کہ اس کی
معصیت نہ کی جائے۔

(۲۹۱)

اشعث ابن قیس کو اس کے بیٹے کا پر سادیتے ہوئے فرمایا:
اے اشعث! اگر تم اپنے بیٹے پر رنج و ملال کرو تو یہ خون
کا رشتہ اس کا سزاوار ہے اور اگر صبر کرو تو اللہ کے نزدیک ہر مصیبت
کا عوض ہے۔

اے اشعث! اگر تم نے صبر کیا تو تقدیر الہی نافذ ہوگی اس حال میں
کہ تم اجر و ثواب کے حقدار ہو گے، اور اگر چیخے چلائے جب بھی حکم قضا
جاری ہو کر رہے گا، مگر اس حال میں کہ تم پر گناہ کا بوجھ ہوگا۔
تمہارے لئے بیٹا مسرت کا سبب ہوا، حالانکہ وہ ایک زحمت و
آزمائش تھا اور تمہارے لئے رنج و اندوہ کا سبب ہوا، حالانکہ وہ
(مرنے سے) تمہارے لئے اجر و رحمت کا باعث ہوا ہے۔

(۲۹۲)

رسول اللہ ﷺ کے دفن کے وقت قبر پر یہ الفاظ کہے:
صبر عموماً اچھی چیز ہے سوائے آپ کے غم کے، اور بیتابی و

بے قراری عموماً بری چیز ہے سوائے آپؐ کی وفات کے، اور بلاشبہ آپؐ کی موت کا صدمہ عظیم ہے اور آپؐ سے پہلے اور آپؐ کے بعد آنے والی ہر مصیبت سبک ہے۔

(۲۹۳)

بے وقوف کی ہم نشینی اختیار نہ کرو، کیونکہ وہ تمہارے سامنے اپنے کاموں کو سجا کر پیش کرے گا اور یہ چاہے گا کہ تم اسی کے ایسے ہو جاؤ۔

(۲۹۴)

آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ مشرق و مغرب کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟
آپؐ نے فرمایا:
سورج کا ایک دن کا راستہ۔

(۲۹۵)

تین قسم کے تمہارے دوست ہیں اور تین قسم کے دشمن:
دوست یہ ہیں: تمہارا دوست، تمہارے دوست کا دوست اور
تمہارے دشمن کا دشمن۔ اور دشمن یہ ہیں: تمہارا دشمن، تمہارے دوست
کا دشمن اور تمہارے دشمن کا دوست۔

(۲۹۶)

حضرتؑ نے ایک ایسے شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے دشمن کو ایسی چیز کے
ذریعہ سے نقصان پہنچانے کے درپے ہے جس میں خود اس کو بھی نقصان
پہنچے گا تو آپؐ نے فرمایا کہ:

تم اس شخص کی مانند ہو جو اپنے پیچھے والے سوار کو قتل کرنے کیلئے
اپنے سینہ میں نیزہ مارے۔

(۲۹۷)

نصیحتیں کتنی زیادہ ہیں اور ان سے اثر لینا کتنا کم ہے۔

وَ إِنَّ الْجَزَعَ لَقَبِيحٌ إِلَّا عَلَيْكَ،
وَ إِنَّ الْمَصَابَ بِكَ لَجَلِيلٌ، وَ إِنَّهُ قَبْلَكَ
وَبَعْدَكَ لَجَلَلٌ.

(۲۹۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا تَصْحَبِ الْمَائِقَ، فَإِنَّهُ يُزَيِّنُ لَكَ
فِعْلَهُ، وَيُودُّ أَنْ تَكُونَ مِثْلَهُ.

(۲۹۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ قَدْ سُئِلَ عَنْ مَسَافَةِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ
الْمَغْرِبِ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:
مَسِيرَةُ يَوْمٍ لِلشَّيْءِ.

(۲۹۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَصْدِقَاؤُكَ ثَلَاثَةٌ، وَ أَعْدَاؤُكَ ثَلَاثَةٌ:
فَأَصْدِقَاؤُكَ: صَدِيقُكَ، وَ صَدِيقُ
صَدِيقِكَ، وَ عَدُوُّ عَدُوِّكَ. وَ أَعْدَاؤُكَ عَدُوُّكَ،
وَ عَدُوُّ صَدِيقِكَ، وَ صَدِيقُ عَدُوِّكَ.

(۲۹۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِرَجُلٍ رَأَاهُ يَسْعَى عَلَى عَدُوِّ لَهُ بِمَا فِيهِ
إِضْرَارٌ بِنَفْسِهِ:

إِنَّمَا أَنْتَ كَالطَّاعِنِ نَفْسَهُ
لِيَقْتُلَ رِدْفَهُ.

(۲۹۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا أَكْثَرَ الْعِبَرَ وَ أَقَلَّ الْإِعْتِبَارَ!

(۲۹۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ بَالَعَ فِي الْخُصُومَةِ آثِمًا، وَمَنْ قَصَرَ فِيهَا ظِلْمًا، وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ مِنْ خَاصَمٍ.

(۲۹۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا أَهْبَنِي ذَنْبُ أُمِّهِلْتُ بَعْدَهُ حَتَّى أَصِلَّ رَكَعَتَيْنِ وَاسْتَعَلَّ اللَّهُ الْعَافِيَةَ.

(۳۰۰) وَهُنَالِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَيْفَ يُحَاسِبُ اللَّهُ الْخَلْقَ عَلَى كَثْرَتِهِمْ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

كَمَا يَرُزُّهُمْ عَلَى كَثْرَتِهِمْ.

فَقِيلَ: كَيْفَ يُحَاسِبُهُمْ وَلَا يَرَوْنَهُ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

كَمَا يَرُزُّهُمْ وَلَا يَرَوْنَهُ.

(۳۰۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

رَسُولُكَ تَرْجُمَانُ عَقْلِكَ، وَكِتَابُكَ أَبْلَغُ مَا يَنْطِقُ عَنْكَ!

(۳۰۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا الْمُبْتَكَى الَّذِي قَدْ اشْتَدَّ بِهِ الْبَلَاءُ، بِأَحْوَجَ إِلَى الدُّعَاءِ مِنَ الْمُعَافَى الَّذِي لَا يَأْمَنُ الْبَلَاءُ!

(۳۰۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

النَّاسُ أَبْنَاءُ الدُّنْيَا، وَلَا يَلَامُ الرَّجُلُ عَلَى حُبِّ أُمِّهِ.

(۲۹۸)

جو لڑائی جھگڑے میں حد سے بڑھ جائے وہ گنہگار ہوتا ہے اور جو اس میں کمی کرے اس پر ظلم ڈھائے جاتے ہیں، اور جو لڑتا جھگڑتا ہے اس کیلئے مشکل ہوتا ہے کہ وہ خوف خدا قائم رکھے۔

(۲۹۹)

وہ گناہ مجھے اندوہناک نہیں کرتا جسکے بعد مجھے اتنی مہلت مل جائے کہ میں دو رکعت نماز پڑھوں اور اللہ سے امن و عافیت کا سوال کروں۔

(۳۰۰)

امیر المؤمنین علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ خداوند عالم اس کثیر التعداد مخلوق کا حساب کیونکر لے گا؟ فرمایا:

جس طرح اس کی کثرت کے باوجود انہیں روزی پہنچاتا ہے۔
پوچھا: وہ کیونکر حساب لے گا جبکہ مخلوق اسے دیکھے گی
نہیں؟ فرمایا:

جس طرح انہیں روزی دیتا ہے اور وہ اسے دیکھتے نہیں۔

(۳۰۱)

تمہارا قاصد تمہاری عقل کا ترجمان ہے اور تمہاری طرف سے کامیاب ترین ترجمانی کرنے والا تمہارا خط ہے۔

(۳۰۲)

ایسا شخص جو سختی و مصیبت میں مبتلا ہو جتنا محتاجِ دعا ہے اس سے کم وہ محتاج نہیں ہے کہ جو اس وقت خیر و عافیت سے ہے مگر اندیشہ ہے کہ نہ جانے کب مصیبت آجائے۔

(۳۰۳)

لوگ اسی دنیا کی اولاد ہیں، اور کسی شخص کو اپنی ماں کی محبت پر لعنت ملامت نہیں کی جاسکتی۔

(۳۰۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ الْبُسْكِينَ رَسُولُ اللَّهِ، فَمَنْ
مَنَعَهُ فَقَدْ مَنَعَ اللَّهَ، وَمَنْ أَعْطَاهُ فَقَدْ
أَعْطَى اللَّهَ.

(۳۰۴)

غریب و مسکین اللہ کا فرستادہ ہوتا ہے۔ تو جس نے اس سے اپنا
ہاتھ روکا اس نے خدا سے ہاتھ روکا اور جس نے اسے کچھ دیا اس نے
خدا کو دیا۔

(۳۰۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا زَنْيَ غَيُورٌ قَطُّ.

(۳۰۵)

غیر مت منہ کبھی زنا نہیں کرتا۔

(۳۰۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَفَى بِالْأَجَلِ حَارِسًا.

(۳۰۶)

مدتِ حیات نگہبانی کیلئے کافی ہے۔

(۳۰۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَنَامُ الرَّجُلُ عَلَى الثُّكُلِ، وَلَا يَنَامُ عَلَى
الْحَرْبِ.

(۳۰۷)

اولاد کے مرنے پر آدمی کو نیند آ جاتی ہے، مگر مال کے چھن جانے پر
اسے نیند نہیں آتی۔

قَالَ الرَّضِيُّ: وَمَعْنَى ذَلِكَ: أَنَّهُ يَصْدُرُ عَلَى
قَتْلِ الْأَوْلَادِ، وَلَا يَصْدُرُ عَلَى سَلْبِ الْأَمْوَالِ.

(۳۰۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَوَدَّةُ الْأَبَاءِ قَرَابَةُ بَيْنِ الْأَبْنَاءِ،
وَالْقَرَابَةُ إِلَى الْمَوَدَّةِ أَحْوَجُ مِنَ الْمَوَدَّةِ
إِلَى الْقَرَابَةِ.

(۳۰۸)

باپوں کی باہمی محبت، اولاد کے درمیان ایک قرابت ہوا
کرتی ہے اور محبت کو قرابت کی اتنی ضرورت نہیں ہے جتنی قرابت
کو محبت کی۔

(۳۰۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِتَّقُوا ظُنُونَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى أَلْسِنَتِهِمْ.

(۳۰۹)

اہل ایمان کے گمان سے ڈرتے رہو، کیونکہ خداوند عالم نے حق کو
ان کی زبانوں پر قرار دیا ہے۔

(۳۱۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا يَصْدُقُ إِيْمَانُ عَبْدٍ، حَتَّى
يَكُونَ بِمَا فِي يَدِ اللَّهِ أَوْثَقَ مِنْهُ
بِمَا فِي يَدِهِ.

(۳۱۰)

کسی بندے کا ایمان اس وقت تک سچا نہیں ہوتا جب تک اپنے
ہاتھ میں موجود ہونے والے مال سے اس پر زیادہ اطمینان نہ ہو جو
قدرت کے ہاتھ میں ہے۔

(۳۱۱)

جب حضرت بصرہ میں وارد ہوئے تو اس بن مالک کو طلحہ وزیر کے پاس بھیجا تھا کہ ان دونوں کو کچھ وہ اقوال یاد دلائیں جو آپ کے بارے میں انہوں نے خود پیغمبر اکرم ﷺ سے سنے ہیں۔ مگر انہوں نے اس سے پہلو تہی کی اور جب پلٹ کر آئے تو کہا کہ: وہ بات مجھے یاد نہیں رہی۔ اس پر حضرت نے فرمایا:

اگر تم جھوٹ بول رہے ہو تو اس کی پاداش میں خداوند عالم ایسے چمکدار داغ میں تمہیں مبتلا کرے کہ جسے دستار بھی نہ چھپا سکے۔

سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: سفید داغ سے مراد ”برص“ ہے۔ چنانچہ اس مرض میں مبتلا ہو گئے جس کی وجہ سے ہمیشہ نقاب پوش دکھائی دیتے تھے۔

(۳۱۲)

دل کبھی مائل ہوتے ہیں اور کبھی اُچاٹ ہو جاتے ہیں۔ لہذا جب مائل ہوں اس وقت انہیں مستحبات کی بجائے آوری پر آمادہ کرو، اور جب اُچاٹ ہوں تو واجبات پر اکتفا کرو۔

(۳۱۳)

قرآن میں تم سے پہلے کی خبریں، تمہارے بعد کے واقعات اور تمہارے درمیانی حالات کیلئے احکام ہیں۔

(۳۱۴)

جدھر سے پتھر آئے اسے ادھر ہی پلٹا دو، کیونکہ سختی کا دفعیہ سختی ہی سے ہو سکتا ہے۔

(۳۱۵)

اپنے منشی عبید اللہ ابن ابی رافع سے فرمایا: دوات میں صوف ڈالا کرو اور قلم کی زبان لمبی رکھا کرو، سطروں کے

(۳۱۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا تَسِبْ بَنِي مَالِكٍ، وَقَدْ كَانَتْ بَعْثُهُ إِلَى طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرِ لَمَّا جَاءَ إِلَى الْبَصْرَةِ، يُذَكِّرُهُمَا شَيْئًا مِمَّا سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَعْنَاهُمَا، فَلَوِيَ عَنْ ذَلِكَ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: إِنَّي أُنْسِيكَ ذَلِكَ الْأَمْرَ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَضَرَبَكَ اللَّهُ بِهَا بَيْضَاءَ لَا مِعَّةَ لَهَا تَوَارِيهَا الْعِمَامَةُ.

قَالَ الرِّضِيُّ: يَعْنِي الْبَرَصَ، فَاصَابَ أَنَسًا هَذَا الدَّاءُ فِيمَا بَعْدَ فِي وَجْهِهِ، فَكَانَ لَا يُرَى إِلَّا مُبَرَّقًا.

(۳۱۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ لِقُلُوبٍ إِقْبَالًا وَ اِدْبَارًا، فَإِذَا أَقْبَلَتْ فَاحْبِلُوهَا عَلَى النَّوَافِلِ، وَ إِذَا أَدْبَرَتْ فَاقْتَصِرُوا بِهَا عَلَى الْفَرَائِضِ.

(۳۱۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ فِي الْقُرْآنِ نَبَأٌ مَا قَبْلَكُمْ، وَ خَبَرٌ مَا بَعْدَكُمْ، وَ حُكْمٌ مَا بَيْنَكُمْ.

(۳۱۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

رُدُّوا الْحَجَرَ مِنْ حَيْثُ جَاءَ، فَإِنَّ الشَّرَّ لَا يَدْفَعُهُ إِلَّا الشَّرُّ.

(۳۱۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِكَاتِبِهِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ: اَلِئِقْ دَوَاتَكَ، وَ اَطْلُ جِلْفَةَ قَلَمِكَ، وَ

درمیان فاصلہ زیادہ چھوڑا کرو اور حروف کو ساتھ ملا کر لکھا کرو کہ یہ خط کی دیدہ زیبی کیلئے مناسب ہے۔

(۳۱۶)

میں اہل ایمان کا یعسوب ہوں اور بدکرداروں کا یعسوب مال ہے۔

سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان والے میری پیروی کرتے ہیں اور بدکردار مال و دولت کی اسی طرح اتباع کرتے ہیں جس طرح شہد کی مکھیاں یعسوب کی اقتدا کرتی ہیں۔ اور ”یعسوب“ اس مکھی کو کہتے ہیں جو ان کی سردار ہوتی ہے۔

(۳۱۷)

ایک یہودی نے آپؐ سے کہا کہ ابھی تم لوگوں نے اپنے نبی کو دفن نہیں کیا تھا کہ ان کے بارے میں اختلاف شروع کر دیا۔ حضرتؐ نے فرمایا: ہم نے ان کے بارے میں اختلاف نہیں کیا، بلکہ ان کے بعد جانشینی کے سلسلہ میں اختلاف ہوا، مگر تم تو وہ ہو کہ ابھی دریائے نیل سے نکل کر تمہارے پیر خشک بھی نہ ہوئے تھے کہ اپنے نبی سے کہنے لگے کہ: ”ہمارے لئے بھی ایک ایسا خدا بنا دیجئے جیسے ان لوگوں کے خدا ہیں تو موسیٰؑ نے کہا کہ: بیشک تم ایک جاہل قوم ہو۔“

(۳۱۸)

حضرتؐ سے کہا گیا کہ آپؐ کس وجہ سے اپنے حریفوں پر غالب آتے رہے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ: میں جس شخص کا بھی مقابلہ کرتا تھا وہ اپنے خلاف میری مدد کرتا تھا۔ سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: حضرتؐ نے اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ آپؐ کی بیست دلوں پر چھا جاتی تھی۔

فَرَجَ بَيْنَ السُّطُورِ، وَقَرَّمَطَ بَيْنَ الْحُرُوفِ، فَإِنَّ ذَلِكَ أَجْدَرُ بِصَبَاحَةِ الْخَطِّ.

(۳۱۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَنَا يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْمَالُ يَعْسُوبُ الْفُجَّارِ.

قَالَ الرَّضِيُّ: وَ مَعْنَى ذَلِكَ: أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَتَّبِعُونَنِي، وَالْفُجَّارُ يَتَّبِعُونَ الْمَالَ، كَمَا تَتَّبِعُ النَّحْلُ يَعْسُوبَهَا، وَ هُوَ رَئِيسُهَا.

(۳۱۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْيَهُودِ: مَا دَفَنْتُمْ نَبِيَّكُمْ حَتَّى اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا اخْتَلَفْنَا عَنْهُ لَا فِيهِ، وَلَكِنَّكُمْ مَا جَفَّتْ أَرْجُلُكُمْ مِنَ الْبَحْرِ حَتَّى قُلْتُمْ لِنَبِيِّكُمْ: ﴿اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ﴾ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ۝

(۳۱۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَقِيلَ لَهُ: بِأَيِّ شَيْءٍ غَلَبْتَ الْأَقْرَانَ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا لَقِيتُ رَجُلًا إِلَّا آعَانَنِي عَلَى نَفْسِهِ. قَالَ الرَّضِيُّ: يَوْمِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِذَلِكَ إِلَى تَمَكُّنِ هَيْبَتِهِ فِي الْقُلُوبِ.

(۳۱۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا يَنْبَغُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ:

يَا بُنَيَّ! إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ الْفَقْرَ، فَاسْتَعِذْ
بِاللَّهِ مِنْهُ، فَإِنَّ الْفَقْرَ مَنْقَصَةٌ لِلدِّينِ،
مَذْهَبَةٌ لِلْعَقْلِ، دَاعِيَةٌ لِلْمَقْتِ.

(۳۲۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِسَائِلٍ سَأَلَهُ عَنْ مُغْضَلَةٍ:

سَلْ تَفْقُهَا وَ لَا تَسْأَلْ تَعْتَهَا، فَإِنَّ
الْجَاهِلَ الْمُتَعَلِّمَ شَبِيهٌ بِالْعَالِمِ، وَ إِنَّ
الْعَالِمَ الْمُتَعَسِّفَ شَبِيهٌ بِالْجَاهِلِ الْمُتَعَتِّ.

(۳۲۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، وَ قَدْ أَشَارَ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ
لَمْ يُوَافِقْ رَأْيَهُ:

لَكَ أَنْ تُشِيرَ عَلَيَّ وَ أَرَى، فَإِنْ
عَصَيْتُكَ فَاطْعُنِي.

(۳۲۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ رَوَى أَنَّهُ لَمَّا وَرَدَ الْكُوفَةَ قَادِمًا مِّنْ
صَفِّينَ مَرَّ بِالشَّبَا مَيِّينَ، فَسَمِعَ بُكَاءَ النِّسَاءِ عَلَى
قَتْلِ صَفِّينَ، وَ خَرَجَ إِلَيْهِ حَرْبُ بْنُ شَرْحِبِيلَ
الشَّبَامِيُّ، وَ كَانَتْ مِنْ وَجْوهِ قَوْمِهِ. فَقَالَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ:

أَتَغْلِبُكُمْ نِسَاءُكُمْ عَلَى مَا أَسَمِعُ؟ أَلَا
تَنْهَوْنَهُنَّ عَنْ هَذَا الرَّيْبِ؟

وَ أَقْبَلَ حَرْبُ يَمْسِي مَعَهُ، وَ هُوَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(۳۱۹)

اپنے فرزند محمد ابن حنفیہ سے فرمایا:

اے فرزند! میں تمہارے لئے فقر و تنگدستی سے ڈرتا ہوں، لہذا فقر و
ناداری سے اللہ کی پناہ مانگو۔ کیونکہ یہ دین کے نقص، عقل کی پریشانی
اور لوگوں کی نفرت کا باعث ہے۔

(۳۲۰)

ایک شخص نے ایک مشکل مسئلہ آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:
سمجھنے کیلئے پوچھو، الجھنے کیلئے نہ پوچھو، کیونکہ وہ جاہل جو سیکھنا
چاہتا ہے مثل عالم کے ہے اور وہ عالم جو الجھنا چاہتا ہے وہ مثل
جاہل کے ہے۔

(۳۲۱)

عبد اللہ ابن عباس نے ایک امر میں آپ کو مشورہ دیا جو آپ کے نظریہ
کے خلاف تھا تو آپ نے ان سے فرمایا:
تمہارا یہ کام ہے کہ مجھے رائے دو، اسکے بعد مجھے مصلحت دیکھنا ہے،
اور اگر میں تمہاری رائے کو نہ مانوں تو تمہیں میری اطاعت لازم ہے۔

(۳۲۲)

وارد ہوا ہے کہ جب حضرت صفین سے پلٹتے ہوئے کوفہ پہنچے تو قبیلہ شام کی
آبادی سے ہو کر گزرے، جہاں صفین کے کشتوں پر رونے کی آواز آپ کے
کانوں میں پڑی۔ اتنے میں حرب ابن شریل شامی جو اپنی قوم کے
سربراہ اور وہ لوگوں میں سے تھے، حضرت کے پاس آئے تو آپ نے اس سے
فرمایا:

کیا تمہارا ان عورتوں پر بس نہیں چلتا جو میں رونے کی آوازیں سن
رہا ہوں؟ اس رونے چلانے سے تم انہیں منع نہیں کرتے؟

حرب آگے بڑھ کر حضرت کے ہمراہ ہو لئے دال حالیکہ حضرت سوار

رَاكِبٌ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

إِرْجِعْ، فَإِنَّ مَشَىٰ مِثْلَكَ مَعَ مِثْلِي فِتْنَةٌ
لِّلْوَالِي، وَمَذَلَّةٌ لِّلْمُؤْمِنِ.

(۳۲۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَقَدْ مَرَّ بِقَتْلَى الْخَوَارِجِ يَوْمَ التَّهَرُّوَانِ:
بُؤْسًا لَّكُمْ! لَقَدْ ضَرَّكُمْ مَنْ
غَرَّكُمْ.

فَقِيلَ لَهُ: مَنْ غَرَّهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟
فَقَالَ:

الشَّيْطَانُ الْمُضِلُّ، وَ الْاَنْفُسُ الْاَمَّارَةُ
بِالسُّوءِ، غَرَّتْهُمْ بِالْاَمَانِي، وَ فَسَحَتْ لَهُمْ
بِالْمَعَاصِي، وَ وَعَدَتْهُمْ الْاِظْهَارَ، فَاقْتَحَمَتْ
بِهِمُ النَّارَ.

(۳۲۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِتَّقُوا مَعَاصِيَ اللَّهِ فِي الْخَلَوَاتِ، فَإِنَّ
الشَّاهِدَ هُوَ الْحَاكِمُ.

(۳۲۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَمَّا بَلَغَهُ قَتْلُ مُحَمَّدٍ بَنِ
أَبِي بَكْرٍ:

إِنَّ حُزْنَنا عَلَيْهِ عَلَى قَدَرِ سُورِهِمْ بِهِ،
إِلَّا أَنَّهُمْ نَقَضُوا بَغِيضًا، وَ نَقَضْنَا حَبِيبًا.

(۳۲۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْعُمْرُ الَّذِي أَعْدَرَ اللَّهُ فِيهِ إِلَى ابْنِ آدَمَ
سِتُّونَ سَنَةً.

تھے تو آپؐ نے فرمایا:

پلٹ جاؤ! تم ایسے آدمی کا مجھ ایسے کے ساتھ پیادہ چلنا والی کیلئے
فتنہ اور مومن کیلئے ذلت ہے۔

(۳۲۳)

نہروان کے دن خوارج کے کشتوں کی طرف ہو کر گزرے تو فرمایا:
تمہارے لئے ہلاکت و تباہی ہو! جس نے تمہیں ورغلا یا اس نے
تمہیں فریب دیا۔

کہا گیا کہ: یا امیر المؤمنین! کس نے انہیں ورغلا یا تھا؟
فرمایا کہ:

گمراہ کرنے والے شیطان اور برائی پر ابھارنے والے نفس نے
کہ جس نے انہیں امیدوں کے فریب میں ڈالا اور گناہوں کا راستہ ان
کیلئے کھول دیا، فتح و کامرانی کے ان سے وعدے کئے اور اس طرح
انہیں دوزخ میں جھونک دیا۔

(۳۲۴)

تہابیوں میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرنے سے ڈرو، کیونکہ جو گواہ
ہے وہی حاکم ہے۔

(۳۲۵)

جب آپؐ کو محمد ابن ابی بکر (رحمہ اللہ) کے شہید ہونے کی خبر پہنچی تو آپؐ
نے فرمایا:

ہمیں ان کے مرنے کا اتنا ہی رنج و قلق ہے جتنی دشمنوں کو اسکی خوشی
ہے۔ بلاشبہ ان کا ایک دشمن کم ہوا اور ہم نے ایک دوست کو کھو دیا۔

(۳۲۶)

وہ عمر کہ جس کے بعد اللہ تعالیٰ آدمی کے عذر کو قبول نہیں کرتا،
ساٹھ برس کی ہے۔

(۳۲۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا ظَفَرَ مَنْ ظَفَرَ الْإِثْمُ بِهِ، وَ الْغَالِبُ
بِالشَّرِّ مَغْلُوبٌ.

(۳۲۷)

جس پر گناہ قابو پالے وہ کامران نہیں اور شر کے ذریعہ غلبہ پانے والا حقیقتاً مغلوب ہے۔

(۳۲۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ فَرَضَ فِيْ أَمْوَالِ
الْأَغْنِيَاءِ أَقْوَاتَ الْفُقَرَاءِ، فَمَا جَاعَ فَقِيرٌ
إِلَّا بِمَا مُتَّعَ بِهِ غَنِيٌّ، وَاللَّهُ تَعَالَى سَائِلُهُمْ
عَنْ ذَلِكَ.

(۳۲۸)

خداوند عالم نے دولتمندوں کے مال میں فقیروں کا رزق مقرر کیا ہے، لہذا اگر کوئی فقیر بھوکا رہتا ہے تو اس لئے کہ دولتمند نے دولت کو سمیٹ لیا ہے اور خدائے بزرگ و برتر ان سے اس کا مواخذہ کرنے والا ہے۔

(۳۲۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْإِسْتِغْنَاءُ عَنِ الْعُذْرِ أَعَزُّ مِنَ
الصِّدْقِ بِهِ.

(۳۲۹)

سچا عذر پیش کرنے سے یہ زیادہ وقیع ہے کہ عذر کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

(۳۳۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَقْلُ مَا يَلْزَمُكُمْ لِلَّهِ أَنْ لَا تَسْتَعِينُوا
بِنِعْمِهِ عَلَى مَعَاصِيهِ.

(۳۳۰)

اللہ کا کم سے کم حق جو تم پر عائد ہوتا ہے یہ ہے کہ اس کی نعمتوں سے گناہوں میں مدد نہ لو۔

(۳۳۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ جَعَلَ الطَّاعَةَ غَنِيْمَةً
الْأَكْبَىٰ عِنْدَ تَفْرِيطِ الْعَجْزَةِ.

(۳۳۱)

جب کابل اور ناکارہ افراد عمل میں کوتاہی کرتے ہیں تو اللہ کی طرف سے یہ عقلمندوں کیلئے ادائے فرض کا ایک بہترین موقع ہوتا ہے۔

(۳۳۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

السُّلْطَانُ وَزَعَةُ اللَّهِ فِيْ أَرْضِهِ.

(۳۳۲)

حکام اللہ کی سرزمین میں اس کے پاسبان ہیں۔

(۳۳۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فِيْ صِفَةِ الْمُؤْمِنِ:
الْمُؤْمِنُ بِشْرُهُ فِيْ وَجْهِهِ، وَ حُزْنُهُ فِيْ
قَلْبِهِ، أَوْسَعُ شَيْءٍ صَدْرًا، وَ أَذْلُ شَيْءٍ

(۳۳۳)

مومن کے متعلق فرمایا:
مومن کے چہرے پر بشاشت اور دل میں غم و اندوہ ہوتا ہے۔ ہمت اس کی بلند ہے اور اپنے دل میں وہ اپنے کو

ذلیل و خوار سمجھتا ہے۔ سر بلندی کو برا سمجھتا ہے اور شہرت سے نفرت کرتا ہے۔ اس کا غم بے پایاں اور ہمت بلند ہوتی ہے۔ بہت خاموش، ہمہ وقت مشغول، شاکر، صابر، فکر میں غرق، دست طلب بڑھانے میں بخیل، خوش خلق اور نرم طبیعت ہوتا ہے اور اس کا نفس پتھر سے زیادہ سخت اور وہ خود غلام سے زیادہ متواضع ہوتا ہے۔

(۳۳۴)

اگر کوئی بندہ مدتِ حیات اور اس کے انجام کو دیکھے تو امیدوں اور ان کے فریب سے نفرت کرنے لگے۔

(۳۳۵)

ہر شخص کے مال میں دو حصہ دار ہوتے ہیں: ایک وارث اور دوسرے حوادث۔

(۳۳۶)

جس سے مانگا جائے وہ اس وقت تک آزاد ہے جب تک وعدہ نہ کر لے۔

(۳۳۷)

جو عمل نہیں کرتا اور دُعا مانگتا ہے وہ ایسا ہے جیسے بغیر چلہ کمان کے تیر چلانے والا۔

(۳۳۸)

علم دو طرح کا ہوتا ہے:

ایک وہ جو نفس میں رنج بس جائے اور ایک وہ جو صرف سن لیا گیا ہو، اور سننا یا علم فائدہ نہیں دیتا جب تک وہ دل میں راسخ نہ ہو۔

(۳۳۹)

اصابتِ رائے اقبال و دولت سے وابستہ ہے۔ اگر یہ ہے تو وہ بھی ہوتی ہے، اگر یہ نہیں تو وہ بھی نہیں ہوتی۔

نَفْسًا، يَكْرَهُ الرِّفْعَةَ، وَ يَشُنُّ السُّبْعَةَ، طَوِيلٌ غَمُّهُ، بَعِيدٌ هَمُّهُ، كَثِيرٌ صَبْرُهُ، مَشْغُولٌ وَقْتُهُ، شَكُورٌ صَبُورٌ، مَغْبُورٌ بِفِكْرَتِهِ، صَبِيحٌ بِخَلَّتِهِ، سَهْلٌ الْخَلِيقَةُ، لَيْنٌ الْعَرِيكَةُ! نَفْسُهُ أَضَلُّ مِنَ الصَّلْدِ، وَ هُوَ أَذَلُّ مِنَ الْعَبْدِ.

(۳۴۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَوْ رَأَى الْعَبْدُ الْأَجَلَ وَ مَصِيرَهُ لَا بَخَصَ الْأَمَلَ وَ غُرُورَهُ.

(۳۴۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِكُلِّ امْرِئٍ فِي مَالِهِ شَرِيكَانِ: الْوَارِثُ، وَ الْحَوَادِثُ.

(۳۴۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْمُسْوُولُ حُرٌّ حَتَّى يَجِدَ.

(۳۴۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الدَّاعِي بِلَا عَمَلٍ كَالرَّامِي بِلَا وَتَرٍ.

(۳۴۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْعِلْمُ عِلْمَانِ:

مَطْبُوعٌ وَ مَسْبُوعٌ، وَ لَا يَنْفَعُ الْمَسْبُوعُ إِذَا لَمْ يَكُنِ الْمَطْبُوعُ.

(۳۴۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

صَوَابُ الرَّأْيِ بِالذُّوْلِ: يُقْبَلُ بِاقْبَالِهَا، وَ يَذْهَبُ بِذَهَابِهَا.

(۳۴۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْعَفَافُ زِينَةُ الْفَقْرِ، وَ الشُّكْرُ زِينَةُ الْغِنَى.

(۳۴۰)

فقر کی زینت پاکدامنی اور تونگری کی زینت شکر ہے۔

(۳۴۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَوْمُ الْعَدْلِ عَلَى الظَّالِمِ أَشَدُّ مِنْ يَوْمِ الْجَوْرِ عَلَى الْمَظْلُومِ!

(۳۴۱)

ظالم کیلئے انصاف کا دن اس سے زیادہ سخت ہوگا جتنا مظلوم پر ظلم کا دن۔

(۳۴۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْغِنَى الْأَكْبَرُ الْيَأْسُ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ.

(۳۴۲)

سب سے بڑی دولت مندی یہ ہے کہ دوسروں کے ہاتھ میں جو ہے اس کی آس نہ رکھی جائے۔

(۳۴۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْأَقَاوِيلُ مَحْفُوظَةٌ، وَ السَّرَائِرُ مَبْلُوءَةٌ، وَ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ﴿١﴾، وَ النَّاسُ مَنْقُصُونَ مَذْخُولُونَ إِلَّا مَنْ عَصَمَ اللَّهُ، سَأَلَهُمْ مُتَعَبِّتٌ، وَ مُجِيبُهُمْ مُتَكَلِّفٌ، يَكَادُ أَفْضَلُهُمْ رَأْيًا يَرُدُّهُ عَنْ فَضْلِ رَأْيِهِ الرِّضَى وَ السُّخْطُ، وَ يَكَادُ أَضْلَبُهُمْ عُوْدًا تَنْكُؤُهُ اللَّحْظَةُ، وَ تَسْتَحِيلُهُ الْكَلِمَةُ الْوَاحِدَةُ.

(۳۴۳)

گفتگوئیں محفوظ ہیں اور دلوں کے بھید جانچے جانے والے ہیں۔ ”ہر شخص اپنے اعمال کے ہاتھوں میں گروی ہے“ اور لوگوں کے جسموں میں نقص اور عقلوں میں فتور آنے والا ہے، مگر وہ کہ جسے اللہ بچائے رکھے۔ ان میں پوچھنے والا الجھانا چاہتا ہے اور جواب دینے والا (بے جانے بوجھے جواب کی) زحمت اٹھاتا ہے۔ جوان میں درست رائے رکھتا ہے اکثر خوشنودی و ناراضگی کے تصورات اسے صحیح رائے سے موڑ دیتے ہیں، اور جوان میں عقل کے لحاظ سے پختہ ہوتا ہے بہت ممکن ہے کہ ایک نگاہ اس کے دل پر اثر کر دے اور ایک کلمہ اس میں انقلاب پیدا کر دے۔

(۳۴۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اتَّقُوا اللَّهَ، فَكُمْ مِنْ مُؤَمِّلٍ مَّا لَا يَبْلُغُهُ، وَ بَانٍ مَّا لَا يَسْكُنُهُ، وَ جَامِعٍ مَّا سَوْفَ يَتْرُكُهُ،

(۳۴۴)

اے گروہ مردم! اللہ سے ڈرتے رہو! کیونکہ کتنے ہی ایسی باتوں کی امید باندھنے والے ہیں جن تک پہنچتے نہیں، اور ایسے گھر تعمیر کرنے والے ہیں جن میں رہنا نصیب نہیں ہوتا، اور ایسا مال جمع کرنے والے

ہیں جسے چھوڑ جاتے ہیں۔ حالانکہ ہو سکتا ہے کہ اسے غلط طریقہ سے جمع کیا ہو یا کسی کا حق دبا کر حاصل کیا ہو۔ اس طرح اسے بطور حرام پایا ہو اور اس کی وجہ سے گناہ کا بوجھ اٹھایا ہو، تو اس کا وبال لے کر پلٹے اور اپنے پروردگار کے حضور رنج و افسوس کرتے ہوئے جا پہنچے۔ ”دنیا و آخرت دونوں میں گھانا اٹھایا۔ یہی تو کھلم کھلا گھانا ہے۔“

(۳۴۵)

گناہ تک رسائی کا نہ ہونا بھی ایک صورت پاکدامنی کی ہے۔

(۳۴۶)

تمہاری آبرو قائم ہے جسے دستِ سوال دراز کرنا بہادیتا ہے، لہذا یہ خیال رہے کہ کس کے آگے اپنی آبروریزی کر رہے ہو۔

(۳۴۷)

کسی کو اس کے حق سے زیادہ سراہنا چالپوسی ہے اور حق میں کمی کرنا کوتاہ بیانی ہے یا حسد۔

(۳۴۸)

سب سے بھاری گناہ وہ ہے کہ جس کا ارتکاب کرنے والا اسے سبک سمجھے۔

(۳۴۹)

جو شخص اپنے عیوب پر نظر رکھے گا وہ دوسروں کی عیب جوئی سے باز رہے گا۔ اور جو اللہ کے دیئے ہوئے رزق پر خوش رہے گا وہ نہ ملنے والی چیز پر رنجیدہ نہیں ہوگا۔ جو ظلم کی تلوار کھینچتا ہے وہ اسی سے قتل ہوتا ہے۔ جو اہم امور کو زبردستی انجام دینا چاہتا ہے وہ تباہ و برباد ہوتا ہے۔ جو اٹھتی ہوئی موجوں میں پھاندتا ہے وہ ڈوبتا ہے۔ جو بدنامی کی جگہوں پر جائے گا وہ بدنام ہوگا۔

وَلَعَلَّهُ مِنْ بَاطِلٍ جَمْعُهُ، وَ مِنْ حَقٍّ مَنَعَهُ، أَصَابَهُ حَرَامًا، وَ اخْتَمَلَ بِهِ أَثَامًا، فَبَاءَ بِوِزْرِهِ، وَ قَدِمَ عَلَى رَبِّهِ، أَسْفًا لَّاهِفًا، قَدْ خَسِرَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةَ ۖ ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۝

(۳۴۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ الْعِصَّةِ تَعَدَّى الْمَعَاصِي.

(۳۴۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَاءٌ وَجْهَكَ جَامِدٌ يُقْطِرُهُ السُّؤَالُ، فَاَنْظُرْ عِنْدَ مَنْ تُقْطِرُهُ.

(۳۴۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْتِمَاءُ بِأَكْثَرٍ مِنَ الْإِسْتِحْقَاقِ مَلَكٌ، وَ التَّقْصِيرُ عَنِ الْإِسْتِحْقَاقِ عِيٌّ أَوْ حَسَدٌ.

(۳۴۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَشَدُّ الذُّنُوبِ مَا اسْتَهَانَ بِهٖ صَاحِبُهُ.

(۳۴۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ نَظَرَ فِي عَيْبِ نَفْسِهِ اشْتَغَلَ عَنْ عَيْبِ غَيْرِهِ، وَ مَنْ رَضِيَ بِرِزْقِ اللَّهِ لَمْ يَحْزَنْ عَلَى مَا فَاتَهُ، وَ مَنْ سَلَّ سَيْفَ الْبَغْيِ قَتَلَ بِهٖ، وَ مَنْ كَابَدَ الْأُمُورَ عَطِبَ، وَ مَنْ اقْتَحَمَ اللَّجَجَ غَرِقَ، وَ مَنْ دَخَلَ مَدَاحِلَ السُّوءِ أَثْهَمَ.

وَمَنْ كَثُرَ كَلَامُهُ كَثُرَ خَطْوُهُ، وَمَنْ كَثُرَ
خَطْوُهُ قَلَّ حَيَاؤُهُ، وَمَنْ قَلَّ حَيَاؤُهُ قَلَّ
وَرَعُهُ، وَمَنْ قَلَّ وَرَعُهُ مَاتَ قَلْبُهُ، وَمَنْ
مَاتَ قَلْبُهُ دَخَلَ النَّارَ.

وَمَنْ تَنَظَّرَ فِي عُيُوبِ النَّاسِ فَأَنكَرَهَا
ثُمَّ رَضِيَهَا لِنَفْسِهِ فَذَلِكَ الْإِحْمَقُ بِعَيْنِهِ.
وَالْقَنَاعَةُ مَالٌ لَا يَنْفَدُ، وَمَنْ أَكْثَرَ مِنْ
ذِكْرِ الْمَوْتِ رَضِيَ مِنَ الدُّنْيَا بِالْيَسِيرِ، وَ
مَنْ عَلِمَ أَنَّ كَلَامَهُ مِنْ عَمَلِهِ قَلَّ كَلَامُهُ إِلَّا
فِيمَا يَعْنِيهِ.

(۳۵۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِلظَّالِمِ مِنَ الرِّجَالِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ:
يُظْلِمُ مَنْ فَوْقَهُ بِالْمَعْصِيَةِ، وَمَنْ دُونَهُ
بِالْغَلْبَةِ، وَيُظَاهِرُ الْقَوْمَ الظَّالِمَةَ.

(۳۵۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عِنْدَ تَنَاهِي الشَّدَّةِ تَكُونُ الْفَرْجَةُ، وَ
عِنْدَ تَضَائِقِ حَلْقِ الْبَلَاءِ يَكُونُ الرَّحَاءُ.

(۳۵۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ:

لَا تَجْعَلَنَّ أَكْثَرَ شُغْلِكَ بِأَهْلِكَ وَ
وَلَدِكَ: فَإِنْ يَكُنْ أَهْلُكَ وَوَلَدُكَ أَوْلِيَاءَ
اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَوْلِيَاءَهُ، وَإِنْ
يَكُونُوا أَعْدَاءَ اللَّهِ، فَمَا هُبُّكَ وَشُغْلُكَ
بِأَعْدَاءِ اللَّهِ؟!

جو زیادہ بولے گا وہ زیادہ لغزشیں کرے گا، اور جس کی لغزشیں
زیادہ ہوں اس کی حیا کم ہو جائے گی، اور جس میں حیا کم ہو اس میں
تقویٰ کم ہوگا، اور جس میں تقویٰ کم ہوگا اس کا دل مردہ ہو جائے گا، اور
جس کا دل مردہ ہو گیا وہ دوزخ میں جا پڑا۔

جو شخص لوگوں کے عیوب دیکھ کر ناک بھوں چڑھائے اور پھر انہیں
اپنے لئے چاہے وہ سراسر احمق ہے۔

قناعت ایسا سرمایہ ہے جو ختم نہیں ہوتا۔ جو موت کو زیادہ یاد
رکھتا ہے وہ تھوڑی سی دنیا پر بھی خوش رہتا ہے۔ جو شخص یہ جانتا
ہے کہ اس کا قول بھی عمل کا ایک جز ہے وہ مطلب کی بات کے علاوہ
کلام نہیں کرتا۔

(۳۵۰)

لوگوں میں جو ظالم ہو اس کی تین علامتیں ہیں: وہ ظلم کرتا ہے اپنے
سے بالا ہستی کی خلاف ورزی سے، اور اپنے سے پست لوگوں پر قہر و
تسلط سے اور ظالموں کی کمک و امداد کرتا ہے۔

(۳۵۱)

جب سختی انتہا کو پہنچ جائے تو کشائش و فراخی ہوگی اور جب ابتلا و
مصیبت کی کڑیاں تنگ ہو جائیں تو راحت و آسائش حاصل ہوتی ہے۔

(۳۵۲)

اپنے اصحاب میں سے ایک سے فرمایا:

زن و فرزند کی زیادہ فکر میں نہ رہو، اس لئے کہ اگر وہ
دوستانِ خدا ہیں تو خدا اپنے دوستوں کو برباد نہ
ہونے دے گا، اور اگر دشمنانِ خدا ہیں تو تمہیں
دشمنانِ خدا کی فکروں اور دھندوں میں پڑنے سے مطلب
ہی کیا۔

(۳۵۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَكْبَرُ الْعَيْبِ أَنْ تَعِيبَ مَا فِيكَ
مِثْلَهُ.

(۳۵۳)

سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ اس عیب کو برا کہو جس کے مانند خود
تمہارے اندر موجود ہے۔

(۳۵۴) وَهَذَا بِحَضْرَتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

رَجُلٌ رَجُلًا بِخُلَامٍ وُلِدَ لَهُ،
فَقَالَ لَهُ: لِيَهْنُتْكَ الْفَارِسُ.
فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

(۳۵۴)

حضرتؑ کے سامنے ایک نے دوسرے شخص کو فرزند کے پیدا
ہونے پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ: ”شہوار مبارک ہو!“ جس پر حضرتؑ
نے فرمایا کہ:

لَا تَقُلْ ذُلِكَ، وَ لَكِنْ قُلْ: شَكَرْتُ
الْوَاهِبَ، وَ بُورِكَ لَكَ فِي الْمَوْهُوبِ، وَ بَلَغَ
أَشَدَّهُ، وَ رَزِقْتَ بِرَّهْ.

(۳۵۵)

حضرتؑ کے عمال میں سے ایک شخص نے ایک بلند عمارت تعمیر کی جس
پر آپؑ نے فرمایا:

وَبَنَى رَجُلٌ مِّنْ عُمَّالِهِ بِنَاءً فَخْمًا، فَقَالَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ:

چاندی کے سکوں نے سر نکالا ہے۔ بلاشبہ یہ عمارت تمہاری ثروت
کی غمازی کرتی ہے۔

أَظْلَعَتِ الْوَرِقُ رُؤُوسَهَا! إِنَّ الْبِنَاءَ
يَصِفُ لَكَ الْغِنَى.

(۳۵۶)

حضرتؑ سے کہا گیا کہ: اگر کسی شخص کو گھر میں چھوڑ کر اس کا
دروازہ بند کر دیا جائے تو اس کی روزی کدھر سے آئے
گی؟ فرمایا:

(۳۵۶) وَقِيلَ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَوْ سُدَّ عَلَى رَجُلٍ بَابُ بَيْتِهِ،
وَتُرِكَ فِيهِ، مِنْ أَيْنَ كَانَ يَأْتِيهِ رِزْقُهُ؟
فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

(۳۵۷)

حضرتؑ نے ایک جماعت کو ان کے مرنے والے کی تعزیت کرتے
ہوئے فرمایا کہ:

(۳۵۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَوْمًا عَنْ مَيِّتٍ لَهُمْ، فَقَالَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ:

اس موت کی ابتدا تم سے نہیں ہوئی ہے اور نہ اس کی انتہا

إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَيْسَ بِكُمْ بَدَأَ، وَلَا

إِلَيْكُمْ أَنْتَهَى، وَ قَدْ كَانَ صَاحِبُكُمْ هَذَا يُسَافِرُ، فَعُدُّوهُ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ، فَإِنْ قَدِمَ عَلَيْكُمْ وَالْأَقْدِمْتُمْ عَلَيْهِ.

(۳۵۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَيُّهَا النَّاسُ! لِيَرْكُمْ اللَّهُ مِنَ النِّعْمَةِ وَجَلِيلٍ كَمَا يَرَاكُمْ مِنَ النِّقْمَةِ فَرِيقَيْنِ، إِنَّهُ مَنْ وَسَّعَ عَلَيْهِ فِي ذَاتِ يَدِهِ فَلَمْ يَرَ ذَلِكَ اسْتِدْرَاجًا فَقَدْ آمَنَ مَخُوفًا، وَ مَنْ ضَيَّقَ عَلَيْهِ فِي ذَاتِ يَدِهِ فَلَمْ يَرَ ذَلِكَ اخْتِبَارًا فَقَدْ ضَيَّعَ مَأْمُولًا.

(۳۵۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَا أَسْرَى الرَّغْبَةِ! اقْصِرُوا، فَإِنَّ الْمُعْرِجَ عَلَى الدُّنْيَا لَا يَرُوعُهُ مِنْهَا إِلَّا صَرِيْفُ أَنْيَابِ الْحَدَثَانِ.

أَيُّهَا النَّاسُ! تَوَلَّوْا مِنْ أَنْفُسِكُمْ تَأْدِيبَهَا، وَاعْدِلُوا بِهَا عَنْ ضَرَاوَةِ عَادَاتِهَا.

(۳۶۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا تَظُنَّنَّ بِكَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنْ أَحَدٍ سُوءًا، وَأَنْتَ تَجِدُ لَهَا فِي الْخَيْرِ مُحْتَمَلًا.

(۳۶۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذَا كَانَتْ لَكَ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ حَاجَةٌ فَابْدَأْ بِسُؤْلَةِ الصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ، ثُمَّ سَلْ حَاجَتَكَ، فَإِنَّ اللَّهَ أَكْرَمُ مَنْ أَنْ يُسْئَلَ حَاجَتَيْنِ، فَيَقْضِيَ أَحَدَهُمَا وَيَنْتَعِ الْآخَرَى.

تم پر ہے۔ یہ تمہارا ساتھی مصروف سفر رہتا تھا۔ اب بھی یہی سمجھو کہ وہ اپنے کسی سفر میں ہے۔ اگر وہ آگیا تو بہتر، ورنہ تم خود اس کے پاس پہنچ جاؤ گے۔

(۳۵۸)

اے لوگو! چاہیے کہ اللہ تم کو نعمت و آسائش کے موقع پر بھی اسی طرح خائف و ترساں دیکھے جس طرح تمہیں عذاب سے ہراساں دیکھتا ہے۔ بیشک جسے فراخ دستی حاصل ہو اور وہ اسے کم کم عذاب کی طرف بڑھنے کا سبب نہ سمجھے تو اس نے خوفناک چیز سے اپنے کو مطمئن سمجھ لیا، اور جو تنگدست ہو اور وہ اسے آزمائش نہ سمجھے تو اس نے اس ثواب کو ضائع کر دیا کہ جس کی امید و آرزو کی جاتی ہے۔

(۳۵۹)

اے حرص و طمع کے اسیرو! باز آؤ، کیونکہ دنیا پر ٹوٹنے والوں کو حوادثِ زمانہ کے دانت پیسنے ہی کا اندیشہ کرنا چاہیے۔

اے لوگو! خود ہی اپنی اصلاح کا ذمہ لو اور اپنی عادتوں کے تقاضوں سے منہ موڑ لو۔

(۳۶۰)

کسی کے منہ سے نکلنے والی بات میں اگر اچھائی کا پہلو نکل سکتا ہو تو اس کے بارے میں بدگمانی نہ کرو۔

(۳۶۱)

جب اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت طلب کرو تو پہلے رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجو، پھر اپنی حاجت مانگو، کیونکہ خداوند عالم اس سے بلند تر ہے کہ اس سے دو حاجتیں طلب کی جائیں اور وہ ایک پوری کر دے اور ایک روک لے۔

(۳۶۲)

جسے اپنی آبر و عزیز ہو وہ لڑائی جھگڑے سے کنارہ کش رہے۔

(۳۶۳)

امکان پیدا ہونے سے پہلے کسی کام میں جلد بازی کرنا اور موقع آنے پر دیر کرنا دونوں حماقت میں داخل ہیں۔

(۳۶۴)

جو بات نہ ہونے والی ہو اس کے متعلق سوال نہ کرو۔ اس لئے کہ جو ہے وہی تمہارے لئے کافی ہے۔

(۳۶۵)

فکر ایک روشن آئینہ ہے، عبرت اندوزی ایک خیر خواہ متنبہ کرنے والی چیز ہے۔ نفس کی اصلاح کیلئے یہی کافی ہے کہ جن چیزوں کو دوسروں کیلئے برا سمجھتے ہو ان سے بچ کر رہو۔

(۳۶۶)

علم عمل سے وابستہ ہے، لہذا جو جانتا ہے وہ عمل بھی کرتا ہے اور علم عمل کو پکارتا ہے۔ اگر وہ لبیک کہتا ہے تو بہتر، ورنہ وہ بھی اس سے رخصت ہو جاتا ہے۔

(۳۶۷)

اے لوگو! دنیا کا ساز و سامان سوکھا سڑا بھوسا ہے جو وبا پیدا کرنے والا ہے۔ لہذا اس چراگاہ سے دور رہو کہ جس سے چل چلاؤ باطمینان منزل کرنے سے زیادہ فائدہ مند ہے، اور صرف بقدر کفاف لے لینا اس دولت و ثروت سے زیادہ برکت والا ہے۔ اس کے دولت مندوں کیلئے فقر طے ہو چکا ہے اور اس سے بے نیاز رہنے والوں کو راحت کا سہارا دیا گیا ہے۔ جس کو اس کی سچ دھج بھالیتی ہے وہ انجام کار اس کی دونوں آنکھوں کو اندھا کر دیتی ہے، اور جو اس کی چاہت کو اپنا شعار بنا

(۳۶۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ ضَنَّ بِعِزِّهِ فَلْيَدْعُ الْبِرَّ آءَ.

(۳۶۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ الْخُرْقِ الْبُعَاجِلَهُ قَبْلَ الْإِمْكَانِ، وَ الْآثَاةُ بَعْدَ الْفُرْصَةِ.

(۳۶۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا تَسْأَلْ عَمَّا لَا يَكُونُ، فَيُفِي الذِّمِّي قَدْ كَانَ لَكَ شُغْلٌ.

(۳۶۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْفِكْرُ مِرَاةٌ صَافِيَةٌ، وَ الْإِعْتِبَارُ مُنْذِرٌ نَاصِحٌ، وَ كَفَى أَدَبًا لِنَفْسِكَ تَجَنُّبُكَ مَا كَرِهْتَ لِغَيْرِكَ.

(۳۶۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْعِلْمُ مَقْرُونٌ بِالْعَمَلِ، فَمَنْ عِلِمَ عَمِلَ، وَ الْعِلْمُ يَهْتَفُ بِالْعَمَلِ، فَإِنْ أَجَابَهُ إِلَّا أَنْ تَحَلَ عَنْهُ.

(۳۶۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَتَاعُ الدُّنْيَا حُطَامٌ مُؤَبِّى، فَتَجَنَّبُوا مَرَعَاهُ قُلْعَتَهَا أَحْظَى مِنْ ظِمَانِيَّتِهَا، وَ بُلْغَتُهَا أَزْكَى مِنْ ثَرَوَتِهَا، حُكِمَ عَلَى مُكْثَرِيَّهَا بِالْفَاقَةِ، وَ أُعِينَ مَنْ غَنِيَ عَنْهَا بِالرَّاحَةِ. مَنْ رَاقَهُ زُبْرُجُهَا أَعْقَبَتْ نَاطِرِيهِ كَمَهَا،

وَمَنْ اسْتَشْعَرَ الشَّعْفَ بِهَا مَلَكَتْ
ضَبِيرُهُ أَشْجَانًا، لَهْنٌ رَقِصٌ عَلَى
سُوَيْدَاءٍ قَلْبِهِ: هُمْ يَشْغَلُهُ وَ
هُمْ يَحْزُنُهُ، كَذَلِكَ حَتَّى يُؤْخَذَ
بِكَطْبِهِ فَيُلْقَى بِالْفَضَاءِ مُنْقَطِعًا
أَبْهَرًا، هَيِّنًا عَلَى اللَّهِ فَنَاءٌ، وَعَلَى الْإِخْوَانِ
الْقَاءُ.

وَإِنَّمَا يَنْظُرُ الْمُؤْمِنُ إِلَى الدُّنْيَا
بِعَيْنِ الْإِعْتِبَارِ، وَ يَقْتَاتُ مِنْهَا
بِبَطْنِ الْإِضْطِرَارِ، وَ يَسْمَعُ فِيهَا
بِأُذُنِ الْمَقْتِ وَالْإِبْغَاضِ، إِنْ قِيلَ أَثَرِي
قِيلَ أَكْذَى، وَ إِنْ فُرِحَ لَهُ بِالْبَقَاءِ
حُزِنَ لَهُ بِالْفَنَاءِ، هَذَا وَ لَمْ يَأْتِهِمْ يَوْمٌ
فِيهِ يُبْلِسُونَ.

(۳۶۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ وَضَعَ الثَّوَابَ عَلَى
طَاعَتِهِ، وَ الْعِقَابَ عَلَى مَعْصِيَتِهِ، ذِيَادَةً
لِعِبَادِهِ عَنْ ثِقَتِهِ، وَ حَيَاشَةَ لَهُمْ إِلَى جَنَّتِهِ.

(۳۶۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى فِيهِمْ مِنْ
الْقُرْآنِ إِلَّا رُسْمُهُ، وَ مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ،
وَ مَسَاجِدُهُمْ يَوْمَئِذٍ عَامِرَةٌ مِنَ الْبُنَى،
خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى، سَكَّانَهَا وَ عُمَّارُهَا شُرٌّ

لیتا ہے وہ اس کے دل کو ایسے غموں سے بھر دیتی ہے جو دل کی گہرائیوں
میں تلاطم برپا کرتے ہیں۔ یوں کہ کبھی کوئی فکر اسے گھیرے رہتی ہے
اور کبھی کوئی اندیشہ اسے رنجیدہ بنائے رہتا ہے۔ وہ اسی حالت میں ہوتا
ہے کہ اس کا گلا گھوٹا جانے لگتا ہے، اور وہ بیابان میں ڈال دیا جاتا ہے
اس عالم میں کہ اس کے دل کی دونوں رگیں ٹوٹ چکی ہوتی ہیں۔ اللہ کو
اس کا فنا کرنا سہل اور اس کے بھائی بندوں کا اسے قبر میں اتارنا آسان
ہو جاتا ہے۔

مومن دنیا کو عبرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس سے اتنی ہی غذا
حاصل کرتا ہے جتنی پیٹ کی ضرورت مجبور کرتی ہے، اور اس کے بارے
میں ہر بات کو بغض و عناد کے کانوں سے سنتا ہے۔ اگر کسی کے متعلق یہ
کہا جاتا ہے کہ وہ مالدار ہو گیا ہے تو پھر یہ بھی کہنے میں آتا ہے کہ
نادر ہو گیا ہے۔ اگر زندگی پر خوشی کی جاتی ہے تو مرنے پر غم بھی ہوتا
ہے۔ یہ حالت ہے، حالانکہ ابھی وہ دن نہیں آیا کہ جس میں پوری مایوسی
چھا جائے گی۔

(۳۶۸)

اللہ سبحانہ نے اپنی اطاعت پر ثواب اور اپنی معصیت پر سزا اس
لئے رکھی ہے کہ اپنے بندوں کو عذاب سے دور کرے اور جنت کی طرف
گھیر کر لے جائے۔

(۳۶۹)

لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا جب ان میں صرف قرآن کے نقوش
اور اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا، اس وقت مسجدیں تعمیر و زینت
کے لحاظ سے آباد اور ہدایت کے اعتبار سے ویران ہوں گی۔ ان میں
ٹھہرنے والے اور انہیں آباد کرنے والے تمام اہل زمین میں سب

سے بدتر ہوں گے، وہ فتنوں کا سرچشمہ اور گناہوں کا مرکز ہوں گے، جو ان فتنوں سے منہ موڑے گا انہیں انہی فتنوں کی طرف پلٹائیں گے، اور جو قدم پیچھے ہٹائے گا انہیں دھکیل کر ان کی طرف لائیں گے۔ ارشاد الہی ہے کہ: ”مجھے اپنی ذات کی قسم میں ان لوگوں پر ایسا فتنہ نازل کروں گا جس میں حلیم و بردبار کو حیران و سرگردان چھوڑ دوں گا۔“ چنانچہ وہ ایسا ہی کرے گا۔ ہم اللہ سے غفلت کی ٹھوکروں سے عفو کے خواستگار ہیں۔

(۳۷۰)

جب بھی آپ منبر پر رونق افروز ہوتے تو ایسا اتفاق کم ہوتا تھا کہ خطبہ سے پہلے یہ کلمات نہ فرمائیں:

اے لوگو! اللہ سے ڈرو، کیونکہ کوئی شخص بے کار پیدا نہیں کیا گیا کہ وہ کھیل کود میں پڑ جائے، اور نہ اسے بے قید و بند چھوڑ دیا گیا ہے کہ بیہودگیاں کرنے لگے، اور یہ دنیا جو اس کیلئے آراستہ و پیراستہ ہے اس آخرت کا عوض نہیں ہو سکتی جس کو اس کی غلط نگاہ نے بری صورت میں پیش کیا ہے۔ وہ فریب خوردہ جو اپنی بلند ہمتی سے دنیا حاصل کرنے میں کامیاب ہو اس دوسرے شخص کے مانند نہیں ہو سکتا جس نے تھوڑا بہت آخرت کا حصہ حاصل کر لیا ہو۔

(۳۷۱)

کوئی شرف اسلام سے بلند تر نہیں۔ کوئی بزرگی تقویٰ سے زیادہ باوقار نہیں۔ کوئی پناہ گاہ پرہیز گاری سے بہتر نہیں۔ کوئی سفارش کرنے والا توبہ سے بڑھ کر کامیاب نہیں۔ کوئی خزانہ قناعت سے زیادہ بے نیاز کرنے والا نہیں۔ کوئی مال بقدر کفاف پر رضا مند رہنے سے بڑھ کر فقر و احتیاج کا دور کرنے والا

أَهْلِ الْأَرْضِ، مِنْهُمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ، وَ إِلَيْهِمْ تَأْوِي الْخَطِيئَةُ، يَرُدُّونَ مَنْ شَدَّ عَنْهَا فِيهَا، وَ يَسُوقُونَ مَنْ تَأَخَّرَ عَنْهَا إِلَيْهَا، يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: «فَبِي حَلَفْتُ لَا بَعْثَنَ عَلَى أَوْلِيَاكَ فِتْنَةً أَثْرُكَ الْحَلِيمَ فِيهَا حَيْرَانٌ»، وَ قَدْ فَعَلَ، وَ نَحْنُ نَسْتَقِيلُ اللَّهَ عَثْرَةَ الْغَفْلَةِ.

(۳۷۰) وَ رَوَى أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَلَّمَا اعْتَدَلَ بِهِ الْمُبْدِي إِلَّا قَالَ أَمَامَ الْخُطْبَةِ:

أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّقُوا اللَّهَ، فَمَا خُلِقَ امْرَأٌ عَبْتًا فَيَلْهُو، وَ لَا تُرِكَ سُدًى فَيَلْغُو، وَ مَا دُنْيَاهُ الَّتِي تَحَسَّنَتْ لَهُ بِخَلْفٍ مِّنَ الْآخِرَةِ الَّتِي قَبَّحَهَا سُوءُ النَّظَرِ عِنْدَهُ، وَ مَا الْمَغْرُورُ الَّذِي ظَفِرَ مِنَ الدُّنْيَا بِأَعْلَى هِمَّتِهِ كَالْآخِرِ الَّذِي ظَفِرَ مِنَ الْآخِرَةِ بِأَذْنَى سُهُمَّتِهِ.

(۳۷۱) وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا شَرَفَ أَعْلَى مِنَ الْإِسْلَامِ، وَ لَا عِزَّ أَعَزُّ مِنَ التَّقْوَى، وَ لَا مَعْقِلَ أَحْسَنَ مِنَ الْوَرَعِ، وَ لَا شَفِيعَ أَنْجَحَ مِنَ التَّوْبَةِ، وَ لَا كَنْزَ أَغْنَى مِنَ الْقَنَاعَةِ، وَ لَا مَالَ أَذْهَبَ لِلْفَقَاةِ مِنَ الرِّضَى بِالْقُوتِ، وَ مَنِ اقْتَصَرَ عَلَى بُلْغَةِ

الْكَفَافِ فَقَدْ انْتَهَمَ الرَّاحَةَ، وَتَبَوَّأَ خَفْضَ الدَّعَةِ، وَالرَّغْبَةَ مِفْتَاحَ النَّصَبِ وَ مَطِيَّةَ التَّعَبِ، وَالْحِرْصَ وَالْكِبْرَ وَالْحَسَدَ دَوَاعٍ إِلَى التَّقَحُّمِ فِي الذُّنُوبِ، وَالشَّرُّ جَامِعٌ لِمَسَاوِي الْعُيُوبِ.

(۳۷۲) {وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ:

يَا جَابِرُ! قِوَامُ الدِّينِ وَالْدُّنْيَا بِأَرْبَعَةٍ: عَالِمٍ مُسْتَعْمِلٍ عِلْمَهُ، وَجَاهِلٍ لَا يَسْتَنْكِفُ أَنْ يَتَعَلَّمَ، وَجَوَادٍ لَا يَبْخُلُ بِمَعْرُوفِهِ، وَفَقِيرٍ لَا يَبِيعُ آخِرَتَهُ بِدُنْيَاةٍ؛ فَإِذَا ضَيَّعَ الْعَالِمُ عِلْمَهُ اسْتَنْكَفَ الْجَاهِلُ أَنْ يَتَعَلَّمَ، وَإِذَا بَخِلَ الْغَنِيُّ بِمَعْرُوفِهِ بَاعَ الْفَقِيرُ آخِرَتَهُ بِدُنْيَاةٍ.

يَا جَابِرُ! مَنْ كَثُرَتْ نِعَمُ اللَّهِ عَلَيْهِ كَثُرَتْ حَوَائِجُ النَّاسِ إِلَيْهِ، فَمَنْ قَامَ لِلَّهِ فِيهَا بِمَا يَجِبُ عَرَضَهَا لِلدَّوَامِ وَالْبَقَاءِ، وَ مَنْ لَمْ يَقُمْ فِيهَا بِمَا يَجِبُ عَرَضَهَا لِلزَّوَالِ وَالْفَنَاءِ.

(۳۷۳) {وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ {

وَرَوَى ابْنُ جَرِيرٍ الطَّبْرِيُّ فِي تَارِيخِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى الْفَقِيرِ - وَكَانَ مِمَّنْ خَرَجَ لِقِتَالِ الْحُجَّاجِ مَعَ ابْنِ الْأَشْعَثِ -

نہیں۔ جو شخص قدرِ حاجت پر اکتفا کر لیتا ہے وہ آسائش و راحت پالیتا ہے اور آرام و آسودگی میں منزل بنا لیتا ہے۔ خواہش و رغبت، رنج و تکلیف کی کلید اور مشقت و اندوہ کی سواری ہے۔ حرص، تکبر اور حسد، گناہوں میں پھاند پڑنے کے محرکات ہیں، اور بدکردار تمام برے عیوب کو حاوی ہے۔

(۳۷۲)

جابر بن عبد اللہ انصاری سے فرمایا:

اے جابر! چار قسم کے آدمیوں سے دین و دنیا کا قیام ہے: ”عالم“ جو اپنے علم کو کام میں لاتا ہو، ”جاہل“ جو علم کے حاصل کرنے میں عار نہ کرتا ہو، ”سخی“ جو داد و دہش میں بخل نہ کرتا ہو اور ”فقیر“ جو آخرت کو دنیا کے عوض نہ بیچتا ہو۔ تو جب عالم اپنے علم کو برباد کرے گا تو جاہل اس کے سیکھنے میں عار سمجھے گا، اور جب دولت مند نیکی و احسان میں بخل کرے گا تو فقیر اپنی آخرت دنیا کے بدلے بیچ ڈالے گا۔

اے جابر! جس پر اللہ کی نعمتیں زیادہ ہوں گی لوگوں کی حاجتیں بھی اس کے دامن سے زیادہ وابستہ ہوں گی، لہذا جو شخص ان نعمتوں پر عائد ہونے والے حقوق کو اللہ کی خاطر ادا کرے گا، وہ ان کیلئے دوام و بیشگی کا سامان کرے گا اور جو ان واجب حقوق کے ادا کرنے کیلئے کھڑا نہیں ہوگا وہ انہیں فنا و بربادی کی زد پر لے آئے گا۔

(۳۷۳)

ابن جریر طبری نے اپنی تاریخ میں عبد الرحمن ابن ابی لیلیٰ فقیہ سے روایت کی ہے، اور یہ ان لوگوں میں سے تھے جو ابن اشعث کے ساتھ حجاج سے لڑنے کیلئے

أَنَّهُ قَالَ فِيمَا كَانَ يَخُصُّ بِهِ النَّاسَ عَلَى
الْجِهَادِ: إِنِّي سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ يَوْمَ
لَقَيْنَا أَهْلَ الشَّامِ:

أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ! إِنَّهُ مَنْ رَأَى عَدُوًّا نَا
يُحْمِلُ بِهِ وَ مُنْكَرًا يُدْعَى إِلَيْهِ فَأَنْكَرَهُ
بِقَلْبِهِ فَقَدْ سَلِمَ وَ بَرِيءٌ، وَ مَنْ أَنْكَرَهُ
بِلِسَانِهِ فَقَدْ أُجِرَ وَ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهِ،
وَ مَنْ أَنْكَرَهُ بِالسَّيْفِ لَتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ
الْعُلْيَا وَ كَلِمَةُ الظَّالِمِينَ هِيَ السُّفْلَى، فَذَلِكَ
الَّذِي أَصَابَ سَبِيلَ الْهُدَى، وَ قَامَ عَلَى
الطَّرِيقِ، وَ تَوَرَّقَ فِي قَلْبِهِ الْيَقِينُ.

(۳۷۴) وَ فِي كَلَامِهِ أَخْبَرَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَجْرِي هَذَا الْمَجْرَى:

فَمِنْهُمْ الْمُنْكَرُ لِمُنْكَرٍ بِيَدِهِ وَ لِسَانِهِ وَ
قَلْبِهِ، فَذَلِكَ الْمُسْتَكْمِلُ لِخِصَالِ الْخَيْرِ، وَ
مِنْهُمْ الْمُنْكَرُ بِلِسَانِهِ وَ قَلْبِهِ وَ التَّارِكُ
بِيَدِهِ، فَذَلِكَ مُتَمَسِّكٌ بِخَصْلَتَيْنِ مِنْ
خِصَالِ الْخَيْرِ وَ مُضَيِّعٌ خَصْلَةً، وَ مِنْهُمْ
الْمُنْكَرُ بِقَلْبِهِ وَ التَّارِكُ بِيَدِهِ وَ لِسَانِهِ،
فَذَلِكَ الَّذِي ضَيَّعَ أَشْرَفَ الْخَصْلَتَيْنِ مِنَ
الثَّلَاثِ وَ تَمَسَّكَ بِوَاحِدَةٍ، وَ مِنْهُمْ تَارِكُ
لِلْإِنْكَارِ الْمُنْكَرِ بِلِسَانِهِ وَ قَلْبِهِ وَ يَدِهِ،
فَذَلِكَ مَيِّتٌ الْأَحْيَاءِ.

نکلے تھے کہ وہ لوگوں کو جہاد پر ابھارنے کیلئے کہتے تھے کہ:
ہم جب اہل شام سے لڑنے کیلئے بڑھے تو میں نے علی علیہ السلام
کو فرماتے سنا:

اے اہل ایمان! جو شخص دیکھے کہ ظلم و عدوان پر عمل ہو رہا ہے اور
برائی کی طرف دعوت دی جا رہی ہے اور وہ دل سے اسے برا سمجھے، تو وہ
(عذاب سے) محفوظ اور (گناہ سے) بری ہو گیا، اور جو زبان سے
اسے برا کہے وہ ماجور ہے اور صرف دل سے برا سمجھنے والے سے افضل
ہے، اور جو شخص شمشیر بکف ہو کر اس برائی کے خلاف کھڑا ہو، تاکہ اللہ کا
بول بالا ہو اور ظالموں کی بات گر جائے تو یہی وہ شخص ہے جس نے
ہدایت کی راہ کو پایا اور سیدھے راستے پر ہولیا اور اس کے دل میں یقین
نے روشنی پھیلادی۔

(۳۷۴)

اسی انداز پر حضرت کا ایک یہ کلام ہے:

لوگوں میں سے ایک وہ ہے جو برائی کو ہاتھ، زبان اور دل سے برا
سمجھتا ہے۔ چنانچہ اس نے اچھی خصلتوں کو پورے طور پر حاصل کر لیا
ہے۔ اور ایک وہ ہے جو زبان اور دل سے برا سمجھتا ہے لیکن ہاتھ سے
اسے نہیں مٹاتا تو اس نے اچھی خصلتوں میں سے دو خصلتوں
سے ربط رکھا اور ایک خصلت کو رائیگاں کر دیا۔ اور ایک وہ ہے
جو دل سے برا سمجھتا ہے لیکن اسے مٹانے کیلئے ہاتھ اور زبان کسی سے
کام نہیں لیتا اس نے تین خصلتوں میں سے دو عمدہ خصلتوں کو ضائع
کر دیا اور صرف ایک سے وابستہ رہا۔ اور ایک وہ ہے جو نہ زبان سے،
نہ ہاتھ سے اور نہ دل سے برائی کی روک تھام کرتا ہے، یہ زندوں میں
(چلتی پھرتی ہوئی) لاش ہے۔

وَمَا أَعْمَالُ الْبِرِّ كُلُّهَا وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ، عِنْدَ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ
الْمُنْكَرِ، إِلَّا كَفَفْتَهُ فِي بَحْرِ لُجِّيٍّ، وَإِنَّ الْأَمْرَ
بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ لَا يَقْرَبَانِ
مِنْ أَجَلٍ، وَلَا يَنْقُصَانِ مِنْ رِزْقٍ، وَأَفْضَلُ
مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ كَلِمَةُ عَدَلٍ عِنْدَ إِمَامٍ جَائِرٍ.

(۳۷۵) {وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ}

وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ:
أَوَّلُ مَا تُغْلَبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْجِهَادِ
الْجِهَادُ بِأَيْدِيكُمْ، ثُمَّ بِأَلْسِنَتِكُمْ، ثُمَّ
بِقُلُوبِكُمْ؛ فَمَنْ لَمْ يَعْرِفْ بِقَلْبِهِ مَعْرُوفًا،
وَلَمْ يُنْكِرْ مُنْكَرًا، قَلْبٌ فَجَعَلَ أَعْلَاهُ
أَسْفَلَهُ، وَأَسْفَلَهُ أَعْلَاهُ.

(۳۷۶) {وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ}

إِنَّ الْحَقَّ ثَقِيلٌ مَرِيءٌ، وَإِنَّ الْبَاطِلَ
خَفِيفٌ وَبِئْسَ.

(۳۷۷) {وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ}

لَا تَأْمَنَنَّ عَلَى خَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَذَابُ اللَّهِ
لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا
الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ﴾.
وَلَا تَيَاسَسَنَّ لِشَرِّ هَذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ رَوْحِ
اللَّهِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّهُ لَا يَأْتِيَنَّ مِنْ رَوْحِ

تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تمام اعمال خیر اور جہاد فی سبیل اللہ،
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مقابلہ میں ایسے ہیں جیسے گہرے دریا
میں لعاب دہن کے ریزے ہوں۔ یہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا
ایسا نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے موت قبل از وقت آجائے، یا رزق معین
میں کمی ہو جائے۔ اور ان سب سے بہتر وہ حق بات ہے جو کسی
جابر حکمران کے سامنے کہی جائے۔

(۳۷۵)

ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ انہوں نے امیر المؤمنین علیہ السلام کو
فرماتے سنا کہ:

پہلا جہاد کہ جس سے تم مغلوب ہو جاؤ گے، ہاتھ کا
جہاد ہے، پھر زبان کا اور پھر دل کا۔ جس نے دل سے بھلائی
کو اچھا اور برائی کو برا نہ سمجھا، اسے الٹ پلٹ کر
دیا جائے گا۔ اس طرح کہ اوپر کا حصہ نیچے اور نیچے کا حصہ اوپر
کر دیا جائے گا۔

(۳۷۶)

حق گراں، مگر خوشگوار ہوتا ہے اور باطل ہلکا، مگر وبا پیدا کرنے والا
ہوتا ہے۔

(۳۷۷)

اس اُمت کے بہترین شخص کے بارے میں بھی اللہ کے عذاب
سے بالکل مطمئن نہ ہو جاؤ، کیونکہ اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے کہ: ”گھانا
اٹھانے والے لوگ ہی اللہ کے عذاب سے مطمئن ہو بیٹھتے ہیں۔“

اور اس اُمت کے بدترین آدمی کے بارے میں بھی اللہ کی رحمت
سے مایوس نہ ہو جاؤ کیونکہ ارشاد الہی ہے کہ: ”خدا کی رحمت سے

اللَّهُ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ ﴿٣٧٨﴾

(۳۷۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْبُخْلُ جَامِعٌ لِّمَسَاوِي الْعُيُوبِ، وَهُوَ زَمَامٌ يُقَادُّ بِهِ إِلَى كُلِّ سُوءٍ.

(۳۷۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الرِّزْقُ رِزْقَانِ: رِزْقٌ تَطْلُبُهُ، وَ رِزْقٌ يَطْلُبُكَ، فَإِنْ لَمْ تَأْتِهِ أَتَاكَ، فَلَا تَحْمِلْ هَمَّ سَنَتِكَ عَلَى هَمِّ يَوْمِكَ! كَفَاكَ كُلُّ يَوْمٍ مَّا فِيهِ، فَإِنْ تَكُنِ السَّنَةُ مِنْ عُمْرِكَ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَيُؤْتِيكَ فِي كُلِّ غَدٍ جَدِيدٍ مَّا قَسَمَ لَكَ، وَإِنْ لَمْ تَكُنِ السَّنَةُ مِنْ عُمْرِكَ، فَمَا تَصْنَعُ بِالْهَمِّ لِمَا لَيْسَ لَكَ، وَلَنْ يَسْبِقَكَ إِلَى رِزْقِكَ طَالِبٌ، وَلَنْ يَغْلِبَكَ عَلَيْهِ غَالِبٌ، وَلَنْ يُبْطِئَ عَنْكَ مَا قَدَّ قُدِّرَ لَكَ.

قَالَ الرَّضِيُّ: وَقَدْ مَفَى هَذَا الْكَلَامُ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هَذَا الْبَابِ، إِلَّا أَنَّهُ هَهُنَا أَوْصَحُ وَ أَشْرَحُ، فَلِذَلِكَ كَرَّرْنَاهُ عَلَى الْقَاعِدَةِ الْمُقَرَّرَةِ فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ.

(۳۸۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

رُبَّ مُسْتَقْبِلٍ يَوْمًا لَيْسَ بِمُسْتَدْبِرٍ، وَ مَغْبُوطٍ فِي أَوَّلِ لَيْلِهِ قَامَتْ بَوَاكِيهِ فِي آخِرِهِ.

کافروں کے علاوہ کوئی اور نا امید نہیں ہوتا۔

(۳۷۸)

بخل تمام برے عیوب کا مجموعہ ہے اور ایسی مہار ہے جس سے ہر برائی کی طرف کھینچ کر جایا جاسکتا ہے۔

(۳۷۹)

رزق دو طرح کا ہوتا ہے: ایک وہ جس کی تلاش میں تم ہو اور ایک وہ جو تمہاری جستجو میں ہے۔ اگر تم اس تک نہ پہنچ سکو گے تو وہ تم تک پہنچ کر رہے گا۔ لہذا اپنے ایک دن کی فکر پر سال بھر کی فکریں نہ لا دو۔ جو ہر دن کا رزق ہے وہ تمہارے لئے کافی ہے۔ اگر تمہاری عمر کا کوئی سال باقی ہے تو اللہ ہر نئے دن جو روزی اس نے تمہارے لئے مقرر کر رکھی ہے وہ تمہیں دے گا، اور اگر تمہاری عمر کا کوئی سال باقی نہیں ہے تو پھر اس چیز کی فکر کیوں کرو جو تمہارے لئے نہیں ہے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ کوئی طلبگار تمہارے رزق کی طرف تم سے آگے بڑھ نہیں سکتا، اور نہ کوئی غلبہ پانے والا اس میں تم پر غالب آسکتا ہے، اور جو تمہارے لئے مقدر ہو چکا ہے اس کے ملنے میں کبھی تاخیر نہ ہوگی۔

سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: یہ کلام اسی باب میں پہلے بھی درج ہو چکا ہے۔ مگر یہاں کچھ زیادہ وضاحت و تشریح کے ساتھ تھا، اس لئے ہم نے اس کا اعادہ کیا ہے، اس قاعدہ کی بنا پر جو کتاب کے دیباچہ میں گزر چکا ہے۔

(۳۸۰)

بہت سے لوگ ایسے دن کا سامنا کرتے ہیں جس سے انہیں پیڑھ پھرانا نہیں ہوتا، اور بہت سے ایسے ہوتے ہیں کہ رات کے پہلے حصہ میں ان پر رشک کیا جاتا ہے اور آخری حصہ میں ان پر رونے والیوں کا کہرام مچا ہوتا ہے۔

(۳۸۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْكَلَامُ فِي وِثَاقِكَ مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهِ،
فَإِذَا تَكَلَّمْتَ بِهِ صِرْتَ فِي وِثَاقِهِ
فَاخْزُنْ لِسَانَكَ كَمَا تَخْزُنْ ذَهَبَكَ
وَ وَرَقَكَ، فَرُبَّ كَلِمَةٍ سَلَبَتْ نِعْمَةً،
وَ جَلَبَتْ نِقْمَةً.

(۳۸۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا تَقُلْ مَا لَا تَعْلَمُ، بَلْ لَا تَقُلْ كُلَّ مَا
تَعْلَمُ، فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَى جَوَارِحِكَ
كُلَّهَا فَرَائِضَ يَحْتَجُّ بِهَا عَلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

(۳۸۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِحْذَرْ أَنْ يَرَاكَ اللَّهُ عِنْدَ مَعْصِيَتِهِ،
وَ يَفْقِدَكَ عِنْدَ طَاعَتِهِ، فَتَكُونَ مِنَ
الْخَاسِرِينَ، وَ إِذَا قَوَيْتَ قَافُوَ عَلَى
طَاعَةِ اللَّهِ، وَ إِذَا ضَعُفَتْ قَاضِعُ عَنْ
مَعْصِيَةِ اللَّهِ.

(۳۸۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الرُّكُونُ إِلَى الدُّنْيَا مَعَ مَا تُعَايِنُ مِنْهَا
جَهْلٌ، وَ التَّقْصِيرُ فِي حُسْنِ الْعَمَلِ إِذَا
وُثِّقَتْ بِالثَّوَابِ عَلَيْهِ غَبْنٌ، وَ الطَّمَأْنِينَةُ إِلَى
كُلِّ أَحَدٍ قَبْلَ الْإِخْتِبَارِ عَجْزٌ.

(۳۸۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللَّهِ أَنَّهُ لَا يُعْصَى

(۳۸۱)

کلام تمہارے قید و بند میں ہے، جب تک تم نے اسے کہا نہیں ہے
اور جب کہہ دیا تو تم اس کی قید و بند میں ہو۔ لہذا اپنی زبان کی
اسی طرح حفاظت کرو جس طرح اپنے سونے چاندی کی حفاظت کرتے
ہو۔ کیونکہ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو کسی بڑی نعمت کو چھین لیتی اور
مصیبت کو نازل کر دیتی ہیں۔

(۳۸۲)

جو نہیں جانتے اسے نہ کہو، بلکہ جو جانتے ہو وہ بھی سب کا سب نہ
کہو۔ کیونکہ اللہ سبحانہ نے تمہارے تمام اعضاء پر کچھ فرائض عائد کئے
ہیں جن کے ذریعہ قیامت کے دن تم پر حجت لائے گا۔

(۳۸۳)

اس بات سے ڈرتے رہو کہ اللہ تمہیں اپنی معصیت کے
وقت موجود اور اپنی اطاعت کے وقت غیر حاضر پائے، تو تمہارا
شمار گھٹا اٹھانے والوں میں ہوگا۔ جب قوی و دانا ثابت ہونا ہو تو اللہ
کی اطاعت پر اپنی قوت دکھاؤ اور کمزور بننا ہو تو اس کی معصیت سے
کمزوری دکھاؤ۔

(۳۸۴)

دنیا کی حالت دیکھتے ہوئے اس کی طرف جھکنا جہالت
ہے، اور حسن عمل کے ثواب کا یقین رکھتے ہوئے اس میں
کوٹاہی کرنا گھٹا اٹھانا ہے، اور پرکھے بغیر ہر ایک پر بھروسہ
کر لینا عجز و کمزوری ہے۔

(۳۸۵)

اللہ کے نزدیک دنیا کی حقارت کیلئے یہی بہت ہے کہ اللہ کی

معصیت ہوتی ہے تو اس میں، اور اس کے یہاں کی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں تو اسے چھوڑنے سے۔

(۳۸۶)

جو شخص کسی چیز کو طلب کرے تو اسے یا اس کے بعض حصہ کو پالے گا۔ (جو بندہ یا بندہ)۔

(۳۸۷)

وہ بھلائی بھلائی نہیں جس کے بعد دوزخ کی آگ ہو، اور وہ برائی برائی نہیں جس کے بعد جنت ہو۔ جنت کے سامنے ہر نعمت حقیر اور دوزخ کے مقابلہ میں ہر مصیبت راحت ہے۔

(۳۸۸)

اس بات کو جانے رہو کہ فقر و فاقہ ایک مصیبت ہے، اور فقر سے زیادہ سخت جسمانی امراض ہیں، اور جسمانی امراض سے زیادہ سخت دل کا روگ ہے۔
یاد رکھو کہ مال کی فراوانی ایک نعمت ہے، اور مال کی فراوانی سے بہتر صحت بدن ہے، اور صحت بدن سے بہتر دل کی پرہیزگاری ہے۔

(۳۸۹)

جسے عمل پیچھے ہٹائے، اسے نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔
ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے:
جسے ذاتی شرف و منزلت حاصل نہ ہو اسے آباؤ اجداد کی منزلت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

إِلَّا فِيهَا، وَ لَا يُنَالُ مَا عِنْدَكَ إِلَّا بِتَزَكِّيَّهَا.

(۳۸۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ طَلَبَ شَيْئًا نَالَ أَوْ بَعْضَهُ.

(۳۸۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا خَيْرٌ بِخَيْرٍ بَعْدَهُ النَّارُ، وَمَا شَرٌّ بِشَرٍّ بَعْدَهُ الْجَنَّةُ، وَ كُلُّ نَعِيمٍ دُونَ الْجَنَّةِ فَهُوَ مَحْقُورٌ، وَ كُلُّ بَلَاءٍ دُونَ النَّارِ عَافِيَةٌ.

(۳۸۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَلَا وَ إِنَّ مِنَ الْبَلَاءِ الْفَاقَةَ، وَ أَشَدُّ مِنَ الْفَاقَةِ مَرَضُ الْبَدَنِ، وَ أَشَدُّ مِنْ مَرَضِ الْبَدَنِ مَرَضُ الْقَلْبِ.
أَلَا وَ إِنَّ مِنَ النَّعِيمِ سَعَةِ الْمَالِ، وَ أَفْضَلُ مِنْ سَعَةِ الْمَالِ صِحَّةُ الْبَدَنِ، وَ أَفْضَلُ مِنْ صِحَّةِ الْبَدَنِ تَقْوَى الْقَلْبِ.

(۳۸۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ.
وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى:
مَنْ فَاتَهُ حَسَبُ نَفْسِهِ لَمْ يَنْفَعَهُ حَسَبُ آبَائِهِ.

(۳۹۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِلْمُؤْمِنِ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ: فَسَاعَةٌ يُتَنَاجَى فِيهَا رَبَّهُ، وَ سَاعَةٌ يَرُمُّ مَعَاشَهُ، وَ سَاعَةٌ يُخَلِّي بَيْنَ نَفْسِهِ وَ بَيْنَ لَذَّتِهَا فِيمَا يَجِلُّ وَيَجْمَلُ.

وَ لَيْسَ لِلْعَاقِلِ أَنْ يَكُونَ شَاخِصًا إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: مَرَمَّةٍ لِمَعَاشٍ، أَوْ خُطْوَةٍ فِي مَعَادٍ، أَوْ لَذَّةٍ فِي غَيْرِ مُحَرَّمٍ.

(۳۹۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُبْصِرَكَ اللَّهُ عَوْرَاتِهَا، وَ لَا تَغْفُلْ فَكَسَتْ بِمَغْفُولٍ عَنْكَ!.

(۳۹۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

تَكَلَّمُوا تُعْرِفُوا، فَإِنَّ الْمَرْءَ مَحْبُوءٌ تَحْتَ لِسَانِهِ.

(۳۹۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

خُذْ مِنَ الدُّنْيَا مَا آتَاكَ، وَ تَوَلَّ عَمَّا تَوَلَّى عَنْكَ، فَإِنْ أَنْتَ لَمْ تَفْعَلْ فَاجِبِلْ فِي الطَّلَبِ.

(۳۹۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

رُبَّ قَوْلٍ أَنْفَذُ مِنْ صَوْلِ.

(۳۹۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كُلُّ مُقْتَصِرٍ عَلَيْهِ كَافٍ.

(۳۹۰)

مومن کے اوقات تین ساعتوں پر منقسم ہوتے ہیں: ایک وہ کہ جس میں اپنے پروردگار سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے۔ اور ایک وہ جس میں اپنے معاش کا سرو سامان کرتا ہے۔ اور ایک وہ کہ جس میں حلال و پاکیزہ لذتوں میں اپنے نفس کو آزاد چھوڑ دیتا ہے۔

عقل مند آدمی کو زیب نہیں دیتا کہ وہ گھر سے دور ہو، مگر تین چیزوں کیلئے: معاش کے بندوبست کیلئے، یا امر آخرت کی طرف قدم اٹھانے کیلئے، یا ایسی لذت اندوزی کیلئے کہ جو حرام نہ ہو۔

(۳۹۱)

دنیا سے بے تعلق رہو! تاکہ اللہ تم میں دنیا کی برائیوں کا احساس پیدا کرے، اور غافل نہ ہو! اس لئے کہ تمہاری طرف سے غافل نہیں ہوا جائے گا۔

(۳۹۲)

بات کرو! تاکہ پہچانے جاؤ، کیونکہ آدمی اپنی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔

(۳۹۳)

جو دنیا سے تمہیں حاصل ہوا اسے لے لو اور جو چیز رخ پھیر لے اس سے منہ موڑے رہو۔ اور اگر ایسا نہ کر سکو تو پھر تحصیل و طلب میں میانہ روی اختیار کرو۔

(۳۹۴)

بہت سے کلمے جملہ سے زیادہ اثر و نفوذ رکھتے ہیں۔

(۳۹۵)

جس چیز پر قناعت کر لی جائے وہ کافی ہے۔

(۳۹۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْمَنِيَّةُ وَ لَا الدَّيْنِيَّةُ، وَ التَّقَلُّ وَ لَا
التَّوَسُّلُ، وَ مَنْ لَمْ يُعْطِ قَاعِدًا لَمْ يُعْطِ
قَائِمًا، وَ الدَّهْرُ يَوْمَانِ: يَوْمٌ لَكَ، وَ يَوْمٌ
عَلَيْكَ؛ فَإِذَا كَانَ لَكَ فَلَا تَبْطُرْ، وَ إِذَا كَانَ
عَلَيْكَ فَاصْبِرْ!.

(۳۹۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

نِعْمَ الطِّيبُ الْمِسْكُ، خَفِيفٌ مَّحْبَلُهُ،
عَطِرٌ رِيحُهُ.

(۳۹۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

صَنَعَ فَخْرَكَ، وَ اخْطَطَ كِبْرَكَ، وَ اذْكُرْ
قَبْرَكَ.

(۳۹۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ لِلْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ حَقًّا، وَ إِنَّ لِلْوَالِدِ
عَلَى الْوَلَدِ حَقًّا:
فَحَقُّ الْوَالِدِ عَلَى الْوَلَدِ أَنْ يُطِيعَهُ فِي كُلِّ
شَيْءٍ إِلَّا فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ.
وَ حَقُّ الْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ أَنْ يُحَسِّنَ
اسْمَهُ، وَ يُحَسِّنَ آدَبَهُ، وَ يُعَلِّمَهُ الْقُرْآنَ.

(۴۰۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْعَيْنُ حَقٌّ، وَ الرُّقَى حَقٌّ، وَ السِّحْرُ حَقٌّ،
وَ الْفَالُ حَقٌّ، وَ الطَّيْرَةُ لَيْسَتْ بِحَقٍّ، وَ
الْعَدْوَى لَيْسَتْ بِحَقٍّ، وَ الطِّيبُ نُشْرَةٌ، وَ

(۳۹۶)

موت ہو اور ذلت نہ ہو۔ کم ملے اور دوسروں کو وسیلہ
بنانا نہ ہو۔ جسے بیٹھے بٹھائے نہیں ملتا اسے اٹھنے سے بھی کچھ
حاصل نہیں ہوگا۔ زمانہ دو دنوں پر منقسم ہے: ایک دن تمہارے موافق
اور ایک تمہارے مخالف۔ جب موافق ہو تو اتراؤ نہیں اور جب
مخالف ہو تو صبر کرو۔

(۳۹۷)

بہترین خوشبو مشک ہے، جس کا ظرف ہلکا اور مہک
عطر بار ہے۔

(۳۹۸)

فخر و سربلندی کو چھوڑو، تکبر و غرور کو مٹاؤ اور قبر
کو یاد رکھو۔

(۳۹۹)

ایک حق فرزند کا باپ پر ہوتا ہے اور ایک حق باپ کا فرزند
پر ہوتا ہے:
باپ کا فرزند پر یہ حق ہے کہ وہ سوائے اللہ کی معصیت کے ہر بات
میں اس کی اطاعت کرے۔
اور فرزند کا باپ پر یہ حق ہے کہ اس کا نام اچھا تجویز کرے، اچھے
اخلاق و آداب سے آراستہ کرے اور قرآن کی اسے تعلیم دے۔

(۴۰۰)

چشم بد، افسوں، سحر اور فال نیک، ان سب میں
واقعیت ہے۔ البتہ فال بد اور ایک کی بیماری کا دوسرے کو
لگ جانا غلط ہے۔ خوشبو سونگھنا، شہد کھانا، سواری کرنا

اور سبزے پر نظر کرنا غم و اندوہ اور قلق و اضطراب کو دور کرتا ہے۔

(۴۰۱)

لوگوں سے ان کے اخلاق و اطوار میں ہم رنگ ہونا ان کے شر سے محفوظ ہو جانا ہے۔

(۴۰۲)

ایک ہم کلام ہونے والے سے کہ جس نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر ایک بات کہی تھی، فرمایا:
تم پر نکلتے ہی اڑنے لگے اور جوان ہونے سے پہلے بلبلا نے لگے۔
سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: اس فقرہ میں ”شکیر“ سے مراد وہ پر ہیں جو پہلے پہل نکلتے ہیں اور ابھی مضبوط و مستحکم نہیں ہونے پاتے۔
اور ”نقب“ اونٹ کے بچے کو کہتے ہیں اور وہ اس وقت بلبلاتا ہے جب جوان ہو جاتا ہے۔

(۴۰۳)

جو شخص مختلف چیزوں کا طلبگار ہوتا ہے اس کی ساری تدبیریں ناکام ہو جاتی ہیں۔ (طَلَبُ الْكُلِّ قَوْتُ الْكُلِّ)۔

(۴۰۴)

حضرتؑ سے ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ (قوت و توانائی نہیں مگر اللہ کے سبب سے) کے معنی دریافت کئے گئے تو آپؑ نے فرمایا کہ:
ہم خدا کے ساتھ کسی چیز کے مالک نہیں۔ اس نے جن چیزوں کا ہمیں مالک بنایا ہے بس ہم انہی پر اختیار رکھتے ہیں۔ تو جب اس نے ہمیں ایسی چیز کا مالک بنایا جس پر وہ ہم سے زیادہ اختیار رکھتا ہے تو ہم پر شرعی ذمہ داریاں عائد کیں اور جب اس چیز کو واپس لے لے گا تو ہم سے اس ذمہ داری کو بھی برطرف کر دے گا۔

الْعَسَلُ نُشْرَةً، وَ الرُّكُوبُ نُشْرَةً، وَ النَّظَرُ إِلَى الْخُضْرَةِ نُشْرَةٌ.

(۴۰۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مُقَارَبَةُ النَّاسِ فِيْ أَخْلَاقِهِمْ أَمْنٌ مِّنْ غَوَائِلِهِمْ.

(۴۰۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِبَعْضِ مُحَاطِيْبِيْهِ، وَ قَدْ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ يُسْتَصْعَرُ مَعْنَاهُ عَنْ قَوْلٍ مِّثْلِهَا:

لَقَدْ طَرَّتْ شَكِيْرًا، هَدَرَتْ سَقْبًا.

قَالَ الرَّضِيُّ: وَ «الشَّكِيْرُ» هَهُنَا: أَوَّلُ مَا يَبْثُثُ مِنْ رِّيشِ الطَّائِرِ قَبْلَ أَنْ يَقْوَى وَ يَسْتَحْصِفَ، وَ «السَّقْبُ»: الصَّخِيْرُ مِنَ الْأَرِيْلِ، وَ لَا يَهْدِرُ إِلَّا بَعْدَ أَنْ يَسْتَفْجِلَ.

(۴۰۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ أَوْمَأَ إِلَى مُتَفَاوِتٍ خَذَلَتْهُ الْحِيْلُ.

(۴۰۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ قَدْ سُئِلَ عَنْ مَعْنَى قَوْلِهِمْ: لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ:

إِنَّا لَا نَمْلِكُ مَعَ اللّٰهِ شَيْئًا، وَ لَا نَمْلِكُ إِلَّا مَا مَلَكَنَا، فَمَتَى مَلَكَنَا مَا هُوَ أَمْلَكُ بِهِ مِنَّا كَلَفْنَا، وَ مَتَى أَخَذَهُ مِنَّا وَضَعَ تَكْلِيْفَهُ عَلَيْنَا.

(۴۰۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، وَ قَدْ سَمِعَهُ يُرَاجِعُ
الْمُخِيزَةَ بْنَ شُعْبَةَ كَلَامًا:
دَعُهُ يَا عَمَّارُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَأْخُذْ مِنَ الدِّينِ
إِلَّا مَا قَارَبَهُ مِنَ الدُّنْيَا، وَ عَلَى عَمْدٍ لَبَسَ
عَلَى نَفْسِهِ لِيَجْعَلَ الشُّبُهَاتِ عَازِرًا
لِسَقَطَاتِهِ.

(۴۰۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا أَحْسَنَ تَوَاضُعَ الْأَغْنِيَاءِ لِلْفُقَرَاءِ
طَلَبًا لِمَا عِنْدَ اللَّهِ! وَ أَحْسَنُ مِنْهُ تَبِيهُ
الْفُقَرَاءِ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ اتِّكَالًا عَلَى اللَّهِ.

(۴۰۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا اسْتَوَدَعَ اللَّهُ امْرَأً عَقْلًا إِلَّا اسْتَنْقَذَهُ
بِهِ يَوْمَ مَا!

(۴۰۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ صَارَ الْحَقُّ صَرَعَهُ.

(۴۰۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْقَلْبُ مُصْحَفُ الْبَصَرِ.

(۴۱۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْتَفَى رَيْسُ الْإِخْلَاقِ.

(۴۱۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا تَجْعَلَنَّ ذَرْبَ لِسَانِكَ عَلَى مَنْ
أَنْطَقَكَ، وَ بَلَاغَةَ قَوْلِكَ عَلَى
مَنْ سَدَّكَ.

(۴۰۵)

عمار بن یاسر کو جب مغیرہ ابن شعبہ سے سوال و جواب کرتے سنا تو ان
سے فرمایا:

اے عمار! اسے چھوڑو! اس نے دین سے بس وہ لیا ہے جو اسے
دنیا سے قریب کرے، اور اس نے جان بوجھ کر اپنے کو اشتباہ
میں ڈال رکھا ہے تاکہ ان شبہات کو اپنی لغزشوں کیلئے بہانہ
قرار دے سکے۔

(۴۰۶)

اللہ کے یہاں اجر کیلئے دو متمندوں کا فقیروں سے عجز و انکساری برتنا
کتنا اچھا ہے! اور اس سے اچھا فقراء کا اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے
دو متمندوں کے مقابلہ میں غرور سے پیش آنا ہے۔

(۴۰۷)

اللہ نے کسی شخص کو عقل و دیعت نہیں کی ہے مگر یہ کہ وہ کسی دن اس
کے ذریعہ سے اسے تباہی سے بچائے گا۔

(۴۰۸)

جو حق سے ٹکرائے گا حق اسے پچھاڑ دے گا۔

(۴۰۹)

دل، آنکھوں کا صحنہ ہے۔

(۴۱۰)

تقویٰ، تمام خصلتوں کا سرتاج ہے۔

(۴۱۱)

جس ذات نے تمہیں بولنا سکھایا ہے اسی کے خلاف اپنی زبان کی
تیزی صرف نہ کرو، اور جس نے تمہیں راہ پر لگایا ہے اس کے مقابلہ میں
فضاحت گفتار کا مظاہرہ نہ کرو۔

(۴۱۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَفَاكَ أَدَبًا لِنَفْسِكَ اجْتَنَابُ مَا تَكْرَهُهُ
مِنْ غَيْرِكَ.

(۴۱۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ صَبَرَ صَبَرَ الْأَحْرَارَ، وَإِلَّا سَلَ سُلُ
الْأَعْمَارِ.

(۴۱۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ فِي خَيْرٍ آخَرَ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ
لِلْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ مُعَزِّيًّا:
إِنْ صَبَرْتَ صَبَرَ الْأَكَاوِرِ، وَإِلَّا سَلَوْتَ
سُلُوَ الْبَهَائِمِ.

(۴۱۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فِي صِفَةِ الدُّنْيَا:
تَغُرُّ وَ تَضُرُّ وَ تَمُرُّ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ
يَرْضَهَا ثَوَابًا إِلَّا ذُلِّيَّاتِهِ، وَ لَا عِقَابًا
إِلَّا عَذَابِهِ، وَ إِنَّ أَهْلَ الدُّنْيَا كَرُكِبٍ بَيْنَنَا
هُمْ حُلُومًا إِذْ صَاحَ بِهِمْ سَائِقُهُمْ فَأَرْتَحَلُوا.

(۴۱۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا بُنْيَةَ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ:
يَا بُنَيَّ! لَا تُخْلِفَنَّ وَرَاءَكَ شَيْئًا مِّنَ
الدُّنْيَا، فَإِنَّكَ تُخْلِفُهُ لِأَحَدٍ رَّجُلَيْنِ: إِمَّا
رَجُلٍ عَمِلَ فِيهِ بِطَاعَةِ اللَّهِ، فَسَعَدَ بِمَا
شَقِيتَ بِهِ، وَ إِمَّا رَجُلٍ عَمِلَ فِيهِ بِمَعْصِيَةِ

(۴۱۲)

تمہارے نفس کی آراستگی کیلئے یہی کافی ہے کہ جس چیز کو اوروں
کیلئے ناپسند کرتے ہو اس سے خود بھی پرہیز کرو۔

(۴۱۳)

جو ان مردوں کی طرح صبر کرے، نہیں تو سادہ لوحوں کی طرح
بھول بھال کر چپ ہوگا۔

(۴۱۴)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے اشعث ابن قیس کو تعزیت
دیتے ہوئے فرمایا:
اگر بزرگوں کی طرح تم نے صبر کیا تو خیر، ورنہ چوپاؤں کی طرح
ایک دن بھول جاؤ گے۔

(۴۱۵)

دنیا کے متعلق فرمایا:
دنیا دھوکے باز، نقصان رساں اور رواں دواں ہے۔ اللہ نے اپنے
دوستوں کیلئے اسے بطور ثواب پسند نہیں کیا اور نہ دشمنوں کیلئے اسے بطور
سزا پسند کیا۔ اہل دنیا سواروں کے مانند ہیں کہ ابھی انہوں نے منزل کی
ہی تھی کہ ہنکانے والے نے انہیں للکارا اور یہ چل دیئے۔

(۴۱۶)

اپنے فرزند حسن علیہ السلام سے فرمایا:
اے فرزند! دنیا کی کوئی چیز اپنے پیچھے نہ چھوڑو۔ اس لئے کہ تم دو میں
سے ایک کیلئے چھوڑو گے: ایک وہ جو اس مال کو خدا کی اطاعت میں
صرف کرے گا تو جو مال تمہارے لئے بدبختی کا سبب بنا وہ اس کیلئے
راحت و آرام کا باعث ہوگا۔ یا وہ ہوگا جو اسے خدا کی معصیت میں

اللَّهُ، فَشَقِيَ بِمَا جَمَعْتَ لَهُ، فَكُنْتَ عَوْنًا لَهُ عَلَى مَعْصِيَتِهِ، وَ لَيْسَ أَحَدٌ هَذَيْنِ حَقِيقًا أَنْ تُؤْثِرَهُ عَلَى نَفْسِكَ.

قَالَ الرَّضِيُّ: وَيُرَوَّى هَذَا الْكَلَامُ عَلَى وَجْهِ آخَرٍ وَهُوَ:

أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ الَّذِي فِي يَدِكَ مِنَ الدُّنْيَا قَدْ كَانَ لَهُ أَهْلٌ قَبْلَكَ، وَ هُوَ صَاحِبٌ إِلَى أَهْلِ بَعْدِكَ، وَإِنَّمَا أَنْتَ جَامِعٌ لِأَحَدٍ رَجُلَيْنِ: رَجُلٍ عَمِلَ فِيهَا جَمْعَتَهُ بِطَاعَةِ اللَّهِ فَسَعَدَ بِمَا شَقِيتَ بِهِ، أَوْ رَجُلٍ عَمِلَ فِيهِ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ فَشَقِيَ بِمَا جَمَعْتَ لَهُ، وَ لَيْسَ أَحَدٌ هَذَيْنِ أَهْلًا أَنْ تُؤْثِرَهُ عَلَى نَفْسِكَ، وَلَا أَنْ تَحْمِلَ لَهُ عَلَى ظَهْرِكَ، فَارْجُ لِمَنْ مَضَى رَحْمَةَ اللَّهِ وَ لِمَنْ بَقِيَ رِزْقَ اللَّهِ.

(۴۱۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِقَائِلٍ قَالَ يَحْضُرْتَهُ: «أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ»:

ثَكَلَتْكَ أُمُّكَ! أَتَدْرِي مَا الْإِسْتِغْفَارُ؟ الْإِسْتِغْفَارُ دَرَجَةُ الْعَلِيِّينَ، وَ هُوَ اسْمٌ وَقَعَ عَلَى سِتَّةٍ مَعَانٍ: أَوَّلُهَا: النَّدَمُ عَلَى مَا مَضَى.

وَ الثَّانِي: الْعَزْمُ عَلَى تَرْكِ الْعُودِ إِلَيْهِ أَبَدًا.

صرف کرے تو وہ تمہارے جمع کردہ مال کی وجہ سے بد بخت ہوگا اور اس صورت میں تم خدا کی معصیت میں اس کے معین و مددگار ہو گے۔ اور ان دونوں میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ اسے اپنے نفس پر ترجیح دو۔

سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: یہ کلام ایک دوسری صورت میں بھی روایت کیا گیا ہے جو یہ ہے:

جو مال تمہارے ہاتھ میں ہے تم سے پہلے اس کے مالک دوسرے تھے اور یہ تمہارے بعد دوسروں کی طرف پلٹ جائے گا اور تم دو میں سے ایک کیلئے جمع کرنے والے ہو: ایک وہ جو تمہارے جمع کئے ہوئے مال کو خدا کی اطاعت میں صرف کرے گا، تو جو مال تمہارے لئے بد بختی کا سبب ہوا وہ اس کیلئے سعادت و نیک بختی کا سبب ہوگا، یا وہ جو اس مال سے اللہ کی معصیت کرے تو جو تم نے اس کیلئے جمع کیا وہ تمہارے لئے بد بختی کا سبب ہوگا۔ اور ان دونوں میں سے ایک بھی اس قابل نہیں کہ اسے اپنے نفس پر ترجیح دو اور ان کی وجہ سے اپنی پشت کو گراں بار کرو۔ جو گزر گیا اس کیلئے اللہ کی رحمت اور جو باقی رہ گیا ہے اس کیلئے رزق الہی کے امیدوار رہو۔

(۴۱۷)

ایک کہنے والے نے آپؐ کے سامنے ”استغفر اللہ“ کہا تو آپؐ نے اس سے فرمایا:

تمہاری ماں تمہارا سوگ منائے! کچھ معلوم بھی ہے کہ استغفار کیا ہے؟ استغفار بلند منزلت لوگوں کا مقام ہے اور یہ ایک ایسا لفظ ہے جو چھ باتوں پر حاوی ہے:

پہلے یہ کہ جو ہو چکا اس پر نادم ہو۔

دوسرے ہمیشہ کیلئے اس کے مرتکب نہ ہونے کا تہیہ کرنا۔

وَ الثَّالِثُ: أَنْ تُؤَدِّيَ إِلَى الْمَخْلُوقِينَ حُقُوقَهُمْ حَتَّى تَلْقَى اللَّهَ أَمَلَسَ لَيْسَ عَلَيْكَ تَبِعَةٌ.

وَ الرَّابِعُ: أَنْ تَعْبُدَ إِلَى كُلِّ فَرِيضَةٍ عَلَيْكَ ضَيِّعَتَهَا فَتُؤَدِّيَ حَقَّهَا.

وَ الْخَامِسُ: أَنْ تَعْبُدَ إِلَى اللَّحْمِ الَّذِي نَبَتْ عَلَى السُّحْتِ فَتُذِيبَهُ بِالْأَحْزَانِ، حَتَّى تُلْصِقَ الْجِلْدَ بِالْعَظْمِ، وَ يَنْشَأَ بَيْنَهُمَا لَحْمٌ جَدِيدٌ.

وَ السَّادِسُ: أَنْ تُذِيقَ الْجِسْمَ أَلَمَ الطَّاعَةِ كَمَا أَذَقْتَهُ حَلَاوَةَ الْمَعْصِيَةِ. فَعِنْدَ ذَلِكَ تَقُولُ: «أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ».

(۴۱۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْجِلْمُ عَشِيرَةٌ.

(۴۱۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مُسْكِينُ ابْنِ آدَمَ: مَكْنُومُ الْأَجَلِ، مَكْنُونُ الْعِلَلِ، مَحْفُوظُ الْعَمَلِ، تَوَلِيْمُهُ الْبَقَّةُ، وَ تَفْتِيلُهُ الشَّرْقَةُ، وَ تُنْتِنُهُ الْعَرَقَةُ.

(۴۲۰) وَ رَوَى أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَانَ جَالِسًا فِي أَصْحَابِهِ، فَمَرَّتْ بِهِمْ امْرَأَةٌ جَمِيلَةٌ، فَرَمَقَهَا الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

إِنَّ أَبْصَارَ هَذِهِ الْفُحُولِ طَوَامِحُ، وَإِنَّ

تیسرے یہ کہ مخلوق کے حقوق ادا کرنا یہاں تک کہ اللہ کے حضور میں اس حالت میں پہنچو کہ تمہارا دامن پاک و صاف اور تم پر کوئی مواخذہ نہ ہو۔

چوتھے یہ کہ جو فرائض تم پر عائد کئے ہوئے تھے اور تم نے انہیں ضائع کر دیا تھا انہیں اب پورے طور پر بحال آؤ۔

پانچویں یہ کہ جو گوشت (اکل) حرام سے نشو و نما پاتا رہا ہے اس کو غم و اندوہ سے پگھلاؤ یہاں تک کہ کھال کو ہڈیوں سے ملا دو کہ پھر سے ان دونوں کے درمیان نیا گوشت پیدا ہو۔

چھٹے یہ کہ اپنے جسم کو اطاعت کے رنج سے آشنا کرو جس طرح اسے گناہ کی شیرینی سے لذت اندوز کیا ہے۔
تو اب کہو: ”استغفر اللہ“۔

(۴۱۸)

حلم و تحمل ایک پورا قبیلہ ہے۔

(۴۱۹)

بے چارہ آدمی کتنا بے بس ہے! موت اس سے نہاں، بیماریاں اس سے پوشیدہ اور اسکے اعمال محفوظ ہیں۔ مجھ کے کاٹنے سے چیخ اٹھتا ہے، اچھو لگنے سے مرجاتا ہے اور پسینہ اس میں بدبو پیدا کر دیتا ہے۔

(۴۲۰)

وارد ہوا ہے کہ حضرت اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے سامنے سے ایک حسین عورت کا گزر ہوا جسے ان لوگوں نے دیکھنا شروع کیا جس پر حضرت نے فرمایا:

ان مردوں کی آنکھیں تانکنے والی ہیں اور یہ نظر بازی ان کی

خواہشات کو برا بیخنتہ کرنے کا سبب ہے۔ لہذا اگر تم میں سے کسی کی نظر ایسی عورت پر پڑے کہ جو اسے اچھی معلوم ہو تو اسے اپنی زوجہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیے، کیونکہ یہ عورت بھی عورت کے مانند ہے۔
یہ سن کر ایک خارجی نے کہا کہ: خدا اس کافر کو قتل کرے! یہ کتنا بڑا فقیہ ہے۔ یہ سن کر لوگ اسے قتل کرنے اٹھے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ:
”ٹھہرو! زیادہ سے زیادہ گالی کا بدلہ گالی سے ہو سکتا ہے، یا اس کے گناہ ہی سے درگزر کرو۔“

(۴۲۱)

اتنی عقل تمہارے لئے کافی ہے کہ جو گمراہی کی راہوں کو ہدایت کے راستوں سے الگ کر کے تمہیں دکھادے۔

(۴۲۲)

اچھے کام کرو اور تھوڑی سی بھلائی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ کیونکہ چھوٹی سی نیکی بھی بڑی اور تھوڑی سی بھلائی بھی بہت ہے۔ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اچھے کام کے کرنے میں کوئی دوسرا مجھ سے زیادہ سزاوار ہے، ورنہ خدا کی قسم! ایسا ہی ہو کر رہے گا۔ کچھ نیکی والے ہوتے ہیں اور کچھ برائی والے: جب تم نیکی یا بدی کسی ایک کو چھوڑ دو گے تو تمہارے بجائے اس کے اہل اسے انجام دے کر رہیں گے۔

(۴۲۳)

جو اپنے اندرونی حالات کو درست رکھتا ہے خدا اس کے ظاہر کو بھی درست کر دیتا ہے، اور جو دین کیلئے سرگرم عمل ہوتا ہے اللہ اس کے دنیا کے کاموں کو پورا کر دیتا ہے، اور جو اپنے اور اللہ کے درمیان خوش معاملگی رکھتا ہے خدا اس کے اور بندوں کے درمیان کے معاملات ٹھیک کر دیتا ہے۔

ذَلِكَ سَبَبٌ هَبَابَهَا، فَإِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى امْرَأَةٍ تُعْجِبُهُ فَلْيَلَامِمْسْ أَهْلَهُ، فَإِنَّمَا هِيَ امْرَأَةٌ كَأَمْرَأَةٍ.

فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْخَوَارِجِ: قَاتَلَهُ اللَّهُ كَافِرًا مَّا أَفْقَهُهُ. فَوَتَبَ الْقَوْمُ لِيَقْتُلُوهُ. فَقَالَ ﷺ: رُوَيْدًا! إِنَّمَا هُوَ سَبٌّ بِسَبٍّ، أَوْ عَفْوٌ عَن ذَنْبٍ!.

(۴۲۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَفَاكَ مِنْ عَقْلِكَ مَا أَوْضَحَ لَكَ سَبُلَ غِيَاكَ مِنْ رُّشْدِكَ.

(۴۲۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِفْعَلُوا الْخَيْرَ وَلَا تَحْقِرُوا مِنْهُ شَيْئًا، فَإِنَّ صَغِيرَهُ كَبِيرٌ وَ قَلِيلُهُ كَثِيرٌ، وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: إِنَّ أَحَدًا أَوْلَى بِفَعْلِ الْخَيْرِ مِنِّي فَيَكُونُ وَاللَّهِ! كَذَلِكَ، إِنَّ لِلْخَيْرِ وَ الشَّرِّ أَهْلًا، فَمَهْمَا تَرَكَتُمُوهُ مِنْهُمَا كَفَاكُمْهُ أَهْلُهُ.

(۴۲۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ أَصْلَحَ سَرِيرَتَهُ أَصْلَحَ اللَّهُ عِلَانِيَتَهُ، وَ مَنْ عَمِلَ لِدِينِهِ كَفَاهُ اللَّهُ أَمْرَ دُنْيَاهُ، وَ مَنْ أَحْسَنَ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللَّهِ أَحْسَنَ اللَّهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّاسِ.

(۴۲۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْجُلْمُ غَطَاءٌ سَاتِرٌ، وَالْعَقْلُ حُسَامٌ قَاطِعٌ، فَاسْتَرْ خَلَلَ خُلُقِكَ بِجُلْمِكَ، وَقَاتِلْ هَوَاكَ بِعَقْلِكَ.

(۴۲۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا يَخْتَصُّهُمْ اللَّهُ بِالنِّعَمِ لِمَنَافِعِ الْعِبَادِ، فَيَقْرُهَا فِي أَيْدِيهِمْ مَا بَذَلُوهَا، فَإِذَا مَعُوهَا نَزَعَهَا مِنْهُمْ، ثُمَّ حَوَّلَهَا إِلَى غَيْرِهِمْ.

(۴۲۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا يَنْبَغِي لِلْعَبْدِ أَنْ يَثْقَ بِخَصْلَتَيْنِ: الْعَافِيَةِ وَالْغِنَى: بَيْنَا تَرَاهُ مُعَافًى إِذْ سَقِمَ، وَبَيْنَا تَرَاهُ غَنِيًّا إِذَا فَتَقَرَّ.

(۴۲۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ شَكَاهُ الْحَاجَّةَ إِلَى مُؤْمِنٍ فَكَانَتْهُ شَكَاهَا إِلَى اللَّهِ، وَمَنْ شَكَاهَا إِلَى كَافِرٍ فَكَانَتْهَا شَكَاهَا إِلَى اللَّهِ.

(۴۲۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فِي بَعْضِ الْأَعْيَادِ: إِنَّمَا هُوَ عِيدٌ لِمَنْ قَبِلَ اللَّهُ صِيَامَهُ وَشَكَرَ قِيَامَهُ، وَكُلُّ يَوْمٍ لَا يُعْصَى اللَّهُ فِيهِ فَهُوَ عِيدٌ.

(۴۲۴)

حلم تحمل ڈھانکنے والا پردہ اور عقل کاٹنے والی تلوار ہے۔ لہذا اپنے اخلاق کے کمزور پہلو کو حلم و بردباری سے چھپاؤ اور اپنی عقل سے خواہش نفسانی کا مقابلہ کرو۔

(۴۲۵)

بندوں کی منفعت رسائی کیلئے اللہ کچھ بندگان خدا کو نعمتوں سے مخصوص کر لیتا ہے۔ لہذا جب تک وہ دیتے دلاتے رہتے ہیں اللہ ان نعمتوں کو انکے ہاتھوں میں برقرار رکھتا ہے، اور جب ان نعمتوں کو روک لیتے ہیں تو اللہ ان سے چھین کر دوسروں کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔

(۴۲۶)

کسی بندے کیلئے مناسب نہیں کہ وہ دو چیزوں پر بھروسہ کرے: ایک صحت اور دوسرے دولت، کیونکہ ابھی تم کسی کو تندرست دیکھ رہے تھے کہ وہ دیکھتے ہی دیکھتے بیمار پڑ جاتا ہے اور ابھی تم اسے دوتمند دیکھ رہے تھے کہ فقیر و نادار ہو جاتا ہے۔

(۴۲۷)

جو شخص اپنی حاجت کا گلہ کسی مرد مومن سے کرتا ہے، گویا اس نے اللہ کے سامنے اپنی شکایت پیش کی، اور جو کافر کے سامنے گلہ کرتا ہے گویا اس نے اپنے اللہ کی شکایت کی۔

(۴۲۸)

ایک عید کے موقع پر فرمایا: عید صرف اس کیلئے ہے جس کے روزوں کو اللہ نے قبول کیا ہو اور اس کے قیام (نماز) کو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہو، اور ہر وہ دن کہ جس میں اللہ کی معصیت نہ کی جائے عید کا دن ہے۔

(۴۲۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ أَعْظَمَ الْحَسَرَاتِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
حَسْرَةُ رَجُلٍ كَسَبَ مَالًا فِي غَيْرِ طَاعَةِ اللَّهِ،
فَوَرِثَهُ رَجُلٌ فَأَنْفَقَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ،
فَدَخَلَ بِهِ الْجَنَّةَ، وَدَخَلَ الْأَوَّلُ بِهِ النَّارَ.

(۴۳۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ أَخْسَرَ النَّاسِ صَفَقَةً وَ أَخْيَبَهُمْ
سَعْيًا، رَجُلٌ أَخْلَقَ بَدَنَهُ فِي طَلَبِ مَالِهِ، وَ
لَمْ تُسَاعِدْهُ الْمَقَادِيرُ عَلَى إِرَادَتِهِ،
فَخَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا بِحَسْرَتِهِ، وَ قَدِمَ عَلَى
الْآخِرَةِ بِتَبِعَتِهِ.

(۴۳۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الزُّنُقُ رِزْقَانِ: طَالِبٌ وَ مَطْلُوبٌ،
فَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا طَلَبَهُ الْمَوْتُ
حَتَّى يُخْرِجَهُ عَنْهَا، وَ مَنْ طَلَبَ الْآخِرَةَ
طَلَبْتُهُ الدُّنْيَا حَتَّى يَسْتَوْفِيَ
رِزْقَهُ مِنْهَا.

(۴۳۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ هُمُ الَّذِينَ نَظَرُوا إِلَى
بَاطِنِ الدُّنْيَا إِذَا نَظَرَ النَّاسُ إِلَى
ظَاهِرِهَا، وَ اشْتَغَلُوا بِأَجْلِهَا إِذَا
اشْتَغَلَ النَّاسُ بِعَاجِلِهَا، فَأَمَّا تَوَّ
مِنْهَا مَا خَشَوْا أَنْ يُسَيِّتَهُمْ وَ تَرَكُوا

(۴۲۹)

قیامت کے دن سب سے بڑی حسرت اس شخص کی ہوگی جس نے
اللہ کی نافرمانی کر کے مال حاصل کیا ہو، اور اس کا وارث وہ شخص ہوا ہو
جس نے اسے اللہ کی اطاعت میں صرف کیا ہو، کہ یہ تو اس مال کی وجہ
سے جنت میں داخل ہوا اور پہلا اس کی وجہ سے جہنم میں گیا۔

(۴۳۰)

لین دین میں سب سے زیادہ گھانا اٹھانے والا اور دوڑ دھوپ میں
سب سے زیادہ ناکام ہونے والا وہ شخص ہے جس نے مال کی طلب
میں اپنے بدن کو بوسیدہ کر ڈالا ہو، مگر تقدیر نے اس کے ارادوں میں
اس کا ساتھ نہ دیا ہو۔ لہذا وہ دنیا سے بھی حسرت لئے ہوئے گیا اور
آخرت میں بھی اس کی پاداش کا سامنا کیا۔

(۴۳۱)

رزق دو طرح کا ہوتا ہے: ایک وہ جو خود ڈھونڈتا ہے اور ایک وہ
جسے ڈھونڈا جاتا ہے۔ چنانچہ جو دنیا کا طلبگار ہوتا ہے موت اس کو
ڈھونڈتی ہے، یہاں تک کہ دنیا سے اسے نکال باہر کرتی ہے، اور جو شخص
آخرت کا خواستگار ہوتا ہے دنیا خود اسے تلاش کرتی ہے، یہاں تک کہ
وہ اس سے تمام و کمال اپنی روزی حاصل کر لیتا ہے۔

(۴۳۲)

دوستان خدا وہ ہیں کہ جب لوگ دنیا کے ظاہر کو دیکھتے ہیں تو وہ اس
کے باطن پر نظر کرتے ہیں، اور جب لوگ اس کی جلد میسر آ جانے والی
نعمتوں میں کھو جاتے ہیں تو وہ آخرت میں حاصل ہونے والی چیزوں
میں منہمک رہتے ہیں، اور جن چیزوں کے متعلق انہیں یہ کھٹکا تھا کہ وہ
انہیں تباہ کریں گی انہیں تباہ کر کے رکھ دیا، اور جن چیزوں کے متعلق

اور کسی بندے کیلئے توبہ کا دروازہ کھولے اور مغفرت کا دروازہ اس کیلئے بند کر دے۔

(۴۳۶)

لوگوں میں سب سے زیادہ کرم و بخشش کا وہ اہل ہے جس کا رشتہ اشرف سے ملتا ہو۔

(۴۳۷)

آپ سے دریافت کیا گیا کہ عدل بہتر ہے یا سخاوت؟ فرمایا کہ: عدل تمام امور کو ان کے موقع و محل پر رکھتا ہے اور سخاوت ان کو ان کی حدوں سے باہر کر دیتی ہے۔ عدل سب کی نگہداشت کرنے والا ہے اور سخاوت اسی سے مخصوص ہوگی جسے دیا جائے۔ لہذا عدل سخاوت سے بہتر و برتر ہے۔

(۴۳۸)

لوگ جس چیز کو نہیں جانتے اس کے دشمن ہوتے ہیں۔

(۴۳۹)

زہد کی مکمل تعریف قرآن کے دو جملوں میں ہے: ارشاد الہی ہے: ”جو چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے اس پر رنج نہ کرو، اور جو چیز خدا تمہیں دے اس پر اتر اؤ نہیں۔“ لہذا جو شخص جانے والی چیز پر افسوس نہیں کرتا اور آنے والی چیز پر اتر انا نہیں، اس نے زہد کو دونوں سمتوں سے سمیٹ لیا۔

(۴۴۰)

نیند دن کی مہموں میں بڑی کمزوری پیدا کرنے والی ہے۔

(۴۴۱)

حکومت لوگوں کیلئے آزمائش کا میدان ہے۔

الْإِجَابَةِ، وَ لَا لِيَفْتَحَ لِعَبْدٍ بَابَ التَّوْبَةِ وَ يُغْلِقَ عَنْهُ بَابَ الْمَغْفِرَةِ.

(۴۳۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَوَّلَى النَّاسِ بِالْكَرَمِ مَنْ عَزَّكَتْ فِيهِ الْكَرَامُ.

(۴۳۷) وَهُذِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَيُّمَا أَفْضَلُ: الْعَدْلُ، أَوِ الْجُودُ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْعَدْلُ يَضَعُ الْأُمُورَ مَوَاضِعَهَا، وَالْجُودُ يُخْرِجُهَا مِنْ جِهَتِهَا، وَالْعَدْلُ سَائِسٌ عَامٌّ، وَالْجُودُ عَارِضٌ خَاصٌّ، فَالْعَدْلُ أَشْرَفُهَا وَأَفْضَلُهَا.

(۴۳۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

النَّاسُ أَعْدَاءُ مَا جَهِلُوا.

(۴۳۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الرُّهُدُ كُلُّهُ بَيْنَ كَلِمَتَيْنِ مِنَ الْقُرْآنِ: قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: ﴿لَا تَكُنْ لَا تَأْسُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ﴾، وَمَنْ لَمْ يَأْسَ عَلَى الْمَاضِي، وَلَمْ يَفْرَحْ بِالْآتِي، فَقَدْ أَخَذَ الرُّهُدَ بِطَرَفَيْهِ.

(۴۴۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا أَنْقَضَ النَّوْمَ لِعَزَائِمِ الْيَوْمِ.

(۴۴۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْوَلَايَاتُ مَضَامِيرُ الرِّجَالِ.

انہوں نے جان لیا کہ وہ انہیں چھوڑ دینے والی ہیں انہیں انہوں نے خود چھوڑ دیا، اور دوسروں کے دنیا زیادہ سمیٹنے کو کم خیال کیا اور اسے حاصل کرنے کو کھونے کے برابر جانا۔

وہ ان چیزوں کے دشمن ہیں جن سے دوسروں کی دوستی ہے اور ان چیزوں کے دوست ہیں جن سے اوروں کو دشمنی ہے۔ ان کے ذریعہ سے قرآن کا علم حاصل ہوا اور قرآن کے ذریعہ سے ان کا علم ہوا، اور ان کے ذریعہ سے کتاب خدا محفوظ اور وہ اس کے ذریعہ سے برقرار ہیں۔ وہ جس چیز کی امید رکھتے ہیں اس سے کسی چیز کو بلند نہیں سمجھتے اور جس چیز سے خائف ہیں اس سے زیادہ کسی شے کو خوفناک نہیں جانتے۔

(۴۳۳)

لذتوں کے ختم ہونے اور پاداشوں کے باقی رہنے کو یاد رکھو۔

(۴۳۴)

آزماؤ! کہ اس سے نفرت کرو۔

سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: کچھ لوگوں نے اس فقرے کی جناب رسالت مآب ﷺ سے روایت کی ہے، مگر اس کے کلام امیر المومنین علیؑ ہونے کے مؤیدات میں سے ہے وہ جسے ثعلب نے بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن اعرابی نے بیان کیا کہ: مامون نے کہا کہ اگر حضرت علیؑ نے یہ نہ کہا ہوتا کہ «آزماؤ! کہ اس سے نفرت کرو»، تو میں یوں کہتا کہ: دشمنی کرو اس سے تاکہ آزمائو۔

(۴۳۵)

ایسا نہیں کہ اللہ کسی بندے کیلئے شکر کا دروازہ کھولے اور (نعمتوں کی) افزائش کا دروازہ بند کر دے، اور کسی بندے کیلئے دُعا کا دروازہ کھولے اور درِ قبولیت کو اس کیلئے بند رکھے،

مِنْهَا مَا عَلِمُوا أَنَّهُ سَيُتْرَكُهُمْ، وَ رَأَوْا اسْتِكْثَارَ غَيْرِهِمْ مِنْهَا اسْتِقْلَالًا، وَ دَرَكَهُمْ لَهَا فَوْتًا.

أَعْدَاءُ مَا سَالَمَ النَّاسُ، وَ سَلَّمَ مَا عَادَى النَّاسُ! بِهِمْ عِلْمَ الْكِتَابِ وَ بِهِ عِلْمُوا وَ بِهِمْ قَامَ الْكِتَابُ وَ بِهِ قَامُوا، لَا يَرُونَ مَرْجُوًّا فَوْقَ مَا يَرْجُونَ، وَ لَا مَخُوفًا فَوْقَ مَا يَخَافُونَ.

(۴۳۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَذْكُرُوا انْقِطَاعَ اللَّذَاتِ، وَ بَقَاءَ التَّوْبَاتِ.

(۴۳۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أُحْبِبْ تَقْلِهِ.

قَالَ الرَّضِيُّ: وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَرَوِي هَذَا لِلرَّسُولِ ﷺ، وَ مِمَّا يَقُولُ أَنَّهُ مِنْ كَلَامِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا حَكَاهُ ثَعْلَبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، قَالَ: قَالَ الْمَأْمُورُ: لَوْ لَا أَرَبٌ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: «أُحْبِبْ تَقْلِهِ» لَقُلْتُ أَنَا: أَقْلِهِ تَحْبِرُ.

(۴۳۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا كَانَ اللَّهُ لِيُفْتَحَ عَلَى عَبْدٍ بَابُ الشُّكْرِ وَ يُغْلَقَ عَنْهُ بَابُ الزِّيَادَةِ، وَ لَا لِيُفْتَحَ عَلَى عَبْدٍ بَابُ الدُّعَاءِ وَ يُغْلَقَ عَنْهُ بَابُ

(۴۴۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَيْسَ بَلَدٌ بِأَحَقَّ بِكَ مِنْ بَلَدٍ، خَيْرُ
الْبِلَادِ مَا حَمَلَكَ.

(۴۴۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَقَدْ جَاءَهُ نَعْيُ الْأَشْتَرِ رَحِمَهُ اللَّهُ:
مَا لِكَ وَ مَا مَالِكَ! وَاللَّهِ! لَوْ كَانَ جَبَلًا
لَّكَانَ فِنْدًا، وَلَوْ كَانَ حَجَرًا لَّكَانَ صَلْدًا، لَا
يَرْتَقِيهِ الْحَافِرُ، وَلَا يُوفِي عَلَيْهِ الطَّائِرُ.
قَالَ الرَّضِيُّ: «أَلْفَنَدُ»: الْمُنْفَرِدُ مِنَ
الْحِبَالِ.

(۴۴۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَلِيلٌ مَّدُومٌ عَلَيْهِ خَيْرٌ مِنْ كَثِيرٍ
مَمْلُوءٍ مِنْهُ.

(۴۴۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذَا كَانَ فِي رَجُلٍ خَلَّةٌ رَأَيْتَهُ فَانْتَظِرُوا
أَخَوَاتَهَا.

(۴۴۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِغَالِبِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَبِي الْفَرَزْدَقِ، فِي
كَلَامِهِ دَارَ بَيْنَهُمَا:

مَا فَعَلْتَ إِبْلُكَ الْكَثِيرَةُ؟

قَالَ: دَغَدَعْتُهَا الْحُقُوفُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ،
فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ذَلِكَ أَحْمَدُ سُبُلَهَا.

(۴۴۲)

تمہارے لئے ایک شہر دوسرے شہر سے زیادہ حق دار نہیں، (بلکہ)
بہترین شہر وہ ہے جو تمہارا بوجھ اٹھائے۔

(۴۴۳)

جب مالک اشتر رحمہ اللہ کی خبر شہادت آئی تو فرمایا:
مالک، اور مالک کیا شخص تھا! خدا کی قسم! اگر وہ پہاڑ ہوتا تو ایک کوہ
بلند ہوتا اور اگر پتھر ہوتا تو ایک سنگ گراں ہوتا کہ نہ تو اس کی بلندیوں
تک کوئی سم پہنچ سکتا اور نہ کوئی پرندہ وہاں تک پر مار سکتا۔
سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: ”فند“ اُس پہاڑ کو کہتے ہیں جو دوسرے پہاڑوں
سے الگ ہو۔

(۴۴۴)

وہ تھوڑا سا عمل جس میں ہمیشگی ہو اس زیادہ سے بہتر ہے جو دل تنگی
کاباعث ہو۔

(۴۴۵)

اگر کسی آدمی میں عمدہ و پاکیزہ خصلت ہو تو ویسی ہی دوسری خصلتوں
کے متوقع رہو۔

(۴۴۶)

فرزدق کے باپ غالب ابن صعصعہ سے باہمی گفتگو کے
دوران فرمایا:وہ تمہارے بہت سے اونٹ کیا ہوئے؟
کہا کہ حقوق (کی ادائیگی) نے انہیں منتشر کر دیا۔
فرمایا کہ: یہ تو ان کا انتہائی اچھا مصرف ہوا۔

(۴۴۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ اتَّجَرَ بِغَيْرِ فِقْهِ فَقَدْ ارْتَضَمَ فِي الرَّبَا.

(۴۴۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ عَظَّمَ صِغَارَ الْمَصَائِبِ ابْتَلَاهُ اللَّهُ بِكِبَارِهَا.

(۴۴۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ كَرُمَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ هَانَتْ عَلَيْهِ شَهْوَتُهُ.

(۴۵۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا مَزَحَ امْرُؤٌ مَرْحَةً إِلَّا مَجَّ مِنْ عَقْلِهِ مَجَّةً.

(۴۵۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

زُهِدْكَ فِي رَاغِبٍ فَبِكَ نُقْصَانٍ حَظٍّ، وَ رَغْبَتِكَ فِي زَاهِدٍ فَبِكَ ذُلُّ نَفْسٍ.

(۴۵۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْغِنَى وَالْفَقْرُ بَعْدَ الْعَرَضِ عَلَى اللَّهِ.

(۴۵۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا زَالَ الرَّبِيُّو رَجُلًا مِمَّا أَهَلَ الْبَيْتَ حَتَّى نَشَأَ ابْنُهُ الْمَشُورُ عَبْدُ اللَّهِ.

(۴۴۷)

جو شخص احکام فقہ کے جانے بغیر تجارت کرے گا وہ رباً میں مبتلا ہو جائے گا۔

(۴۴۸)

جو شخص ذرا سی مصیبت کو بڑی اہمیت دیتا ہے اللہ اسے بڑی مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

(۴۴۹)

جس کی نظر میں خود اپنے نفس کی عزت ہوگی وہ اپنی نفسانی خواہشوں کو بے وقعت سمجھے گا۔

(۴۵۰)

کوئی شخص کسی دفعہ ہنسی مذاق نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ اپنی عقل کا ایک حصہ اپنے سے الگ کر دیتا ہے۔

(۴۵۱)

جو تمہاری طرف جھکے اس سے بے اعتنائی برتنا اپنے حظ و نصیب میں خسارہ کرنا ہے، اور جو تم سے بے رخی اختیار کرے اس کی طرف جھکنا نفس کی ذلت ہے۔

(۴۵۲)

اصل فقر و غنا (قیامت میں) اللہ کے سامنے پیش ہونے کے بعد ہوگا۔

(۴۵۳)

زبیر ہمیشہ ہمارے گھر کا آدمی رہا، یہاں تک کہ اس کا بد بخت بیٹا عبداللہ نمودار ہوا۔

(۴۵۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا لِابْنِ آدَمَ وَ الْفَخْرِ: أَوَّلُهُ نُطْفَةٌ،
وَ آخِرُهُ جِيْفَةٌ، وَ لَا يَزُوقُ نَفْسَهُ،
وَ لَا يَدْفَعُ حَتْفَهُ.

(۴۵۵) وَهَئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ أَشْعَرَ الشُّعْرَاءِ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

إِنَّ الْقَوْمَ لَمْ يَجْرُوا فِي حَلْبَةٍ تُعْرَفُ
الْغَايَةُ عِنْدَ قَصَبَتِهَا، فَإِنْ كَانَ وَ لَا بُدَّ
فَالْمَلِكُ الضَّلِيلُ.

يُرِيدُ أَمْرًا الْقَيِّسَ.

(۴۵۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَلَا حُرٌّ يَدْعُ هَذِهِ الْمُبَاظَةَ لِأَهْلِهَا؟ إِنَّهُ
لَيْسَ لِأَنْفُسِكُمْ ثَمَنٌ إِلَّا الْجَنَّةُ، فَلَا
تَبِيعُوهَا إِلَّا بِهَا.

(۴۵۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْهُوَ مَنْ لَا يَشْبَعَانِ: طَالِبُ عِلْمٍ، وَ
طَالِبُ دُنْيَا.

(۴۵۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَلَامَةُ الْإِيمَانِ أَنْ تُؤْتِرَ الصِّدْقَ حَيْثُ
يَضُرُّكَ عَلَى الْكَذِبِ حَيْثُ يَنْفَعُكَ، وَ أَنْ لَا
يَكُونَ فِي حَدِيثِكَ فَضْلٌ عَنْ عَمَلِكَ، وَ أَنْ
تَتَّبِعِيَ اللَّهَ فِي حَدِيثٍ غَيْرِكَ.

(۴۵۴)

فرزند آدم کو فخر و مباہات سے کیا ربط! جبکہ اس کی ابتدا نطفہ اور انتہا
مردار ہے، وہ نہ اپنے لئے روزی کا سامان کر سکتا ہے، نہ موت کو اپنے
سے ہٹا سکتا ہے۔

(۴۵۵)

حضرت سے پوچھا گیا کہ سب سے بڑا شاعر کون ہے؟ فرمایا کہ:
شعرا کی دوڑ ایک روش پر نہ تھی کہ گوئے سبقت لے جانے سے
ان کی آخری حد کو پہچانا جائے، اور اگر ایک کو ترجیح دینا ہی ہے تو پھر
”ملک ضلیل“ (گمراہ بادشاہ) ہے۔

سید رضی کہتے ہیں کہ: حضرت نے اس سے امر القیاس مراد لیا ہے۔

(۴۵۶)

کیا کوئی جو انمرد ہے جو اس چبائے ہوئے لقمہ (دنیا) کو اس کے
اہل کیلئے چھوڑ دے۔ تمہارے نفسوں کی قیمت صرف جنت ہے۔
لہذا جنت کے علاوہ اور کسی قیمت پر انہیں نہ بیچو۔

(۴۵۷)

دو ایسے خواہشمند ہیں جو سیر نہیں ہوتے: طالب علم اور
طلبگار دنیا۔

(۴۵۸)

ایمان کی علامت یہ ہے کہ جہاں تمہارے لئے سچائی باعث
نقصان ہو اسے جھوٹ پر ترجیح دو، خواہ وہ تمہارے فائدہ کا باعث ہو رہا
ہو۔ اور تمہاری باتیں تمہارے عمل سے زیادہ نہ ہوں اور دوسرے کے
متعلق بات کرنے میں اللہ کا خوف کرتے رہو۔

(۴۵۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَغْلِبُ الْقَدَارُ عَلَى التَّقْدِيرِ حَتَّى
تَكُونَ الْأَفَقَةُ فِي التَّدْبِيرِ.قَالَ الرَّضِيُّ: وَقَدْ مَضَى هَذَا الْمَعْنَى فِيمَا
تَقَدَّمَ بِرَوَايَةٍ تُخَالِفُ هَذَا الْأَلْفَاظَ.

(۴۶۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْحِلْمُ وَ الْأَنَاءَةُ تَوَاقُمَانِ يُتْتَجِهُهُمَا
عُلُوُّ الْهِمَّةِ.

(۴۶۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْغَيْبَةُ جُهْدُ الْعَاجِزِ.

(۴۶۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

رَبِّ مَفْتُونٍ بِحُسْنِ الْقَوْلِ
فِيهِ.

(۴۶۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الدُّنْيَا خُلِقَتْ لِغَيْرِهَا، وَلَمْ تُخْلَقْ
لِنَفْسِهَا.

(۴۶۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ لِبَنِي أُمَيَّةٍ مَرُودًا يَجْرُونَ فِيهِ، وَلَوْ
قَدْ اخْتَلَفُوا فِيمَا بَيْنَهُمْ ثُمَّ كَادَتْهُمْ
الضَّبَاعُ لَغَلَبَتْهُمْ.و «الْمَرُودُ» هَهُنَا مَفْعَلٌ مِنَ الْإِرْوَادِ، وَ
هُوَ الْإِمْهَالُ وَ الْإِنْطَارُ، وَ هَذَا مِنْ أَفْصَحِ
الْكَلَامِ وَ أَغْرَبِهِ، فَكَانَتْ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَبَّهَ
الْمُهْلَةَ الَّتِي هُمْ فِيهَا بِالْمُضْمَارِ الَّذِي

(۴۵۹)

تقدیر ٹھہرائے ہوئے اندازے پر غالب آ جاتی ہے۔ یہاں تک
کہ چارہ سازی ہی تباہی و آفت بن جاتی ہے۔
سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: یہ مطلب اس سے مختلف لفظوں میں پہلے
بھی گزر چکا ہے۔

(۴۶۰)

برد باری اور صبر دونوں کا ہمیشہ ہمیشہ کا ساتھ ہے اور یہ دونوں
بلند ہمتی کا نتیجہ ہیں۔

(۴۶۱)

کمزور کا یہی زور چلتا ہے کہ وہ پیٹھ پیچھے برائی کرے۔

(۴۶۲)

بہت سے لوگ اس وجہ سے فتنہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ ان کے
بارے میں اچھے خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے۔

(۴۶۳)

دنیا ایک دوسری منزل کیلئے پیدا کی گئی ہے، نہ اپنے (بقا و دوام
کے) لئے۔

(۴۶۴)

بنی امیہ کیلئے ایک مرود (مہلت کا میدان) ہے جس میں وہ دوڑ لگا
رہے ہیں، جب ان میں باہمی اختلاف رونما ہو تو پھر بھجوبھی ان پر حملہ
کریں تو ان پر غالب آ جائیں گے۔(سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ:) ”مرود“ ارواد سے مفعَل کے وزن
پر ہے اور اس کے معنی مہلت و فرصت دینے کے ہیں اور یہ
بہت فصیح اور عجیب و غریب کلام ہے۔ گویا آپؐ نے ان کے
زمانہ مہلت کو ایک میدان سے تشبیہ دی ہے جس میں اتنا

يَجْرُونَ فِيهِ إِلَى الْغَايَةِ، فَإِذَا بَلَغُوا
مُنْقَطِعَهَا انْتَقَضَ نِظَامُهُمْ بَعْدَهَا.

(۴۶۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فِي مَدْحِ الْأَنْصَارِ:

هُمْ وَاللَّهِ! رَبُّوهُ الْإِسْلَامَ كَمَا يَرْبِي الْفُلُ
مَعَ غَنَائِهِمْ بِأَيْدِيهِمُ السِّبَاطِ وَ
الْسِّنْتِهِمُ السِّلَاطِ.

(۴۶۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْعَيْنُ وَكَاءُ السَّه.

قَالَ الرَّضِيُّ: وَ هَذِهِ مِنَ الْأُسْتَعَارَاتِ
الْعَجِيبَةِ، كَأَنَّهُ شَبَّهَ السَّهَ بِالْوَعَاءِ، وَالْعَيْنَ
بِالْوَكَّاءِ، فَإِذَا أُطْلِقَ الْوَكَّاءُ لَمْ يَنْصَبِطِ الْوَعَاءُ.
وَهَذَا الْقَوْلُ فِي الْأَشْهُرِ الْأَظْهَرِ مِنْ كَلَامِ
النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ رَوَاهُ قَوْمٌ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَذَكَرَ ذَلِكَ الْمُبَرِّدُ فِي كِتَابِ
«الْمُقْتَصَبِ» فِي بَابِ اللَّفْظِ بِالْحُرُوفِ، وَقَدْ
تَكَلَّمْنَا عَلَى هَذِهِ الْأُسْتَعَارَةِ فِي كِتَابِنَا
الْمُسَوِّمِ: بِ «مَجَازَاتِ الْأَثَارِ النَّبَوِيِّ».

(۴۶۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فِي كَلَامِهِ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

وَلِيَهُمْ وَالِ فَأَقَامَ وَ اسْتَقَامَ،
حَتَّى ضَرَبَ الدَّيْنُ
بِجَرَانِهِ.

کی حد تک پہنچنے کیلئے دوڑ رہے ہیں۔ چنانچہ جب اپنی آخری حد تک پہنچ جائیں
گے تو ان کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔

(۴۶۵)

انصار کی مدح و توصیف میں فرمایا:

خدا کی قسم! انہوں نے اپنی خوشحالی سے اسلام کی اس طرح تربیت
کی جس طرح یکسالہ بچھڑے کو پالا پوسا جاتا ہے، اپنے کریم ہاتھوں اور
زبانوں کے ساتھ۔

(۴۶۶)

آنکھ عقب کیلئے تسمہ ہے۔

سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: یہ کلام عجیب و غریب استعارات میں سے ہے۔
گویا آپؐ نے عقب کو طرف سے اور آنکھ کو تسمہ سے تشبیہ دی ہے۔ اور جب
تسمہ کھول دیا جائے تو برتن (میں جو کچھ ہوتا ہے) رک نہیں سکتا۔
مشہور و واضح یہ ہے کہ یہ پیغمبر ﷺ کا ارشاد ہے، مگر کچھ
لوگوں نے اسے امیر المؤمنین علیہ السلام سے بھی روایت
کیا ہے۔ چنانچہ مبرد نے اس کا اپنی کتاب
”المقتضب“ باب اللفظ بالحروف میں ذکر کیا ہے
اور ہم نے اپنی کتاب ”مجازات الآثار النبویہ“ میں اس استعارہ کے
متعلق بحث کی ہے۔

(۴۶۷)

ایک کلام کے ضمن میں آپؐ نے فرمایا:

لوگوں کے امور کا ایک حاکم و فرماں روا ذمہ دار ہوا جو
سیدھے راستے پر چلا اور دوسروں کو اس راہ پر لگایا۔ یہاں تک کہ دین
نے اپنا سینیہ ٹیک دیا۔

(۴۶۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ عَضُوضٌ
يَعَضُّ الْمُوسِرُ فِيهِ عَلَى مَا فِي يَدَيْهِ
وَلَمْ يُؤْمَرْ بِذَلِكَ، قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ:
﴿وَلَا تَنْسُوا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۖ﴾
تَنْهَدُ فِيهِ الْأَشْرَارُ، وَ تُسْتَذَلُّ
الْأَحْيَاءُ، وَ يُبَايِعُ الْمُضْطَرُّونَ،
وَ قَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ
الْمُضْطَرِّينَ.

(۴۶۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَهْلِكُ فِي رَجُلَانِ: مُحِبٌّ مُفْرِطٌ، وَ بَاهِتٌ
مُفْتَرٍ.

قَالَ الرَّضِيُّ: وَ هَذَا مِثْلُ قَوْلِهِ ﷺ:

هَلَكَ فِي رَجُلَانِ: مُحِبٌّ غَالٍ، وَ
مُبْغِضٌ قَالٍ.

(۴۷۰) وَ هُنَالِكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَنِ التَّوْحِيدِ وَالْعَدْلِ، فَقَالَ ﷺ:

الْتَّوْحِيدُ أَنْ لَا تَتَوَهَّمَهُ، وَالْعَدْلُ أَنْ لَا
تَتَّهَمَهُ.

(۴۷۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا خَيْرَ فِي الصَّبْتِ عَنِ الْحُكْمِ، كَمَا أَنَّ
لَا خَيْرَ فِي الْقَوْلِ بِالْجَهْلِ.

(۴۶۸)

لوگوں پر ایک ایسا گزند پہنچانے والا دور آئے گا جس
میں مالدار اپنے مال میں بخل کرے گا حالانکہ اسے
یہ حکم نہیں۔ چنانچہ اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے کہ: ”آپس میں
حسن سلوک کو فراموش نہ کرو۔“ اس زمانہ میں شریر لوگ
اٹھ کھڑے ہوں گے اور نیکو کار ذلیل و خوار سمجھے جائیں گے
اور مجبور اور بے بس لوگوں سے خرید و فروخت کی جائے گی،
حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے مجبور و مضطر لوگوں سے (اونے پونے)
خریدنے کو منع کیا ہے۔

(۴۶۹)

میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاکت میں مبتلا ہونگے: ایک
محبت میں حد سے بڑھ جائیوالا، اور دوسرا جھوٹ و افترا باندھنے والا۔
سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: حضرت کا یہ قول اس ارشاد کے مانند ہے کہ:
میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوئے: ایک محبت میں
غلو کرنے والا، اور دوسرا دشمنی و عناد رکھنے والا۔

(۴۷۰)

حضرتؑ سے توحید و عدل کے متعلق سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا:
توحید یہ ہے کہ اسے اپنے وہم و تصور کا پابند نہ بناؤ اور عدل یہ ہے
کہ اس پر الزامات نہ لگاؤ۔

(۴۷۱)

حکمت کی بات سے خاموشی اختیار کرنا کوئی خوبی نہیں، جس طرح
جہالت کے ساتھ بات کرنے میں کوئی بھلائی نہیں۔

(۴۷۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فِي دُعَاءِ اسْتَسْقَى بِهِ:

اللَّهُمَّ اسْقِنَا ذُلَّ السَّحَابِ دُونَ صَعَابِهَا.

قَالَ الرَّضِيُّ: وَهَذَا مِنَ الْكَلَامِ الْعَجِيبِ الْفَصَاحَةِ، وَ ذَلِكَ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَبَّهَ السَّحَابَ ذَوَاتِ الرُّعُودِ وَالْبُورِاقِ وَالرِّيَّاحِ وَالصَّوَاعِقِ بِالْإِزِيلِ الصَّعَابِ الَّتِي تَقْمُضُ بِرَحَالِهَا وَ تَقْضُ بِرُجْبَانِهَا، وَ شَبَّهَ السَّحَابَ خَالِيَةً مِّنْ تِلْكَ الرَّوَاسِعِ بِالْإِزِيلِ الذُّلِّ الَّتِي تُخَلِّبُ طَائِعَةً وَ تُقْتَعِدُ مُسْمَحَةً.

(۴۷۳) وَقِيلَ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَوْ غَيَّرْتَ شَيْبَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

الْخَضَابُ زِينَةٌ، وَ نَحْنُ قَوْمٌ فِي مُصِيبَةٍ! يُرِيدُ وَفَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

(۴۷۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا الْمَجَاهِدُ الشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَعْظَمَ أَجْرًا مِّمَّنْ قَدَرَ فَعَفَ، لَكَادَ الْعَفِيفُ أَنْ يَكُونَ مَلَكًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ.

(۴۷۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْقَنَاعَةُ مَالٌ لَا يَنْفَدُ.

قَالَ الرَّضِيُّ: وَ قَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْكَلَامَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

(۴۷۲)

طلب باران کی ایک دعا میں فرمایا:

بارِ الہا! ہمیں فرمانبردار ابروں سے سیراب کر، نہ اُن ابروں سے جو سرکش اور منہ زور ہوں۔

سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: یہ کلام عجیب و غریب فصاحت پر مشتمل ہے۔ اس طرح کہ امیر المومنین علیہ السلام نے کڑک، چمک، ہوا اور بجلی والے بادلوں کو اُن اونٹوں سے تشبیہ دی ہے کہ جو اپنی منہ زوری سے زمین پر پیر مار کر پالان پھینک دیتے ہوں اور اپنے سواروں کو گرا دیتے ہوں۔ اور ان خوفناک چیزوں سے خالی ابر کو ان اونٹنیوں سے تشبیہ دی ہے جو دوہنے میں مطیع ہوں اور سواری کرنے میں سواری کی مرضی کے مطابق چلیں۔

(۴۷۳)

حضرتؑ سے کہا گیا کہ اگر آپ سفید بالوں کو (خضاب سے) بدل دیتے تو بہتر ہوتا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ:

خضاب زینت ہے اور ہم لوگ سوگوار ہیں۔

سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: حضرتؑ نے اس سے وفات پیغمبرؐ مراد لی ہے۔

(۴۷۴)

وہ مجاہد جو خدا کی راہ میں شہید ہو، اُس شخص سے زیادہ اجر کا مستحق نہیں ہے جو قدرت و اختیار رکھتے ہوئے پاک دامن رہے۔ کیا بعید ہے کہ پاک دامن فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہو جائے۔

(۴۷۵)

قناعت ایسا سرمایہ ہے جو ختم ہونے میں نہیں آتا۔

سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: بعض لوگوں نے اس کلام کو پیغمبر ﷺ سے روایت کیا ہے۔

(۴۷۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِزِيَادِ بْنِ أَبِيهِ - وَقَدْ اسْتَحْلَفَهُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْعَبَّاسِ عَلَى قَارِسٍ وَ أَعْمَالِهَا - فِي كَلَامٍ طَوِيلٍ
كَانَ بَيْنَهُمَا، تَهَاهُ فِيهِ عَنْ تَقْدِيرِ الْخُرَاجِ:
اسْتَعِيلِ الْعَدْلَ، وَ احْذَرِ الْعُسْفَ وَ
الْحَيْفَ، فَإِنَّ الْعُسْفَ يَعُودُ بِالْجَلَاءِ، وَ
الْحَيْفَ يَدْعُو إِلَى السَّيْفِ.

(۴۷۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَشَدُّ الدُّنُوبِ مَا اسْتَحَفَّ بِهِ صَاحِبُهُ.

(۴۷۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا أَخَذَ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ الْجَهْلِ أَنْ يَتَعَلَّمُوا
حَتَّى أَخَذَ عَلَى أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُعَلِّمُوا.

(۴۷۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

شَرُّ الْإِخْوَانِ مَنْ تُكَلِّفُ لَهُ.

قَالَ الرَّضِيُّ: لَا بَ التَّكْلِيفِ مُسْتَلْزِمٌ
لِلْمَشَقَّةِ. وَ هُوَ شَرُّ لَازِمٍ عَنِ الْإِخِ الْمُتَكَلِّفِ
لَهُ، فَهُوَ شَرُّ الْإِخْوَانِ.

(۴۸۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذَا احْتَشَمَ الْمُؤْمِنُ أَخَاهُ فَقَدْ
فَارَقَهُ.

قَالَ الرَّضِيُّ: يُقَالُ: حَشَمَهُ وَ أَحْشَمَهُ: إِذَا
أَعْصَبَهُ، وَ قِيلَ: أَحْجَلَهُ وَ احْتَشَمَهُ: طَلَبَ
ذَلِكَ لَهُ، وَ هُوَ مِطْنَةٌ مُفَارَقَتِهِ.

-----☆☆-----

(۴۷۶)

جب زیاد ابن ابیہ کو عبد اللہ ابن عباس کی قائم مقامی میں فارس اور اس
کے ملحقہ علاقوں پر عامل مقرر کیا تو ایک باہمی گفتگو کے دوران میں کہ جس میں
اسے پیٹنگی مال گزاری کے وصول کرنے سے روکنا چاہیہ فرمایا:
عدل کی روش پر چلو! بے راہ روی اور ظلم سے کنارہ کشی کرو! کیونکہ
بے راہ روی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انہیں گھر بار چھوڑنا پڑے گا اور ظلم انہیں
تلوار اٹھانے کی دعوت دے گا۔

(۴۷۷)

سب سے بھاری گناہ وہ ہے جسے مرتکب ہونے والا سبک سمجھے۔

(۴۷۸)

خداوند عالم نے جاہلوں سے اس وقت تک سیکھنے کا عہد نہیں لیا جب
تک جاننے والوں سے یہ عہد نہیں لیا کہ وہ سکھانے میں دریغ نہ کریں۔

(۴۷۹)

بدترین بھائی وہ ہے جس کیلئے زحمت اٹھانا پڑے۔
سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: یہ اس لئے کہ مقدور سے زیادہ تکلیف، رنج و مشقت کا
سبب ہوتی ہے اور جس بھائی کیلئے تکلف کیا جائے اُس سے لازمی طور پر یہ
زحمت پہنچے گی، لہذا وہ بڑا بھائی ہوا۔

(۴۸۰)

جب کوئی مومن اپنے کسی بھائی کا احتشام کرے تو یہ اُس سے
جدائی کا سبب ہوگا۔

سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: ”حشم و احتشام“ کے معنی ہیں غضبناک کرنا اور ایک
معنی ہیں شرمندہ کرنا۔ اور ”احتشام“ کے معنی ہیں اس سے غصہ یا خجالت کا
طالب ہونا اور ایسا کرنے سے جدائی کا امکان غالب ہوتا ہے۔

--☆☆--